اور جو کوئی پھر بھکشا (کھانے کی چیز) دیوے اُسی سے گذارا کرتے ہوئے جنگل میں بستے ہیں وے لازوال مکھ کل نفع و نقصان سے مبرا پرماتما کو پاکیزہ ہوتے پران دوار سے حاصل کر کے مسرور ہوتے ہیں۔

अभ्यादधामि समिधमग्ने व्रतपते त्वयि ।

व्रतं च श्रद्धां चोपैमीन्धे त्वा दीक्षितो अहम् ॥

यजुर्वेद ॥ अध्याय २० । मं० २४ ॥

بان پرستھ کو واجب ہے کہ یہ خواہش کرے کہ میں آگ میں ہوم کر کے اور دیکشا[1] پاکر برت یعنی سچائی پر عمل اور یقین حاصل کروں۔ بان پرستھ ہووے۔ طرح طرح کی ریاضت، نیک صحبت، یوگ ابھیاس[2] اور سچے بچار سے علم اور پاکیزگی حاصل کرے۔

اس کے بعد جب سنیاس لینے کی خواہش ہو تب عورت کو لڑکوں کے پاس بھیج دیوے اور پھر سنیاس لیوے۔

یہ مختصر طور پر بان پرستھ کا طریقہ لکھا گیا۔

سنیاس کا طریق

वनेषु च विहृत्यैवं तृतीयं भागमायुषः ।

चतुर्थमायुषो भागं त्यक्त्वा सङ्गान् परिव्रजेत् ॥ मनु० ६ । ३३

کس عمر میں سنیاسی ہو

۳۳۔ اس طرح جنگل میں عمر کے تیسرے حصے یعنی پچاسویں برس سے پچھتر برس تک بان پرستھ رہ کر عمر کے چوتھے حصے میں تعلقات کو چھوڑ کر پریتی ورا ٹ یعنی سنیاسی ہو جاوے۔

سوال۔ اگر کوئی گرہستھ آشرم اور بان پرستھ آشرم نہ کر کے سنیاس آشرم کو اختیار کرے

[1] دیکشا سے ڈگری مراد ہے کسی خاص آشرم میں داخل ہونے کی لیاقت تصدیق ہو کر دیکشا (سند) دی جاتی تھی۔

[2] یوگ کے معنی ملنا [illegible] ابھیاس کے معنی مشق ہیں اس لئے یوگ ابھیاس سے وہ ریاضت یا مشق مراد ہے جو ایشور کو پانے یا اس کا گیان حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے (مترجم)

اور وہ ونپرستھ یعنی براہمن، کھتری اور ویش اس طرح گرہستھ آشرم میں رہ کر اپنے آتما میں ارادہ کر کے اور حواس پر پورے طور غالب ہو کر جنگل میں قیام کرے ۔ ۱ ۔ جب گرہستی کے سر کے بال سفید اور بدن کی کھال ڈھیلی پڑ جاوے اور پوتا بھی ہو گیا ہو تب جنگل میں جا کر رہے ۔ ۲ ۔ گاؤں کی خوردنی اشیاء اور پوشاک وغیرہ سب عمدہ عمدہ چیزیں ترک کر کے عورت کو لڑکوں کے پاس چھوڑ یا اپنے ساتھ لیکر بن (جنگل) میں قیام کرے ۔ ۳ ۔ اگنی ہوتر کا تمام و کمال سامان ساتھ لے کر گاؤں سے نکل حواس کو ضبط میں رکھتا ہوا آرنیہ (جنگل) میں جا کر بسے ۔ ۴ ۔

بانپرستی کیلئے ہدایتیں — طرح طرح کے سامان (ساماک) وغیرہ اناج اچھے اچھے ساگ، جڑیں، پھول، پھل، کند وغیرہ سے مذکورہ بالا پنچ مہا یگیوں کو کرے اور اسی سے اتتھی کی خدمت اور اپنا بھی گذارا کرے ۔ ۵ ۔

स्वाध्याये नित्ययुक्तः स्याद्दान्तो मैत्रः समाहितः।

दाता नित्यमनादाता सर्वभूतानुकम्पकः॥ १ ॥

अप्रयत्नः सुखार्थेषु ब्रह्मचारी धराशयः।

शरणेष्वममश्चैव वृक्षमूलनिकेतनः॥२॥ मनु० ६।८।२६॥

سوادھیا یعنی پڑھنے پڑھانے میں ہمیشہ مصروف رہے، اپنے آتما کو قابو میں رکھے اور سب کا دوست منضبط الحواس علم وغیرہ کا دان دینے والا اور سب پر رحم کرنے والا ہووے ۔ کسی سے کچھ بھی نہ لیوے اور ہمیشہ ایسا ہی برتاؤ رکھے ۔ ۱ ۔ راحت جسمانی کے لئے بہت زیادہ کوشش نہ کرے بلکہ برہمچاری رہے یعنی اگرچہ اپنی عورت ساتھ ہو تاہم اس کے ساتھ نفسانی حرکت کچھ نہ کرے ۔ زمین پر سووے ۔ اپنے لواحقین یا اپنی چیزوں میں محبت ترک کرے اور درخت کی جڑ میں قیام کرے ۔ ۲ ۔

तपःश्रद्धे ये ह्युपवसन्त्यरण्ये शान्ता विद्वांसो भैक्ष्यचर्यां चरन्तः। सूर्य्यद्वारेण ते विरजाः प्रयान्ति यत्रामृतः स पुरुषो ह्यव्ययात्मा॥ मुण्ड० ॥ खं० २। मं० ११ ॥

جو شانت طبع عالم لوگ جنگل میں ریاضت، دھرم کی پابندی اور سچائی میں اعتقاد رکھتے ہوئے

لہ حواس کی طبیعت میں اضطراب کی صورت (از جانب مترجم)

यच्छेद्वाङ्मनसी प्राज्ञस्तद्यच्छेज्ज्ञान आत्मनि ।

ज्ञानमात्मनि महति नियच्छेत्तद्यच्छेच्छान्त आत्मनि ॥

कठ० । वल्ली ३ । मं० १३ ॥

عقلمند سنیاسی زبان اور دل کو ادھرم سے روک کر اُن کو علم و معرفت اور آتما (کے گیان) میں لگائے اور اُس علم و معرفت اور اپنی آتما کو پرمیشور میں لگاوے اور اُس وگیان (علم و معرفت) کو برقرار مطلق آتما میں قائم کرے۔

परीक्ष्य लोकान् कर्मचितान् ब्राह्मणो निर्वेदमायान्नास्त्यकृतः कृतेन । तद्विज्ञानार्थं स गुरुमेवाभिगच्छेत् समित्पाणिः श्रोत्रियं ब्रह्मनिष्ठम् ॥ मुण्डक० । खं० २ । मं० १२ ॥

یہ دیکھ کر کہ تمام دنیوی عیش و راحت کرم (اعمال) سے جمع ہوتا ہے برہمن یعنی سنیاسی ویراگ اختیار کرے کیونکہ اکرت (غیر مصنوع) پرمیشور کرت یعنی محض عمل سے حاصل نہیں ہوتا۔ اسلئے کچھ نذر کے طور پر ہاتھ میں لیکر وید کے ماہر اور پرمیشور کو جاننے والے گرو کے پاس حصول علم و معرفت کے لئے جاوے اور وہاں جاکر تمام شکوک کو مٹا دے لیکن (اِن لوگوں کا ذکر نیچے کیا جاتا ہے) اُن کی صحبت ترک کر دے۔

अविद्यायामन्तरे वर्त्तमानाः स्वयं धीराः पण्डितम्मन्यमानाः । जङ्घन्यमानाः परियन्ति मूढा अन्धेनैव नीयमाना यथान्धाः ॥ अविद्यायां बहुधा वर्त्तमाना वयं कृतार्था इत्यभिमन्यन्ति बालाः । यत्कर्मिणो न प्रवेदयन्ति रागात् तेनातुराः क्षीणलोकाश्च्यवन्ते ॥ २ ॥ मुण्डक० । खं० २ । मं० ८ । ९ ॥

جو جہالت کے اندر کھیل رہے ہیں اور اپنے آپ کو دانشمند اور پنڈت مانتے ہیں۔ وہ بے چارہ ضلالت میں گرنے والے جاہل اس طرح دکھ اُٹھاتے ہیں جس طرح اندھے اندھے کے پیچھے

اُس کو پاپ ہوتا ہے یا نہیں؟

(جواب) ہوتا ہے اور نہیں بھی ہوتا۔

(سوال) یہ دو قسم کی بات کیوں کہتے ہو؟

سنیاس کی شرائط عام قاعدہ اور استثنائیں

(جواب) دو قسم کی نہیں کیونکہ جو بچپن میں تارک الدنیا ہو کر لذات نفسانی میں پھنسے وہ سخت پاپی ہوتا ہے۔ اور جو نہ پھنسے وہ نہایت نیک ستیہ آدمی

यदहरेव विरजेत्तदहरेव प्रव्रजेद्वनाद्वा गृहाद्वा ब्रह्मचर्यादेव प्रव्रजेत् ॥

برہمن گرنتھ کا قول ہے جس دن ویراگ آ جائے اُسی دن گھر (گرہستھ) یا جنگل (بان پرستھ آشرم) سے سنیاس لے لیوے۔

سنیاس کا طریق ترتیب سے پہلے کہا گیا اور اب یہاں وکلپ یعنی استثنائیں بیان کی جاتی ہیں۔ یعنی چاہے بان پرستھ آشرم سے سنیاس لیوے یا گرہستھ آشرم سے اور تیسرا طریق یہ ہے کہ جو پورا عالم ضابط حواس۔ نفس پرستی کی خواہش سے آزاد سب کی بھلائی کرنے کی خواہش رکھنے والا آدمی ہو وہ برہمچریہ آشرم ہی سے سنیاس لے لیوے اور ویدوں میں بھی

"यतयः ब्राह्मणस्य विजानतः"

اس قسم کے پدوں (الفاظ) سے سنیاس کی ہدایت پائی جاتی ہے۔

नाविरतो दुश्चरितान्नाशान्तो नासमाहितः ।

नाशान्तमानसो वापि प्रज्ञानेनैनमाप्नुयात् ॥

कठ० । वल्ली । २ । मं० २३ ॥

جس نے بدچلنی نہیں چھوڑی جس کو طبیعت کا قرار حاصل نہیں۔ جس کی آتما یوگ میں قائم نہیں ہوئی اور جس کا دل یکسو یا قائم نہیں وہ سنیاس لے کر بھی علم و معرفت سے پرمیشور کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اس لئے

(نوٹ) سنیاسی مترجم (ملہ ویراگ سے پاپ کے کاموں سے سخت نفرت ہو جانا مراد ہے۔

यतयः سے اندرونی و بیرونی حواس کو ضبط میں رکھنے والے یوگی یا سنیاسی مراد ہیں۔

ब्राह्मणस्य विजानतः کے معنی ہیں ایشور کے گیان (علم و معرفت) سے بہرہ ور برہم گیانی و برہمن ہیں۔

प्राजापत्यां निरूप्येष्टिं सर्ववेदसदक्षिणाम्।
आत्मन्यग्नीन्समारोप्य ब्राह्मणः प्रव्रजेद् गृहात्॥ २॥
यो दत्त्वा सर्वभूतेभ्यः प्रव्रजत्यभयं गृहात्।
तस्य तेजोमया लोका भवन्ति ब्रह्मवादिनः॥ ३॥
मनु० ६।३८।३९॥

جنیو چوٹی اور پانچ قسم کے یگ کی آگ کا چھوڑنا۔

۵۔ پرجاپتی یعنی پرمیشور کے حصول کے لئے اِشٹی یعنی یگ کر کے اُس میں یگیوپویت چوٹی وغیرہ نشانوں کو چھوڑ آہونیہ وغیرہ پانچ قسم کی آگ کے بجائے پران اپان ویان اُدان اور سمان ان پانچ پرانوں کو مان کر براہمن پرمیشور کو جاننے والا گھر سے نکل کر سنیاسی ہو جاوے ۔ ۶ جو سب جانداروں یعنی ہر متنفس سے دشمنی کے خیال کو ترک کر کے گھر سے نکل کر سنیاسی ہوتا ہے۔ اُس برہم وادی یعنی پرمیشور کے الہام کئے ہوئے ویدوں کے مطابق دھرم وغیرہ علوم کی وعظ کرنے والے سنیاسی کو پرکاش سے یعنی مکتی کا پُر راحت لوک (درجہ) حاصل ہوتا ہے ۔

۷۔ سوال۔ سنیاسیوں کا کیا دھرم ہے؟

سنیاسیوں کا دھرم

جواب۔ دھرم تو بے رو رعایت انصاف پر عمل کرنا، راستی کو قبول اور ناراستی کو ترک کرنا، ویدوں کے ہوئے پرمیشور کے حکم کی فرمانبرداری، دوسروں کی بھلائی راست گفتاری وغیرہ وصف سب آشرم والوں کا یعنی ہر ایک انسان کا ایک ہی ہے۔ لیکن سنیاسی کا خاص دھرم یہ ہے:

दृष्टिपूतं न्यसेत्पादं वस्त्रपूतं जलं पिबेत्।
सत्यपूतां वदेद्वाचं मनःपूतं समाचरेत्॥ १॥
क्रुद्ध्यन्तं न प्रतिक्रुध्येदाक्रुष्टः कुशलं वदेत्।
सप्तद्वारावकीर्णां च न वाचमनृतां वदेत्॥ २॥
अध्यात्मरतिरासीनो निरपेक्षो निरामिषः।
आत्मनैव सहायेन सुखार्थी विचरेदिह॥ ३॥
क्लृप्तकेशनखश्मश्रुः पात्री दण्डी कुसुम्भवान्।

جیل کر خراب و خستہ ہوتے ہیں جو اکثر جہالت میں پھنسے ہوئے ہم عقل مند ہیں۔ کہ ہم سب
باتوں سے فارغ ہو گئے ہیں کو محض کرم کانڈی اور پابند عمل اور دنیا کی محبت میں گرفتار ہو کر علم نہیں
دے سکتے اور نہ خود علم رکھتے ہیں۔ وہ سے مبتلائے اضطراب ہو کر پیدائش و موت کی تکلیف میں
پڑے رہتے ہیں۔ اس لئے ۔

वेदान्तविज्ञानसुनिश्चितार्थाः संन्यासयोगाद्यतयः शुद्धसत्त्वाः ।
ते ब्रह्मलोकेषु परान्तकाले परामृताः परिमुच्यन्ति सर्वे ॥
मुण्ड० । खं० २ । मं० ६ ॥

جو ویدانت یعنی پرمیشور کے ملنے ہوئے وید منتروں کے معنی جانتے اور نیک چلن میں اعتقاد
کے ساتھ قائم رہنے والے سنیاس یوگ سے پاک باطن سنیاسی ہوتے ہیں وہ پرمیشور میں
مکتی کا سکھ حاصل کر کے اور اس کو بھوگ کر بعد ازاں جب مکتی کے سکھ کی میعاد پوری ہو جاتی
ہے تب وہاں سے چھوٹ کر دنیا میں آتے ہیں۔ مکتی کے بغیر دکھ کی بیخ کنی نہیں ہوتی۔ کیونکہ

न वै सशरीरस्य सतः प्रियाप्रिययोरपहतिरस्त्यशरीरं वाव सन्तं
न प्रियाप्रिये स्पृशतः ॥ छान्दो० । प्र० ८ । खं० १२ ॥

جو جسم والا ہے وہ رنج و راحت کے حصول سے جدا کبھی نہیں رہ سکتا۔ اور جو جسم کو چھوڑ کر
جیو آتما مکتی میں محیط کل پرمیشور کے ساتھ پاکیزہ ہو کر رہتا ہے تب اس کو دنیوی رنج و راحت
حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے

पुत्रैषणायाश्च वित्तैषणायाश्च लोकैषणायाश्च व्युत्थायाथ
भिक्षाचर्यं चरन्ति ॥ शत० । कां० १४ । प्र० ५ । ब्रा० २ । कं० १ ॥

دنیا میں شہرت یا فائدہ، دولت سے عشق یا عزت اور اولاد وغیرہ کی محبت سے الگ ہو کر
سنیاسی لوگ بھکشک ہو کر رات دن نجات کی تدابیر میں مشغول رہتے ہیں۔

प्राजापत्यां निरूप्येष्टिं तस्यां सर्ववेदसं हुत्वा
ब्राह्मणः प्रव्रजेत् ॥ १ ॥ यजुर्वेदब्राह्मणे ॥

धीर्विद्या सत्यमक्रोधो दशकं धर्मलक्षणम् ॥ ९५ ॥

अनेन विधिना सर्वांस्त्यक्त्वा सङ्गाञ्छनैः शनैः ।

सर्वद्वन्द्वविनिर्मुक्तो ब्रह्मण्येवावतिष्ठते ॥ ९६ ॥ मनु०

अ० ६ ॥ ४६ । ४८ । ४९ । ५२ । ६० । ६६ । ६७ ।

७०-७३ । ७५ । ८० । ८१ । ९२ । ८१ ॥

جب سنیاسی راستہ میں چلے تب ادھر اُدھر نہ دیکھے بلکہ نیچے زمین کی طرف نگاہ رکھ کر چلے ہمیشہ کپڑے سے چھان کر پانی پیئے۔ ہمیشہ ہی سچ بولے۔ ہمیشہ دل سے سوچ کر سچائی کو قبول اور جھوٹ کو ترک کرے ۴۶ جب کہیں وعظ یا مباحثہ وغیرہ میں کوئی سنیاسی پر غصہ کرے یا اُس کی مذمت کرے تو سنیاسی کو لازم ہے کہ اُس پر آپ غصہ نہ کرے۔ بلکہ ہمیشہ اُس کے بھلائی کے لئے نصیحت ہی کرے۔ اور ایک منہ کے دو نتھنوں کے دو آنکھ کے اور دو کان کے سوراخوں میں منتشر ہوئی کلام سے کسی باعث سے کبھی جھوٹ کبھی نہ بولے ۴۸ اپنے آتما اور پرمیشور پر قائم غیر محتاج۔ شراب۔ گوشت وغیرہ سے اجتناب کئے ہوئے آتما ہی کی مدد سے راحت کا طالب ہو کر اس دنیا میں دھرم اور علم کی ترقی کی خاطر وعظ کرنے کے لئے ہمیشہ گھومتا رہے ۴۹ سر کے بال۔ ناخن۔ ڈاڑھی۔ مونچھ کو منڈوا ڈالے۔ ایک اچھا سا برتن سوٹا اور کسمبے وغیرہ سے رنگے ہوئے کپڑوں کو پہن کر نیت اپنا کسی جاندار کو ایذا نہ دے کر سب جگہ گھومے ۵۲ حواس کو ادھرم کے چلن سے روک۔ محبت و نفرت کو چھوڑ سب جانداروں سے بلا دشمنی برتاؤ کرتے ہوئے موکش کے لئے قوت بڑھایا کرے ۶۰ کوئی دنیا میں اُس کو بُرا یا بھلا کہے تاہم ہر آشرم کے ساتھ برتاؤ کرتا ہوا دھرما انسان یعنی سنیاسی سب جانداروں کے درمیان رو رعایت یا تعصب کو چھوڑ کر خود دھرماتما رہے اور دوسروں کو دھرماتما بنانے میں کوشش کرے۔ اور اپنے دل میں یہ یقین رکھے کر سوٹا۔ کمنڈل۔ اور گیروے کپڑے وغیرہ نشانات سے آراستہ ہونا دھرم کا باعث نہیں ہے بلکہ انسان وغیرہ جان داروں کی اپنی سچی وعظ اور علم کے دان سے بہبودی کرنا سنیاسی کا مقدم کام ہے ۶۶ کیونکہ اگرچہ نرملی درخت کا پھل پیس کر گدلے پانی میں ڈالنے سے پانی کو صاف کر دیتا ہے تب بھی بغیر اُس کے ڈالے اُس کے نام کے لینے یا محض نام سننے سے پانی صاف نہیں ہو سکتا ۶۷ اس لئے براہمن یعنی پرمیشور کے جاننے والے سنیاسی کو واجب ہے کہ اول اوم اور اُس کے ساتھ

विचरेन्नियतो नित्यं सर्वभूतान्यपीडयन् ॥ ४ ॥
इन्द्रियाणां निरोधेन रागद्वेषक्षयेण च ।
अहिंसया च भूतानाममृतत्वाय कल्पते ॥ ५ ॥
दूषितोऽपि चरेद्धर्मं यत्र तत्राश्रमे रतः ।
समः सर्वेषु भूतेषु न लिङ्गं धर्मकारणम् ॥ ६ ॥
फलं कतकवृक्षस्य यद्यप्यम्बुप्रसादकम् ।
न नामग्रहणादेव तस्य वारि प्रसीदति ॥ ७ ॥
प्राणायामा ब्राह्मणस्य त्रयोऽपि विधिवत्कृताः ।
व्याहृतिप्रणवैर्युक्ता विज्ञेयं परमं तपः ॥ ८ ॥
दह्यन्ते ध्मायमानानां धातूनां हि यथा मलाः ।
तथेन्द्रियाणां दह्यन्ते दोषाः प्राणस्य निग्रहात् ॥ ९ ॥
प्राणायामैर्दहेद्दोषान् धारणाभिश्च किल्बिषम् ।
प्रत्याहारेण संसर्गान् ध्यानेनानीश्वरान् गुणान् ॥ १० ॥
उच्चावचेषु भूतेषु दुर्ज्ञेयामकृतात्मभिः ।
ध्यानयोगेन संपश्येद् गतिमस्यान्तरात्मनः ॥ ११ ॥
अहिंसयेन्द्रियासङ्गैर्वैदिकैश्चैव कर्मभिः ।
तपसश्चरणैश्चोग्रैः साधयन्तीह तत्पदम् ॥ १२ ॥
यदा भावेन भवति सर्वभावेषु निःस्पृहः ।
तदा सुखमवाप्नोति प्रेत्य चेह च शाश्वतम् ॥ १३ ॥
चतुर्भिरपि चैवैतैर्नित्यमाश्रमिभिर्द्विजैः ।
दशलक्षणको धर्मः सेवितव्यः प्रयत्नतः ॥ १४ ॥
धृतिः क्षमा दमोऽस्तेयं शौचमिन्द्रियनिग्रहः ।

جب سنیاسی سب بھاؤوں یعنی اشیاء میں قوت اور خواہش سے بغیر اور سب اندرونی بیرونی کاروبار میں بھاؤ (خیال) سے پاکیزہ ہوتا ہے تب ہی اس جسم میں اور موت کے بعد ہمیشہ مکتی کو حاصل کرتا ہے ۱۳۔ اس لئے برہمچاری گرہستی بان پرستھی اور سنیاسیوں کو واجب ہے کہ کوشش سے دس صفات والے مندرجہ ذیل دھرم پر عمل کریں ۱۴۔

دھرم کے دس لکشن جن پر چلنا ہر ایک کا فرض ہے

۱۔ پہلی صفت ہے (دھرتی) ہمیشہ استقلال رکھنا۔ دوسری (کشما) مذمت و تعریف عزت و بے عزتی نفع و نقصان وغیرہ تکلیفات میں بھی ثابت قدم رہنا۔ تیسری (دم) من (دل) کو ہمیشہ دھرم میں راغب کر ادھرم سے روک دینا یعنی ادھرم کرنے کی خواہش بھی نہ اٹھنا۔ چوتھی (استیہ) چوری کا چھوڑ دینا یعنی بدوں اجازت یا مکر و فریب۔ عہد شکنی یا کسی بیوپار (دھوکہ قاعدہ) اور وید کے حکم کے خلاف وغیرہ کر کے بیگانے مال کو لے لینا چوری اور اس کو چھوڑ دینا ساہوکاری کہلاتی ہے۔ پانچویں (شوچ) محبت نفرت اور طرفداری چھوڑ کر اندرونی اور پانی مٹی وغیرہ کے ملنے سے بیرونی پاکیزگی رکھنی۔ چھٹی (اندریہ نگرہ) ادھرم کے اعمال سے روک کر حواس کو دھرم ہی میں ہمیشہ چلانا۔ ساتویں (دھی) منشی اشیاء عقل کو ضائع کرنے والی دیگر اشیاء بدوں کی صحبت کاہلی اور غفلت وغیرہ کو چھوڑ کر عمدہ اشیاء کا استعمال نیک آدمیوں کی صحبت اور یوگ کی مشق سے عقل بڑھانا۔ آٹھویں (ودیا) مٹی سے لیکر پرمیشور تک کا کما حقہ علم اور ان سے مناسب فائدہ اٹھانا۔ ست جیسا آتما میں ویسا دل میں جیسا دل میں ویسا زبان پر جیسا زبان پر ویسا فعل میں لانا۔ ودیا اور اس کے خلاف اودیا ہے۔ نویں (ست) جو چیز جیسی ہو اس کو ویسا ہی سمجھنا ویسا ہی کہنا اور ویسا ہی کرنا۔ دسویں (اکرودھ) غصہ وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر تحمل وغیرہ اوصاف کا حاصل کرنا دھرم کی صفت ہے۔ ان دس صفات والے طرفداری سے مبرا انصاف کے عمل رو سے دھرم پر چاروں آشرم والے عمل کریں اور اسی وید مقدس دھرم میں خود چلیں اور دوسروں کو سمجھا کر چلانا سنیاسیوں کا خاص دھرم ہے ۱۵۔

اسی طرح سے آہستہ آہستہ سب تعلقات کے عیبوں کو چھوڑ خوشی غمی وغیرہ سب جفتوں سے آزاد ہو کر سنیاسی ہمیشہ برہم میں قائم ہوتا ہے۔ سنیاسیوں کا افضل کام یہی ہے کہ سب گرہست وغیرہ آشرموں کو سب قسم کے کاروبار کا سچا اعتقاد کرا ادھرم کے کاروبار سے چھڑا سب شکوک کو رفع کر کے دھرم کے کاروبار میں رغبت دلائیں ۱۶۔

برہمن ہی سنیاس کا حقدار ہے

سوال۔ سنیاس لینا برہمن ہی کا دھرم ہے یا کشتری وغیرہ کا بھی۔

جواب۔ برہمن ہی کا حق ہے۔ کیونکہ جو سب ورنوں میں پورا عالم دھرم پر چلنے والا اور سب کی بھلائی چاہنے والا ہے اسی کو برہمن کہتے ہیں۔ بغیر پورے علم کے دھرم

ساتوں ویاہرتیوں سے باقاعدہ پرانایام جتنی طاقت ہو اتنا کرے لیکن تین سے کم پرانایام کبھی نہ کرے سنیاسی کی یہی بڑی ریاضت ہے ۔ ۵ ۔ کیونکہ جیسے آگ میں تپانے اور گلانے سے دھاتوں کی میل کٹ جاتی ہے ویسے ہی پرانوں کے روکنے سے من وغیرہ حواس کے عیب دور ہو جاتے ہیں ۔ ۶ ۔ اس لئے سنیاسی ہمیشہ پرانایام سے اپنا انتہ کرن اور حواس کے عیبوں کو دھارنا سے پاپ کو پرتیاہار سے صحبت کے عیب کو اور دھیان سے ایشور کی ذات کے خلاف اوگنوں یعنی رنج و خوشی اور جہالت وغیرہ جیو کے عیبوں کو دور کرے ۔ ۷ ۔ ادھیان یوگ سے جس کو یوگ سے ناواقف لوگ بمشکل جان سکتے ہیں پر بڑے بڑے کمال شخص پرمیشور کو موجود سمجھنے اور اپنے آتما اور پرمیشور کی قدرت کو دیکھے ۔ ۸ ۔ سب جانداروں سے ترک دشمنی حواس کے محسوسات کا ترک ویدوں کے مطابق عمل اور بڑی سخت ریاضت سے اس دنیا میں موکش کو مذکورہ بالا سنیاسی ہی حاصل کرا اور کرا سکتے ہیں دوسرے نہیں ۔ ۹ ۔

(نوٹ منجانب مترجم) لہ سات ویاہرتیاں یہ ہیں ۔ بھوہ ۔ بھوہ ۔ سوہ ۔ مہہ ۔ جنہ ۔ تپہ ۔ ستیم ۔ یہ سب پرمیشور کے نام ہیں اور ان کے معنی ترتیب وار حسب ذیل ہیں ۔
ہستی ۔ راحت مطلق ۔ محیط کل ۔ بزرگ و عظیم ۔ خالق جہان ۔ علیم کل و عادل ۔ لازوال ۔

لہ پرانایام سے اندر سے باہر اور باہر سے اندر آنے والے سانس کو روکنے کے ذریعے سے بڑھانے کی مشق کرنا مراد ہے یوگ کے مذہب میں یہ بہت ضروری ہے یوگ شاستر میں چار قسم کے پرانایام گنائے ہیں ۔ اول باہیہ یعنی سانس کو زور سے باہر پھینک کر طاقت بھر باہر روکنا ۔ دوسرے آبھینتر یعنی باہر سے ہوا کھینچ کر جہاں تک ہو سکے اندر روکے رکھنا تیسرے ستمبھ ورتی سانس کو جہاں کا تہاں روک دینا اور چوتھے باہیہ آبھینتر وشیہ آکشیپی یہ سب سے زیادہ مشکل ہے اور اعلیٰ درجہ کے یوگی ہی اس کو کر سکتے ہیں ۔ اس میں اگر سانس باہر جاتا ہو تو اس کو اور بھی باہر ہی کی طرف دھکا دیا جاتا ہے اور اگر اندر آتا ہو تو متواتر اندر ہی کھینچتے رہتے ہیں ۔ اجناس والوں کو پرانایام کرنا اکثر مضر ہو جاتا ہے جس کی کئی وجوہ ہیں ۔ اندر یوں کا سب سے بڑا راجہ چیت کا دماغ اور دل ہے ۔ مثلاً جس کا چیت صاف نہ ہو ۔ علاوہ ازیں جب تک یوگ کے پہلے دو درجے یعنی یم اور نیم طے نہ ہو جاویں تب تک آگے ترقی نہیں ہو سکتی ۔ یہ بھی واضح رہے کہ یوگ کی عملی باتیں کامل استاد کے بغیر نہیں سیکھ سکتیں اور جو محض اپنی عقل پر بھروسہ کرتا ہے وہ نقصان اٹھاتا ہے اور ضرور تکلیف اٹھائیگا ۔
لہ دھارنا سے چیت کو کسی ایک مقام میں قائم کرنا مراد ہے یوگ درشن ادھیاے ۳ پاد ۳ سوتر ۱ (مترجم)
لہ پرتیاہار جب اندریاں و حواس اپنے اپنے محسوسات سے الگ ہو کر چیت کے مطابق باقاعدہ ہو جاتی ہیں اس حالت کو پرتیاہار کہتے ہیں (یوگ درشن ادھیاے ۲ پاد ۲ سوتر ۵۴ مترجم)
لہ دھیان دل کے قائم ہو جانے پر گیان کا ایک مرکز پر جمع ہو جانا دھیان کہلاتا ہے (یوگ درشن ادھیاے ۳ پاد ۳ سوتر ۲ مترجم)

یہ کسی شاعر کا قول ہے (ترجمہ) جو کوشش کرنے سے بھی مطلب حاصل نہ ہو تو اس میں کیا عیب ہے؟ یعنی کوئی بھی نہیں۔ جو تم ہم سے پوچھتے ہیں کہ گرہستھ آشرم سے بہت اولاد ہو کر آپس میں نفاق کرتے ہیں تو نقصان کتنا بڑا ہوتا ہے۔ اختلاف رائے سے لڑائی بہت ہوتی ہے جب سنیاسی ایک وید و کت دھرم کے وعظ سے باہم محبت پیدا کرائیگا تو لاکھوں انسانوں کو بچا دیگا۔ ہزاروں عیالداروں کے مانند انسانوں کی ترقی کریگا۔ اور سب انسان تو سنیاس حاصل کر ہی نہیں سکتے کیونکہ سب کی نفس پرستی کبھی نہیں چھوٹ سکے گی۔ جو سنیاسیوں کی وعظ سے دھارمک لوگ ہونگے وہ سب سنیاسی کی اولاد کے برابر ہیں؟

سوال۔ سنیاسی لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو کچھ کرنا نہیں چاہیئے۔ کھانے کو روٹی اور پہننے کو کپڑا لے کر مزہ میں رہنا۔ جہالت مجسم دنیا سے معززی کیوں کرنی؟ اپنے کو خدا مانکر قانع رہنا۔ کوئی اگر پوچھے تو اس کو بھی ویسی ہی ہدایت کرنی کہ تو بھی خدا ہے۔ تجھ کو گناہ و ثواب نہیں لگتا کیونکہ سردی گرمی جسم کا۔ بھوک پیاس پران کا اور رنج و راحت من کا خاصہ ہے۔ دنیا جھوٹی اور دنیا کے کاروبار بھی سب فرضی یعنی جھوٹے ہیں۔ اس لئے اس میں پھنسنا دانا انسانوں کا کام نہیں۔ جو کچھ گناہ و ثواب ہوتا ہے وہ جسم اور حواس کا خاصہ ہے۔ روح کا نہیں۔ اس قسم کی وعظ کرتے ہیں اور آپنے کچھ عجیب سنیاس کا دھرم کہا ہے اب ہم کس کی بات سچی اور کس کی جھوٹی مانیں؟

سنیاسی کرم سے آزاد نہیں ہو جاتا

جواب۔ کیا انکو اچھے کام بھی کرنے نہیں چاہئیں۔ دیکھو۔

"वैदिकैश्चैव कर्मभिः"

منو جی نے ویدک کرم جو دھرم کے سچے کام ہیں سنیاسیوں کو بھی ضرور کرنے لکھے ہیں۔ کیا خورد و نوش وغیرہ کام وے چھوڑ سکیں گے؟ جو یہ کام نہیں چھوٹ سکتے تو کیا وہ نیک کام چھوڑنے سے ذلیل اور گنہگار نہیں ہوں گے؟ جب گرہستوں سے روٹی اور کپڑا وغیرہ لیتے ہیں اور عوض میں اُن کی بھلائی نہیں کرتے تو کیا وے بھاری گنہگار نہیں ہوں گے؟ جیسے آنکھ سے دیکھنا کان سے سُننا نہ جاوے تو آنکھ اور کان کا ہونا فضول ہے۔ ویسے ہی جو سنیاسی بھی وعظ اور وید وغیرہ سچے شاستروں کو پڑھا رہے اور اُن کی اشاعت نہیں کرتے تو وے بھی دنیا پر بار بیکار ہیں۔ اور جو یہ لکھتے اور کہتے ہیں کہ جہالت میں پھنسی ہوئی دنیا سے سر دردی کیوں کریں انہیں وعظ کرنے والے ہی خود جھوٹے اور گناہ کے بڑھانے والے گنہگار ہیں۔ جو کچھ جسم وغیرہ سے کام کیا جاتا ہے وہ سب آتما ہی کا ہے۔ اور اُس کے ثمرہ کا بھوگنے والا بھی آتما ہے۔ جو جیو روح کو خدا بتلاتے ہیں وے جہالت کی نیند میں سوتے ہیں۔ کیونکہ روح محدود محدود علم والی اور خدا محیط کل، ہمہ دان ہے۔ پرمیشور ازلی، پاک، عالم کل، مکت سبھاؤ والا

اور پرمیشور کا یقین اور بغیر ویراگ کے سنیاس حاصل کر کے دنیا کی زیادہ بھلائی نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے کہاوت ہے کہ براہمن کو سنیاس کا حق ہے غیر کو نہیں۔ اس بارہ میں منو کا حوالہ بھی ہے۔

एष वोऽभिहितो धर्मो ब्राह्मणस्य चतुर्विध: ।
पुण्योऽक्षयफल: प्रेत्य राजधर्मान् निबोधत ॥ मनु० ६।९७ ॥

یہ منو جی مہاراج کہتے ہیں کہ اے رشیو! یہ چار دھرم یعنی برہمچریہ۔ گرہستھ۔ بانپرستھ۔ اور سنیاس آشرم کرنے براہمن کا دھرم ہے۔ یہاں موجودہ زمانہ میں ثواب اور جسم چھوڑنے کے پیچھے مکتی روپ اعلیٰ سرور کو دینے والا سنیاس دھرم ہے۔ اس سے آگے راجاؤں کا دھرم مجھ سے سنو۔

اس سے یہ ظاہر ہوا کہ سنیاس لینے کا حق زیادہ تر براہمن کا ہے اور کشتری وغیرہ کا برہمچریہ آشرم ہے۔

سنیاس کی ضرورت اور اس کے فوائد کا بیان

سوال۔ سنیاس لینے کی ضرورت کیا ہے؟

جواب۔ جیسے جسم میں سر کی ضرورت ویسی ہی آشرموں میں سنیاس آشرم کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر علم و دھرم کبھی نہیں بڑھ سکتا اور دوسرے آشرموں کو تحصیل علم۔ امور خانہ داری اور ریاضت وغیرہ میں مصروف ہونے سے فرصت بہت کم ملتی ہے۔ طرفداری چھوڑ کر برتاؤ کرنا دیگر آشرموں کو مشکل ہے۔ جیسے سنیاسی سب طرف سے آزاد ہو کر دنیا کو فائدہ پہنچاتا ہے ویسا دوسرے آشرم والا نہیں کر سکتا کیونکہ سنیاسی کو سچے علم سے موجودات کے کل حقائق کی ترقی کرنے کی جتنی فرصت ملتی ہے اتنی دوسرے آشرم والے کو نہیں مل سکتی۔ مگر جو برہمچریہ سے سنیاسی ہو کر دنیا کو سچی تعلیم و نصیحت کر کے جس قدر ترقی کر سکتا ہے اتنی گرہستھ یا بانپرستھ آشرم کر کے سنیاس لینے والا نہیں کر سکتا۔

سوال۔ سنیاس لینا ایشور کی منشا کے خلاف ہے۔ کیونکہ ایشور کا مدعا انسانوں کی ترقی کرنے میں ہے۔ جب گرہستھ آشرم نہیں کریگا تو اس سے اولاد ہی نہیں ہوگی۔ جب سنیاس آشرم ہی افضل ہے اور سب انسان کریں تو انسانوں کی نسل قطع ہو جائیگی۔

جواب۔ بھلا بیاہ کر کے بھی بہت سے لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا ہو کر جلد مر جاتی ہے۔ پھر وہ بھی ایشور کے مدعا کے برخلاف کرنے والا ہوا یا نہیں؟ اگر تم یہ کہو کہ۔

"यत्ने कृते यदि न सिध्यति कोऽत्र दोष:"

چار چار مہینے تک کچھ قلعہ وغیرہ اور دیگر سنیاسی تھے ہی زمیں تک ٹھیرتے تھے۔ اور ایک جگہ ٹھیرنا یہ بات آجکل کے پاکھنڈی سمپردائیوں نے بنائی ہے کیونکہ اگر سنیاسی ایک جگہ زیادہ رہے گا تو پیار پاکھنڈ زیادہ بڑھ سکے گا۔

سوال ۱۳۔

سنیاسی جی کو ہر ایک چیز کے لئے دان لینا چاہئیے ہے۔

यतीनां काञ्चनं दद्यात्ताम्बूलं ब्रह्मचारिणाम् ।
चौराणामभयं दद्यात्स नरो नरकं व्रजेत् ॥

اس شلوک کے قول کا مطلب یہ ہے کہ سنیاسیوں کو جو سونا دان دے تو دینے والا نرک کو حاصل کرے۔

جواب یہ بات بھی ورن آشرم کے مخالف سمپردائی اور خود غرض پورانکوں کی گھڑی ہوئی ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ سنیاسیوں کو دولت ملے گی تو ہماری تردید زیادہ کریں گے اور ہمارا نقصان ہوگا نیز وے ہمارے تابع بھی نہ رہیں گے اور جب بھکشا وغیرہ کام ہمارے ماتحت رہیگا تو وہ ڈرتے رہینگے جب جاہل اور خود غرضوں کو دان دینے میں اچھا سمجھتے ہیں تو عالم اور فیض رساں سنیاسیوں کو دینے میں کچھ عیب نہیں ہو سکتا دیکھو

विविधानि च रत्नानि विविक्तेषूपपादयेत् ॥ मनु० अ० ११। ६।

طرح طرح کے جواہرات سونا وغیرہ دولت دی وکت یعنی سنیاسیوں کو دیویں اور وہ شلوک بھی بے معنی ہے کیونکہ سنیاسی کو سونا دینے سے یجمان نرک کو جاوے تو چاندی موتی ہیرا وغیرہ دینے سے سورگ کو جائیگا۔

سوال یہ پنڈت جی اس کی عبارت پڑھنے میں بھول گئے یہ ایسا ہے کہ

“यतिहस्ते धनं दद्यात्”

یعنی جو سنیاسیوں کے ہاتھ میں دولت دیتا ہے وہ نرک میں جاتا ہے۔

جواب یہ بھی قول کسی جاہل نے من گھڑت بنایا ہے کیونکہ جو ہاتھ میں دولت دینے سے دینے والا نرک کو جاتے تو کیا پاؤں پر دھرنے یا گٹھڑی باندھ کر دینے سے سورگ کو جائیگا؟ اس لئے ایسی گھڑت قابل تسلیم نہیں۔ ہاں یہ بات تو ہے کہ جو سنیاسی ضرورت سے زیادہ رکھیگا تو چور وغیرہ کے ہاتھوں تکلیف میں مبتلا ہوگا اور اس کی محبت میں پھنس جائیگا۔ لیکن جو عالم ہے وہ نامناسب کام کبھی نہ کریگا نہ محبت میں پھنسے گا کیونکہ وہ پہلے گرہستآشرم میں اور برہمچریہ میں سب کچھ بھوگ رہا دیکھ چکا ہے۔ اور جو برہمچریہ سے (سنیاسی) ہوتا ہے وہ پورا ویراگی ہونے سے کبھی کہیں نہیں پھنستا۔

(آزاد) مطلق ہے اور روح کبھی بندھن میں اور کبھی مکت رہتی ہے جب پرمیشور کو محیط کل اور ہمہ دان ہونے سے وہم یا جہالت کبھی نہیں ہو سکتی اور روح کو کبھی علم اور کبھی جہالت ہوتی ہے پرمیشور پیدائش و موت کی تکلیف میں کبھی نہیں پڑتا اور روح پڑتی ہے اس لیئے ان کا یہ وعظ فضول ہے۔

سوال۔ سنیاسی تمام اعمال سے چھوٹ جاتا ہے اور آگ اور دھات کو نہیں چھوتا یہ بات سچ ہے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں۔

"सम्यङ् नित्यमास्ते यस्मिन्, यद्वा सम्यङ् न्यस्यन्ति दुःखानि कर्माणि येन स संन्यासः स प्रशस्तो विद्यते यस्य स संन्यासी"

جو برہم میں مستقل رہا ہو اور جس نے برے کاموں کا ترک کر دیا ہو یعنی نیک خصلت جس میں ہو وہ سنیاسی کہلاتا ہے۔ اس لئے نیک کام کا فاعل اور برے کاموں کی بیخ کنی کرنے والا سنیاسی کہلاتا ہے۔

۱۱ سوال۔ اپدیش اور وعظ گرہستی کیا کرتے ہیں۔ پھر سنیاسی کو کیا غرض ہے۔

سنیاسی کا کام گرہستی نہیں کر سکتے

جواب۔ سچا وعظ سب آشرم والے کریں اور سنیں۔ لیکن جتنی فرصت اور ناطرفداری سنیاسی کو ہوتی ہے اتنی گرہستیوں کو نہیں۔ ہاں جو براہمن ہیں ان کا یہی کام ہے کہ مرد مردوں کو اور عورتیں عورتوں کو سچا وعظ کریں اور پڑھائیں جتنی گھومنے کی فرصت سنیاسی کو ملتی ہے اتنی گرہستھ براہمن وغیرہ کو کبھی نہیں مل سکتی۔ جب براہمن وید کے خلاف چلیں تب ان کا انتظام کرنے والا سنیاسی ہوتا ہے۔ اس لیئے سنیاس کا ہونا مناسب ہے۔

۱۲۔ سوال

"एक रात्रिं वसेद् ग्रामे"

سنیاسی جب تک جہاں جتنا مناسب سمجھے ٹھیرے

ایسے قولوں سے سنیاسی کو ایک جگہ صرف ایک رات رہنا چاہیئے زیادہ نہیں ٹھیرنا چاہیئے۔

جواب۔ یہ بات کسی حد تک درست ہے کیونکہ ایک جگہ رہنے سے دنیا کا بھلا زیادہ نہیں ہو سکتا اور دوسری جگہ جانے کا غرور ہو جاتا ہے۔ محبت و نفرت بھی زیادہ ہوتی ہے لیکن جو زیادہ بہتری ایک جگہ رہنے سے ہوتی ہو تو رہے۔ جیسے جنک راجہ کے ہاں

(نوٹ) [illegible] جو غرور ہو جاتا ہے کہ ہم سادھو ہیں۔ سادھو کسی کے پاس نہیں جایا کرتے بلکہ لوگ خود سادھوؤں کے پاس آکر [illegible] حاصل کرتے ہیں

۱۷۶- اس لئے علم پڑھنے۔ نیک ہدایت ملنے اور زور آور ہونے وغیرہ کے لئے برہمچریہ۔ سب
(بانپرستھ آشرم کا مقصد) قسم کے اچھے کاروبار کی تکمیل کے لئے گرہستھ۔ بچار۔ دھیان۔ اور گیان-
بڑھانے۔ ریاضت کرنے کے لئے بان پرستھ اور وید وغیرہ ست شاستروں کی اشاعت۔ دھرم
کے کاروبار کے حصول اور برے کام کے ترک۔ سچی وعظ اور سب کے شکوک رفع کرنے وغیرہ
کے لئے سنیاس آشرم ہے۔ لیکن جو اس سنیاس کا اصلی دھرم یعنی وعظ وغیرہ نہیں کرتے وے
گرے ہوئے اور ترک کامی ہیں۔ اس لئے سنیاسیوں کو چاہئیے کہ سچی وعظ۔ اعتراضات
کے جوابات۔ وید وغیرہ سچے شاستروں کا پڑھانا اور ویدوکت دھرم کی ترقی اور کوشش کے
ساتھ دنیا کی اصلاح و بہبودی کریں۔

۱۷۷- سوال- جو سنیاسی سے علاوہ سادھو۔ بیراگی۔ گوسائیں۔ خاکی وغیرہ ہیں وے بھی
(آجکل کے سادھو بیراگی۔ گوسائیں سنیاسی نہیں ہیں۔) سنیاس آشرم میں گنے جائیں گے یا نہیں؟
جواب- نہیں کیونکہ ان میں سنیاسی کی ایک بھی صفت نہیں۔ وے
وید کے خلاف اور الٹے راستہ پر چل کر اپنے سمپردائے کے آچاریوں کے قول کو وید کے بجائے مانتے
اور اپنے ہی مت کی تعریف کرتے ہیں اور جھوٹے جھگڑے میں پھنس کر اپنی خود غرضی کے لئے
دوسروں کو اپنے اپنے مت میں پھنساتے ہیں۔ اصلاح کرنی تو دور رہی اس کے بدلے
میں دنیا کو بہکا کر جہالت و ضلالت میں ڈالتے اور اپنی مطلب برآری کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو سنیاس
آشرم میں نہیں گن سکتے بلکہ یہ "سوارتھ آشرمی" تو بے شک ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں۔

۱۷۸- جو خود دھرم میں چل کر سب دنیا کو چلاتے ہیں۔ جو اس لوک یعنی موجودہ جنم میں اور
(سچے سنیاسی کون ہیں) پرلوک یعنے دوسرے جنم میں سورگ یعنے راحت کا خود بھوگ کرتے اور
سب دنیا کو کراتے ہیں۔ وے ہی دھرماتما لوگ سنیاسی اور مہاتما ہیں۔

یہ مختصر سنیاس آشرم کی ہدایت لکھی اب اس کے آگے راج پرجا دھرم کا مضمون
لکھا جائیگا۔

(نوٹ منجانب مترجم) سوارتھ بمعنی خود غرضی۔

۱۴۔ سوال ۔ لوگ کہتے ہیں کہ شرادھ میں سنیاسی آ جائے یا کھانا کھائے تو اُس کے پتر بھاگ جائیں اور نرک میں گریں

شرادھ میں سنیاسی کو جیمانے سے پتر نہیں بھاگتے

جواب اول تو مرے ہوئے پتروں (بزرگوں) کا آنا اور کیا ہوا شرادھ مرے ہوئے پتروں کو پہنچنا ناممکن اور وید اور دلیل کے خلاف ہونے کی وجہ سے جھوٹ ہے۔ اور جب آتے ہی نہیں تو بھاگ کون جائیں گے۔ جب اپنے گناہ و ثواب کے مطابق ایشور کے انتظام سے مرنے کے پیچھے جیو (روح) جنم لیتے ہیں تو اُن کا آنا کیسے ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہی بات خود غرض پورانی اور بیراگیوں کی جھوٹی گھڑی ہوئی ہے۔ ہاں یہ تو ٹھیک ہے کہ جہاں سنیاسی جائیں گے وہاں یہ مرے ہوؤں کا شرادھ کرنا وید وغیرہ شاستروں کے برخلاف ہونے سے پاکھنڈ دور بھاگ جائے گا۔

۱۵۔ سوال ۔ جو برہمچریہ سے سنیاس لیگا اُس کا نبھنا مشکل ہے ہوگا اور شہوت کا روکنا بھی نہایت مشکل ہے۔ اس لئے گرہستی بانپرستھ ہو کر جب بوڑھا ہو جاوے تب ہی سنیاس لے تو اچھا ہے۔

برہمچریہ آشرم سے بھی سنیاس لے سکتے ہیں

جواب ۔ جو نبھا نہ سکے اور اس کو نہ روک سکے وہ برہمچریہ سے سنیاس نہ لے لیکن جو روک سکے وہ کیوں نہ لے؟ جس آدمی نے وشئے (نفس پرستی) کے عیب اور منی کی حفاظت کے فوائد جان لئے ہیں وہ نفس پرست کبھی نہیں ہوتا۔ اور اُس کی منی کو بچار (فکر) و غور روپی آگ جلا دیتی ہے۔ یعنی اُسی میں صرف ہو جاتی ہے۔ جیسے طبیب اور دوا کی ضرورت بیمار کے لئے ہوتی ہے ویسے تندرست کے لئے نہیں۔ اس طرح جس مرد یا عورت کو علم و دھرم کی ترقی اور سب عالم کی بھلائی کرنی ہی مقصود ہو وہ شادی نہ کرے۔ جیسے پنچ شکھا وغیرہ مرد اور گارگی وغیرہ عورتیں ہوئی تھیں۔ اس لئے سنیاسی ہونا انہیں آدمیوں کو روا ہے جو اس کی قابلیت رکھتے ہوں اور جو اس قابل نہ ہو سکنے پر بھی سنیاس اختیار کرے گا وہ آپ ڈوبے گا اور دوسروں کو بھی ڈبائے گا۔ جیسے "سمراٹ" چکرورتی راجہ ہوتا ہے ویسے ہی "پریو راٹ" سنیاسی ہوتا ہے کیونکہ راجہ اپنے ملک یا اپنے رشتہ داروں میں عزت پاتا ہے اور سنیاسی سب جگہ عزت پاتا ہے۔

विद्वत्वं च नृपत्वं च नैव तुल्यं कदाचन ।

स्वदेशे पूज्यते राजा विद्वान् सर्वत्र पूज्यते ।

چانکیہ نیتی شاستر کا شلوک ہے۔ عالم اور راجہ کی کبھی برابری نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ راجا اپنے راج ہی میں عزت و توقیر پاتا ہے اور عالم سب جگہ عزت و تعظیم حاصل کرتا ہے۔

ایشور نصیحت کرتا ہے کہ راجا اور اہل رعایا مل کر جو بطور کر بادشاہ اور رعایا کے باہمی تعلقات کی شکل میں موجب حصول راحت و باعث افزایش علم و ہنر ہیں اُن کے لیے تین قسم کی مجلس یعنے ودّیا آریہ سبھا (مہذب لوگوں کی مجلس علمی) دھرم آریہ سبھا (مہذب لوگوں کی مجلس دینی) راج آریہ سبھا (مہذب لوگوں کی مجلس متعلق انتظام سلطنت) بنا کر انواع و اقسام کے منتظمین کو جو ملک کے انسان وغیرہ میں سے ہوں۔ ہر طرف سے قسم قسم کی آزادی۔ دھرم۔ نیک تربیت اور دولت وغیرہ کے ساتھ آراستہ و پیراستہ کریں اور گویا مستقل ہو شوکت وہ [?]

तं सभा च समितिश्च सेना च ॥ १ ॥ अथर्व० ॥ कां० १५ । अनु० २ । व० ९ । मं० २ ॥

सभ्य सभां मे पाहि ये च सभ्याः सभासदः ॥ २ ॥ अथर्व० । कां० १९ । अनु० ७ व० ५५ । मं० ६ ॥

ویدوں کا حکم کہ راجا اور سبھا کے لوگ ایک دوسرے کے تحت رکھ کر [?]

معنے۔ اس فرض سلطنت کو ہر سہ مجالس۔ سرشتۂ جنگ کا انتظام۔ تمیز فوج [?] (شتر) ارکان مجلس اور بادشاہ کے لیے لازمی ہے کہ بادشاہ جو ایک اہل مجلس کو ایسا کرے کہ لائق اور مخصوص رکن انجمن تو میری مجلس آئین کو جو کہ دھرم سے وابستہ ہے عمل میں لاؤ اور اہالیان انجمن اس مجلس دستور العمل پر کاربند ہوں (اتھروید ۱۹۔ ۷۔ ۵۵۔ ۶)

مطلب یہ ہے کہ ایک راجہ کو مطلق العنانی کے ساتھ سلطنت کے اختیارات نہ دیے جائیں بلکہ بادشاہ جو افسر انجمن ہے انجمن اس کی محتاج ہے اور انجمن کا محتاج بادشاہ۔ نیز بادشاہ اور انجمن محتاج رعایا کے ہوں اور رعایا محتاج بادشاہ اور انجمن کی۔

شت پتھ کا قول کہ اگر راجہ مطلق العنان ہو تو رعایا تباہ ہو جاتی ہے۔

س۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو (یہ نتیجہ نکلے گا)

राष्ट्रमेव विश्याहन्ति तस्माद्राष्ट्री विशं घातुकः । विशमेव राष्ट्रायाद्यां करोति तस्माद्राष्ट्री विशमत्ति न पुष्टं पशुं मन्यत इति ॥ शत० कां० १३ । प्र० २ । ब्रा० ३ । कं० ७ । ८ ॥

حکمران جماعت اگر رعایا سے مطلق العنان رہے تو [?] وہ نظام مملکت میں دخل پا کر

چھٹا سملاس

اب راج دھرم یعنی سیاست ملکی کا بیان کرتے ہیں

राजधर्मान् प्रवक्ष्यामि यथावृत्तो भवेन्नृपः ।
संभवश्च यथा तस्य सिद्धिश्च परमा यथा ॥ १ ॥
ब्राह्मं प्राप्तेन संस्कारं क्षत्रियेण यथाविधि ।
सर्वस्यास्य यथान्यायं कर्तव्यं परिरक्षणम् ॥ २ ॥
मनु० ७ । १ । २ ॥

منوجی کا قول کہ راجا صاحب علم اور ترتیب یافتہ ہونا چاہیے

۱- منوجی مہاراج رشیوں کو فرماتے ہیں کہ چاروں ورنوں اور چاروں آشرم کا دھرم مفصل بیان کرنے کے بعد اب اصول سیاست ملکی کو بیان کریں گے یعنی جو اوصاف راجا میں ہونے چاہئیں اور جس طریقہ پر کہ ان اوصاف کا حصول اور ان میں اکتساب کمال ممکن ہے اس کی توضیح کی جائیگی (منو ۷-۱)
کشتری کو واجب ہے کہ تا حصول تربیت کے مانند عالم اور نیک تربیت یافتہ برہمن ہو کر اس تمام سلطنت کی حفاظت واد گستری سے ٹھیک طور پر کرے (منو ۷-۲)

وید راجا سبھا ودیا سبھا اور دھرم سبھا تجویز کرتا ہے

۲- وید منتر اس کا یہ ہے۔

त्रीणि राजाना विदथे पुरूणि परि विश्वानि भूषथः
सदांसि ॥ ऋ० ॥ मं० ३ । सू० ३८ । मं० ६ ॥

رگ وید کی بابت کہا ہے کہ اسطرح طاقت بجز ایشور کے ایشور ہدایت فرماتا ہے کہ اے فرمانروا لوگو تمہارے اسلحہ یعنی آتشیں وغیرہ اسلحہ اور توپ تفنگ تیر تلوار وغیرہ چیزیں نیک کام کرنے والوں کی بڑھتی ہیں۔ دشمنوں کو مغلوب کرنے اور ان کو روکنے کے لئے قابل تعریف اور باستحکام ہوں۔ تمہاری فوج مستوجب توصیف ہو تا کہ تم لوگ ہمیشہ فتحیاب ہوتے رہو۔ لیکن جو آدمی کہ مذموم اور سراپا ظلم شیوہ رکھتا ہے۔ اس کو مذکورہ بالا چیزیں نصیب نہ ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ جب تک لوگ دھرم پر چلتے رہتے ہیں۔ تب تک سلطنت بڑھتی رہتی ہے اور جب بد اعمال ہو جاتے ہیں تو تاج نیست و نابود ہو جاتا ہے (رگوید منڈل ۱۔ سوکت ۳۹۔ منتر ۲)

تینوں سبھائیں کس کس قسم کے آدمی مقرر کی ہوئی ہوں اور ان کو کس طرح کارروائی کرنی چاہئے

دھرم شاستر سے بڑے بڑے مذہبی عالموں کو مجلس علمی کا منصب مقرر کریں عالمان و محترم دوست کو اعلیٰ انجمن دینی بنائیں۔ اور لائق تعریف و محترم پسند اصحاب کو انجمن سیاست ملکی میں منصب دیویں اور ان سب میں جو عمدہ تر اوصاف عالی اور مزاج رکھنے والا عظیم الشان آدمی ہو اس کو انجمن شاہی کا سرپرست بنا کر سب طرح سے ترقی کریں۔ تینوں مجالس کے اتفاق رائے سے اصول سیاست کے عمدہ ضابطے مرتب ہوں اور کل جہان ضابطے کے تابع ہوں۔ رفاہ عام کے کاموں میں اتفاق کریں۔ عوام الناس کی بہتری میں تابع و نگران رہیں۔ دیگر شخصی امور یعنی گھر کے کاموں میں خود مختار رہیں۔

इन्द्राऽनिलयमार्काणामग्नेश्च वरुणस्य च ।
चन्द्रवित्तेशयोश्चैव मात्रा निर्हृत्य शाश्वतीः ॥ १ ॥
तपत्यादित्यवच्चैष चक्षूंषि च मनांसि च ।
न चैनं भुवि शक्नोति कश्चिदप्यभिवीक्षितुम् ॥ २ ॥
सोऽग्निर्भवति वायुश्च सोऽर्कः सोमः स धर्मराट् ।
स कुबेरः स वरुणः स महेन्द्रः प्रभावतः ॥ ३ ॥
मनु० ७ ॥ ४ । ६ । ७ ॥

۹ — مہاراج ادھیش بادشاہ کے اوصاف کیسے ہونے چاہئیں؟

بموجب منوجی کے جو ... وہ صاحب انجمن بادشاہ بجلی کی مانند فی الفور تسلط ... ہو ... اوصاف ہونے چاہئیں ... ہو ... سب کو جان کی طرح پیارا ہو۔ دل کی باتوں کو جاننے والا ہو۔ ... عادلانہ سلوک کرنے والا ہو۔ ...

رعایا کو برباد کرتی رہے کیونکہ اکیلا آزاد و مطلق بادشاہ بدمستی میں آکر رعایا کو تباہ کرتا ہے۔ جیسے رعایا کو ایسا بادشاہ کھاتا چلا جاتا ہے۔ بنظر بریں سلطنت میں شخص واحد کو مطلق العنان نہیں کرنا چاہئے۔ جس طرح ببر شیر۔ یا گوشت کھانے والے تنومند شخص موٹے تازے جانوروں کو مار کر کھا جاتے ہیں اسی طرح خود مختار بادشاہ رعایا کو تباہ کرتا ہے۔ حتی الامکان کسی کو بڑا نہیں ہونے دیتا۔ صاحب دولت کو لوٹ کھسوٹ کر بیہودہ گری سے ناواجب سزا دے کر اپنی ذاتی اغراض کو پورا کیا کرتا ہے۔ (شت پتھ براہمن کانڈ ۱۳۔ براہمن ۲۔ ۳۔ ۷۔ ۸)

इन्द्रो जयाति न परा जयाता अधिराजो राजसु राजयातै।
चर्कृत्य ईड्यो वन्द्यश्चोपसद्यो नमस्यो भवेह॥
अथर्व० ॥ कां० ६ । अनु० १० । व० ९८ । मं० १ ॥

اتھروید کی ہدایت کہ راجا میں کیا کیا اوصاف ہونے چاہئیں

۵۔ اے انسانو! جو شخص زمرۂ انسانی میں بالاتر جاہ و جلال رکھتا ہو۔ جو مخالفین کو مغلوب کر سکے اور آپ ان سے مغلوب نہ ہو سکے۔ جو بادشاہوں میں برتری کے ساتھ جلوہ گستر ہو۔ جو صفات حرکات اور عادات قابل تعریف رکھتا ہو۔ لائق تعظیم ہو۔ اس لیاقت کا ہو کہ لوگ اس کے پاس جائیں اور پناہ لیں۔ جس کی سب آرزو کریں اسکو خداوند مجلس اور بادشاہ بنانا چاہئے۔

इमं देवा असपत्नं सुवध्वं महते क्षत्राय महते ज्यैष्ठ्याय म-
हते जानराज्यायेन्द्रस्येन्द्रियाय॥ यजुः० ॥ अ० ९ । मं० ४० ॥

یجروید کی ہدایت کہ کس قسم کے آدمی کو راجا بنانا چاہئے۔

۶۔ اے ذی علم مدبران سلطنت و اہل رعایا تم لوگ تمام روئے زمین کی ایک سلطنت ہونے کی غرض سے برتر تجربہ یافتہ کشادہ دست۔ ایسی فرمانروائی کے مدعا سے جس میں کہ بڑے بڑے علماء و فضلاء شامل ہوں۔ نیز غایت درجہ کی حب و حشمت رکھنے والی سلطنت اور دولت کی ترقی کے لئے بالاتفاق اس قسم کے خداوند مجلس بادشاہ کو جو ہر موقع پر رعایت سے بری۔ عالم کامل۔ کمال شائستگی سے بہرہ ور۔ سب کا دوست ہو۔ حاکم اعلیٰ تسلیم کر کے روئے زمین کو بری از دشمن کرو۔

स्थिरा वः सन्त्वायुधा पराणुदे वीळू उत प्रतिष्कभे।
युष्माकमस्तु तविषी पनीयसी मा मर्त्यस्य मायिनः॥ ऋ० ॥
मं० १ । सू० ३९ । मं० २ ॥

प्रजास्तत्र न मुह्यन्ति नेता चेत्साधु पश्यति ॥ ५ ॥
तस्याहुः संप्रणेतारं राजानं सत्यवादिनम् ।
समीक्ष्यकारिणं प्राज्ञं धर्मकामार्थकोविदम् ॥ ६ ॥
तं राजा प्रणयन्सम्यक् त्रिवर्गेणाभिवर्धते ।
कामात्मा विषमः क्षुद्रो दण्डेनैव निहन्यते ॥ ७ ॥
दण्डो हि सुमहत्तेजो दुर्धरश्चाकृतात्मभिः ।
धर्माद्विचलितं हन्ति नृपमेव सबान्धवम् ॥ ८ ॥
सोऽसहायेन मूढेन लुब्धेनाकृतबुद्धिना ।
न शक्यो न्यायतो नेतुं सक्तेन विषयेषु च ॥ ९ ॥
शुचिना सत्यसन्धेन यथाशास्त्रानुसारिणा ।
प्रणेतुं शक्यते दण्डः सुसहायेन धीमता ॥ १० ॥
मनु० ७ ॥ १७—१९ । २४--२८ । ३० । ३१ ॥

تعزیر ہی کا نام بادشاہ ہے وہی انصاف کو پھیلانے والا۔ وہی چاروں ورن اور چاروں آشرم کے فرائض کا کفیل ہے (منو ۷-۱۷)
وہی رعایا کا حکمران۔ وہی رعایا کا محافظ سوتے ہوئے اہل رعایا میں بیدار ہے اس لئے عقل مند لوگ تعزیر ہی کو دھرم کہتے ہیں (منو ۷-۱۸)
تعزیر کو عمل میں اگر اچھی طرح سوچ سمجھ کر اختیار کریں تو وہ تمام رعایا کو دل شاد کر دیتا ہے اور اگر بلا سوچے سمجھے کام میں لاویں تو بادشاہ ہی کو تباہ کر ڈالتا ہے (منو ۷-۱۹)
(شک نہیں کہ) بلا تعزیر سب ورن مذموم ہو جائیں اور سلسلہ انتظام سب درہم برہم ہو جائے نیز تعزیر ٹھیک طور پر عمل میں نہ آوے تو سب لوگوں میں جوش پھیل جائے (منو ۷-۲۴)
جہاں سیاہ فام، سرخ چشم، اور مہیب آدمی کی طرح بداعمالی کا نیست و نابود کرنے والا "عمل تعزیر" گھومتا ہے وہاں رعایا سہو (عدم تمیز نیک و بد) میں نہ پڑ کر بھولوں سے پاک رہتی ہے بشرطیکہ تعزیر کو کام میں لانے والا رو رعایت سے بری عالم آدمی ہو (منو ۷-۲۵)
عالم لوگ اسی عامل تعزیر کو "عامل تعزیر" مانتے ہیں جو راست گو اور غور کر کے روا داری کرنیوالا

کی روشنی پھیلانے کے لئے مثل آفتاب کے جو تاریکی یعنی جہالت کا دور کرنے والا ظلم و بیداد
کا انسداد کرنے والا جو بد اعمالوں کو ہلاک کر دینے کے لئے مثل آتش ہو۔ ورن یعنی باندھنے والے
کی طرح (ایسے مادہ وغیرہ کی مانند جس میں باندھنے کی طاقت ہے) شریروں کو طرح طرح سے باندھنے
والا ہو۔ مثل ماہتاب کے لوگوں کو شادمانی بخش ہو۔ محافظ دولت کی طرح خزانوں کو پُر کرنیوالا
ہو (منو ۷-۴)

جو سورج کی طرح تاباں اور سب کے ظاہر و باطن پر اپنے جلال کی تاثیر سے تاثر کناں ہو۔
جس کو سختی کی نگاہ سے دیکھنے کے لئے روئے زمین پر کسی کی بھی مجال نہ ہو (منو ۷-۶)

جو بذات خود مثل آگ۔ ہوا۔ آفتاب۔ اور ماہتاب کے ہو۔ دھرم کو پھیلانے والا۔ دولت
کو ترقی دینے والا ہو۔ شریر الطبائع لوگوں کو اسیر کرنے والا۔ بااثر جاہ و حشمت والا ہو وہی اس
قابل ہے کہ افسر مجلس اور صاحب انجمن ہو (منو ۷-۷)

منو جی کے بموجب سچا راجا کون ہے

اصلی بادشاہ در اصل کون ہے؟

स राजा पुरुषो दण्डः स नेता शासिता च सः ।
चतुर्णामाश्रमाणां च धर्मस्य प्रतिभूः स्मृतः ॥ १ ॥
दण्डः शास्ति प्रजाः सर्वा दण्ड एवाभिरक्षति ।
दण्डः सुप्तेषु जागर्ति दण्डं धर्मं विदुर्बुधाः ॥ २ ॥
समीक्ष्य स धृतः सम्यक् सर्वा रञ्जयति प्रजाः ।
असमीक्ष्य प्रणीतस्तु विनाशयति सर्वतः ॥ ३ ॥
दुष्येयुः सर्ववर्णाश्च भिद्येरन्सर्वसेतवः ।
सर्वलोकप्रकोपश्च भवेद्दण्डस्य विभ्रमात् ॥ ४ ॥
यत्र श्यामो लोहिताक्षो दण्डश्चरति पापहा ।

[illegible]

तस्यार्थं यतथा भूत्वा तदसून्ननुसमच्छति ॥ ७ ॥

मनु० १२ ॥ १०० । ११०- ११५ ॥

> سلطنت کی بابت چار عہدوں پر عالم فاضل مقرر ہونے چاہئیں

افواج کی سرکردگی اور فوجی افسران پر شاہی اہتمام رکھنے کا منصب نیز سرشتہ تعزیرات کے تمام کاموں کی افسری اور فرمانروائی یعنی ہمہ وقتداری غرضیکہ سلطنت ان چاروں اختیاروں پر ایسے لوگوں کو جاگزین کرنا چاہیے جو وید اور شاستر کے پڑھے ماہر عالم فاضل ستودہ صفت غالباً الحواس اخلاق حسنہ سے متصف ہوں - یعنی سپہ سالار اعظم، وزیر اعظم، کاروبار عدالت کا افسر اعظم اور راجہ یہ چاروں ماہر جملہ علوم ہونے چاہئیں (منو ۱۲ – ۱۰۰)

> وہ دستور العمل قابل عمل ہے جو عالم فاضلوں کی سبھا نے مقرر کیا ہو جاہلوں کا نہیں

کم سے کم دس عالموں کی یا بہت ہی کم عالم ہوں تو تین عالموں کی انجمن جو آئین منضبط کرے کوئی انسان اس واجب التعمیل آئین کا انحراف نہ کرے (منو ۱۲ – ۱۱۰)

اس انجمن میں چاروں وید کے عالم نیز منطق، نروکت، لغات، وید، دھرم شاستر وغیرہ کے عالم فاضل رکن انجمن ہوں - لیکن اگر وہ برہمچاری (خانہ داری اختیار کرنے سے پیشتر کی حالت میں) گرہستی (خانہ دار) وان پرستی (جو کہ خانہ داری کو ترک کر دیتے ہیں) ہوں تو ایسی انجمن میں دس عالموں سے کم نہ ہونے چاہئیں (منو ۱۲ – ۱۱۱)

رگوید، یجروید، سام وید کے عالم اگر تین شخص بھی رکن انجمن ہو کر آئین باندھیں تو اس انجمن کی باندھی ہوئی آئین کا عدول کبھی کوئی شخص نہ کرے (منو ۱۲ – ۱۱۲)

تمام ویدوں کا جاننے والا دوجوں میں افضل سنیاسی بلاتہ اکیلا ہی جس مستوجب العمل امر کی آئین باندھے وہ بھی عمدہ واجب التعمیل ہے (منو ۱۲ – ۱۱۳)

جاہل ہزاروں لاکھوں کروڑوں مل کر بھی کوئی آئین باندھیں تو وہ کبھی تسلیم نہیں کیا جانا چاہیے (منو ۱۲ – ۱۱۴)

اگر جو لوگ پیدائش سے ہی برہمچریہ، راست گوئی وغیرہ کے عہد واثق سے یا علم اور غور سے بے بہرہ مثل شودر کے چلے آتے ہیں ایسے ہزاروں شخصوں کی فراہمی بھی انجمن نہیں کہلاتی (منو ۱۲ – ۱۱۴)

> جاہلوں کا قانون نہ ماننا چاہیے بلکہ ان کو سزا بھی دینی چاہیے

جو جاہل بے وقوف، ویدوں کے نہ جاننے والے جو فرائض بتلائیں ان کو کبھی تسلیم نہ کرنا چاہیے کیونکہ بے وقوفوں کے بتلائے ہوئے فرائض کے مطابق جو لوگ عمل کرتے ہیں ان کے پیچھے سینکڑوں برائیاں لگ جاتی ہیں -

ہے۔ عاقل ہو وید دھرم - دولت اور مطالب کی کامیابی میں دانشمند حکمران ہے (منو ۷-۲۶)

جو بادشاہ تعزیر کو عمدگی سے کام میں لاتا ہے وہ دھرم - دولت اور مقصود کی کامیابی کو بڑھاتا ہے اور جو مبتلائے محسوسات - کج مزاج - پُرخشم - تنگدل - خسیس العقل "حکمران" افسرِ عدالت ہے تو وہ تعزیر ہی سے مارا جاتا ہے (منو ۷-۲۷)

چونکہ عمل تعزیر از حد جلال دیتا ہے اس لئے اُس کو جاہل اور بد دھرمی آدمی اختیار نہیں کر سکتا وہ تعزیر "دھرم سے بے بہرہ حکمران" کو برباد کر دیتی ہے (منو ۷-۲۸)

کیونکہ جو انسان حق پرستوں کی مدد - علم - اور نیک تربیت سے بے بہرہ - نفسانی خواہشوں میں مبتلا اور عقل سے بے نصیب ہے وہ کبھی اس قابل نہیں ہو سکتا کہ عدل کے ساتھ تعزیر کو عمل میں لائے (منو ۷-۳۰)

جو پاک دل - راستی شعار - راست بازوں کا ہم جلیس - قرار واقعی اصول سیاست کے مطابق چلنے والا - نیک مردوں کی امداد سے بہرہ ور عاقل آدمی ہے وہ تعزیر کے عمل میں توانا ہوتا ہے - (منو ۷-۳۱)

सैनापत्यं च राज्यं च दण्डनेतृत्वमेव च।
सर्वलोकाधिपत्यं च वेदशास्त्रविदर्हति ॥ १ ॥
दशावरा वा परिषद्यं धर्मं परिकल्पयेत्।
त्र्यवरा वापि वृत्तस्था तं धर्मं न विचालयेत् ॥ २ ॥
त्रैविद्यो हैतुकस्तर्की नैरुक्तो धर्मपाठकः।
त्रयश्चाश्रमिणः पूर्वे परिषत्स्याद्दशावरा ॥ ३ ॥
ऋग्वेदविद्यजुर्विच्च सामवेदविदेव च।
त्र्यवरा परिषज्ज्ञेया धर्मसंशयनिर्णये ॥ ४ ॥
एकोऽपि वेदविद्धर्मं यं व्यवस्येद् द्विजोत्तमः।
स विज्ञेयः परो धर्मो नाज्ञानामुदितोऽयुतैः ॥ ५ ॥
अव्रतानाममन्त्राणां जातिमात्रोपजीविनाम्।
सहस्रशः समेतानां परिषत्त्वं न विद्यते ॥ ६ ॥
यं वदन्ति तमोभूता मूर्खा धर्ममतद्विदः।

व्यसनस्य च मृत्योश्च व्यसनं कष्टमुच्यते
व्यसन्यधोऽधो व्रजति स्वर्यात्यव्यसनी मृतः ॥१४॥
मनु० ७। ४३—५० ॥

منوجی کی ہدایت کہ راجا اور سبھاسد تب نامزد ہو سکتے ہیں جب وہ عالم فاضل صاحب تجربہ ہوں

اسی طرح سبھا کے رکن لوگ تب ہی ہو سکتے ہیں جبکہ چاروں ویدوں کی تعلیمات کے واقف یعنی عالم۔ عبادت اور معرفت کے جاننے والوں سے ہر سہ علوم یعنی علم قدیمی آئین تحریر علم عقل اور علم روحانی (یعنی صفات و افعال و خاصہ ذات باری کو ٹھیک ٹھیک جاننے کے متعلق علم الٰہی) اور طریق مکالمۂ عوام الناس سیکھ کر اہل مجلس یا میر مجلس بننے کے قابل ہوں (منو ۷۔۴۳)

راجا اور سبھاسدوں کو چاہئے کہ غالب الحواس رہیں۔

تمام اہل مجلس و میر مجلس کو لازم ہے کہ حواس کو مغلوب کر کے اپنے قابو میں رکھیں اور ہمیشہ دھرم پر عمل کریں اور ادھرم سے پرہیز رکھیں اور اس کے لئے رات اور دن کے مقررہ وقت میں یوگ کی بھی مزاولت کرتے رہیں۔ کیونکہ جو غالب برحواس ہو کے یعنی یا مغلوب کرتے اپنے حواس۔ من۔ پران اور جسم کے (جو کہ اندرونی رعایا کہے ہیں) کوئی شخص بیرونی رعایا کو قابو میں لانے کے قابل نہیں ہو سکتا (منو ۷۔۴۴)

کام یعنی نفسانیت سے دس عیب پیدا ہوتے ہیں۔ اور کرودھ یعنی غضب سے آٹھ ان کا شمار اور یہ ہدایت کہ ان کو چھوڑنا چاہئے۔

اور راجا نفس پروری کے ساتھ نفس امارہ سے وجود پذیر دس عادات بد کو اور غضب سے ظہور میں آنے والے آٹھ عیبوں کو جن میں پھنس کر انسان بڑی مشکل سے نکلتا ہے کوشش کر کے چھوڑ چھوڑا دینا چاہئے۔ کیونکہ جو راجا نفس امارہ سے خود پذیر دس عادات بد میں پھنستا ہے وہ "ارتھ" یعنی حکومت و دولت وغیرہ سے اور دھرم سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور جو غضب سے ظہور میں آنے والے آٹھ عیبوں میں پھنستا ہے وہ جسم سے بھی محروم ہو جاتا ہے (منو ۷۔۴۶)

نفس امارہ سے پیدا ہوئے عیبوں کا شمار سنئے۔ (۱) شکار کھیلنا۔ (۲) چوپڑ کھیلنا و قماربازی وغیرہ۔ (۳) دن میں سونا۔ (۴) فضول بات چیت یا دوسرے کی غیبت کرنا (۵) عورات کی از حد نزدیکی۔ (۶) اشیاء منشی یعنی شراب۔ افیون۔ بھنگ۔ گانجہ۔ چرس وغیرہ کا استعمال۔ (۷) گانا۔ (۸) بجانا۔ (۹) ناچنا یا ناچ کرانا سننا اور دیکھنا۔ (۱۰) بے فائدہ ادھر ادھر گھومتے رہنا یہ دس "کام" سے پیدا شدہ عیب ہیں (منو ۷۔۴۷)

ملہ یوگ دراصل بیرونی حواس کو ضبط کر کے اپنے باطن کی توجہ پرماتما کی طرف لگانا یوگ کہلاتا ہے۔

اس سے ودیا سبھا، دھرم سبھا اور راج سبھاؤں میں بیوقوفوں کو کبھی بھرتی نہیں کرنا چاہیے
بلکہ ہمیشہ صاحب علم اور دھرم پر چلنے والوں کو مقرر کرنا چاہیے۔

त्रैविद्येभ्यस्त्रयीं विद्यां दण्डनीतिं च शाश्वतीम् ।
आन्वीक्षिकीं चात्मविद्यां वार्तारम्भांश्च लोकतः ॥ १ ॥
इन्द्रियाणां जये योगं समातिष्ठेद्दिवानिशम् ।
जितेन्द्रियो हि शक्नोति वशे स्थापयितुं प्रजाः ॥ २ ॥
दश कामसमुत्थानि तथाष्टौ क्रोधजानि च ।
व्यसनानि दुरन्तानि प्रयत्नेन विवर्जयेत् ॥ ३ ॥
कामजेषु प्रसक्तो हि व्यसनेषु महीपतिः ।
वियुज्यतेऽर्थधर्माभ्यां क्रोधजेष्वात्मनैव तु ॥ ४ ॥
मृगयाक्षो दिवास्वप्नः परीवादः स्त्रियो मदः ।
तौर्य्यत्रिकं वृथाट्या च कामजो दशको गणः ॥ ५ ॥
पैशुन्यं साहसं द्रोह ईर्ष्यासूयार्थदूषणम् ।
वाग्दण्डजं च पारुष्यं क्रोधजोऽपि गणोऽष्टकः ॥ ६ ॥
द्वयोरप्येतयोर्मूलं यं सर्वे कवयो विदुः ।
तं यत्नेन जयेल्लोभं तज्जावेतावुभौ गणौ ॥ ७ ॥
पानमक्षाः स्त्रियश्चैव मृगया च यथाक्रमम् ।
एतत्कष्टतमं विद्याच्चतुष्कं कामजे गणे ॥ ८ ॥
दण्डस्य पातनं चैव वाक्पारुष्यार्थदूषणे ।
क्रोधजेऽपि गणे विद्यात्कष्टमेतत्त्रिकं सदा ॥ ९ ॥
सप्तकस्यास्य वर्गस्य सर्वत्रैवानुषङ्गिणः ।
पूर्वं पूर्वं गुरुतरं विद्याद्व्यसनमात्मवान् ॥ १० ॥

[illegible]
([illegible])

मौलान् शास्त्रविदः शूरांल्लब्धलक्षान् कुलोद्गतान्।
सचिवान्सप्त चाष्टौ वा प्रकुर्वीत परीक्षितान्
अपि यत्सुकरं कर्म तदप्येकेन दुष्करम्।
विशेषतोऽसहायेन किन्तु राज्यं महोदयम्॥ २॥
तैः सार्धं चिन्तयेन्नित्यं सामान्यं सन्धिविग्रहम्।
स्थानं समुदयं गुप्तिं लब्धप्रशमनानि च॥ ३॥
तेषां स्वं स्वमभिप्रायमुपलभ्य पृथक् पृथक्।
समस्तानाञ्च कार्येषु विदध्याद्धितमात्मनः॥ ४॥
अन्यानपि प्रकुर्वीत शुचीन् प्राज्ञानवस्थितान्।
सम्यगर्थसमाहर्तॄनमात्यान्सुपरीक्षितान्॥ ५॥
निवर्ततेऽस्य यावद्भिरितिकर्तव्यता नृभिः।
तावतोऽतन्द्रितान् दक्षान् प्रकुर्वीत विचक्षणान्॥६॥
तेषामर्थे नियुञ्जीत शूरान् दक्षान् कुलोद्गतान्।
शुचीनाकरकर्मान्ते भीरूनन्तर्निवेशने॥ ७॥
दूतं चैव प्रकुर्वीत सर्वशास्त्रविशारदम्।
इङ्गिताकारचेष्टज्ञं शुचिं दक्षं कुलोद्गतम्॥ ८॥
अनुरक्तः शुचिर्दक्षः स्मृतिमान् देशकालवित्
वपुष्मान्वीतभीर्वाग्मी दूतो राज्ञः प्रशस्यते॥ ९
मनु० ७। ५४-५७-६०-६४

[illegible]

غضب سے پیدا ہونے عیبوں کا شمار یہ ہے (۱) چغلی کرنا (۲) بلا تامل اور با جبر کسی کی عزت سے بُرا کام کرنا وغیرہ علے (۳) کسی سے بغض رکھنا (۴) حسد یعنی دوسرے کی بڑائی یا ترقی دیکھ کر جلتے رہنا (۵) عیبوں میں خوبی بتلانا اور خوبیوں میں عیب ڈھونڈنا (۶) ادھرم سے ملے ہوئے بُرے کاموں میں دولت وغیرہ کا خرچ کرنا۔ (۷) سخت کلامی کرنا (۸) بلا قصور سخت کلامی سے پیش آنا یا کوئی زیادہ سزا دینا۔ یہ آٹھ نقص غضب سے پیدا ہوتے ہیں (منو ۷ - ۴۸)

سب عالم لوگ نفس امارہ اور غضب سے پیدا ہوئی بُرائیوں کی جڑ جو کہ لوبھ یعنی حرص و طمع ہے جانتے ہیں - جس کہ کہ یہ سب نقص آدمی میں آجاتے ہیں اس کو ہمت کرکے چھوڑ دینا چاہیئے (منو ۷ - ۴۹)

نفس امارہ کے عیبوں میں بُرے نقص (۱) شراب وغیرہ یعنی اشیاء مسکر کا استعمال (۲) پاسہ وغیرہ سے جوا کھیلنا (۳) عورات کی از حد قربت (۴) شکار کھیلنا یہ چار بُرے سخت عیب ہیں (منو ۷ - ۵۰)

اور غضب سے پیدا ہوئے عیب یہ ہیں (۱) بلا قصور سزا دینا (۲) سخت کلامی کرنا (۳) دولت وغیرہ کا بے انصافی میں خرچ کرنا یہ تین سخت تکلیف دہ نقص ہیں (منو ۷ - ۵۱)

ہر دو کام علہ اور کرودھ سے پیدا ہوئے نقصوں میں سے جو یہ سات عیب بیان کئے ہیں - ان میں سے ماقبل [بہ نسبت مابعد کے] - یعنی بے فائدہ خرچ کرنے کی نسبت سخت کلامی - سخت کلامی کی نسبت بے انصافی اور بے انصافی سے سزا دینا - اس کی نسبت شکار کھیلنا اس کی نسبت عورات کی از حد قربت - اس کی نسبت قمار بازی کی شرطیں لگانا - اور اس کی نسبت شراب وغیرہ کا استعمال زیادہ خراب عادت ہے (منو ۷ - ۵۲)

اور نصیحت یہ یقینی بات ہے کہ عیبوں میں پھنس جانے کی نسبت مر جانا اچھا ہے کیونکہ جو بدچلن آدمی ہے اگر وہ زیادہ زندہ رہیگا تو زیادہ سے زیادہ گناہ کر کے نیچے گرتا جاویگا۔ یعنی زیادہ سے زیادہ دکھ میں مبتلا ہوتا جاویگا - اور جو کسی عیب میں نہیں پھنسا وہ مر بھی جاویگا تو بھی سُکھ کو حاصل کرتا رہیگا - اس لئے راجا کو خصوصاً اور سب آدمیوں کو عموماً واجب ہے کہ کبھی شکار اور شراب نوشی وغیرہ بُرے کاموں میں نہ پھنسیں اور عادات بد سے الگ ہو کر عمدہ

علہ عیب نمبر ۲ متعلقہ غضب کی تعریف میں آخری لفظ "وغیرہ" جو خطوط وحدانی میں درج ہے - یہ ترجمہ میں بہ نظر صحت ایزاد کیا گیا ہے کیونکہ یہ چھاپہ وغیرہ کی فروگذاشت سے ہوا معلوم ہوتا ہے اس کی تصدیق آئندہ اسی سملاس سے ہو سکتی ہے جہاں پر اسی طرح پر تعریف لفظ "ساہس" کی ہے اور آئندہ ادھیاء ۸ منوسمرتی کے شلوک نمبر ۶ و ۲ بہ شلوک نمبر ۳۴۳ و ۳۴۴ وغیرہ کی تشریح میں اسی لفظ "ساہس" کے معنی ہر قسم کی زبردستی اور جبر کے لئے گئے ہیں نہ کہ صرف کسی کی عصمت کو بے حرمت کرنے کے - مترجم

علہ کام یعنی نفس امارہ و "کرودھ" یعنی غضب -

وہ ایسا ہونا چاہئے کہ راج کے کاموں میں نہایت درجہ کا مستعد ہو۔ شوق سے کام کرنے والا ہو۔ فریب سے مبرا ہو۔ پاکیزہ مزاج ہو۔ ہوشیار۔ مدت مدید کی بات کو بھی نہ بھولنے والا ہو وقت اور موقع مناسب کو دیکھ کر برتاؤ کرنے والا ہو۔ وجیہہ۔ دلیر اور بلیغ؎ گویا ہو۔ ایسا ہی آدمی سفیر کاری ہونے کے شایاں ہوتا ہے۔ (منو ۷-۶۴)

(کس کس آدمی کو کیا کیا عہدہ دینا واجب ہے۔)

अमात्ये दण्ड आयत्तो दण्डे वैनयिकी क्रिया ।
नृपतौ कोशराष्ट्रे च दूते सन्धिविपर्ययौ ॥ १ ॥
दूत एव हि सन्धत्ते भिनत्त्येव च संहतान् ।
दूतस्तत्कुरुते कर्म भिद्यन्ते येन वा न वा ॥ २ ॥
बुद्ध्वा च सर्वं तत्त्वेन परराजचिकीर्षितम् ।
तथा प्रयत्नमातिष्ठेद्यथात्मानं न पीडयेत् ॥ ३ ॥
धनुर्दुर्गं महीदुर्गमब्दुर्गं वार्क्षमेव वा ।
नृदुर्गं गिरिदुर्गं वा समाश्रित्य वसेत्पुरम् ॥ ४ ॥
एकः शतं योधयति प्राकारस्थो धनुर्धरः ।
शतं दश सहस्राणि तस्माद्दुर्गं विधीयते ॥ ५ ॥
तत्स्यादायुधसम्पन्नं धनधान्येन वाहनैः ।
ब्राह्मणैः शिल्पिभिर्यन्त्रैर्यवसेनोदकेन च ॥ ६ ॥
तस्य मध्ये सुपर्याप्तं कारयेद्गृहमात्मनः ।
गुप्तं सर्वर्तुकं शुभ्रं जलवृक्षसमन्वितम् ॥ ७ ॥
तदध्यास्योद्वहेद्भार्यां सवर्णां लक्षणान्विताम् ।
कुले महति सम्भूतां हृद्यां रूपगुणान्विताम् ॥ ८ ॥

؎ یعنی فن تقریر میں دسترس اعلیٰ درجہ کی رکھتا ہو۔

وغیرہ شاستروں کے جاننے والے اور بہادر ہوں۔ جن کا کوئی منصوبہ یا قصد خالی از نتیجہ نہ نکلے۔ جو اچھے خاندانی ہوں اور جن کی آزمایش بخوبی ہو چکی ہو ایسے سات یا آٹھ ہوشیار اور دھارمک[1] وزیر مقرر کرنے چاہئیں (منو ۷ ۔ ۵۴)

کیونکہ بلا خاص امداد کے جو آسان کام ہے وہ بھی ایک آدمی کے کرنے میں مشکل ہو جاتا ہے جب ایسی صورت ہے تو سلطنت کا کار عظیم کس طرح ایک سے سر انجام پا سکتا ہے۔ اس لئے ایک کو سیاست کلی سونپنا اور ایک کی عقل پر سلطنت کے کاموں کا انحصار رکھنا بہت ہی برا کام ہے (منو ۷ ۔ ۵۵)۔

(کاروبار یعنی معاملات خارجہ پر زور دینا) اس سبھا پتی کو واجب ہے کہ سلطنت کے کاروبار میں ہوشیار سے مشورہ کر کے کوئی بات کرے عمل کرنا چاہئے اور عالم وزیروں سے روزمرہ صلاح و مشورہ ان چھ امور کی نسبت کیا کرے یعنی (۱) عام طور پر کسی سے مصالحت کرنا (۲) کسی سے مخاصمت (۳) موقع شناسی کر کے خاموش رہنا۔ یعنی اپنے راج کی حفاظت کر کے بیٹھے رہنا (۴) جب اپنا اقبال ترقی پر ہو تب بداندیش دشمن پر حملہ کرنا (۵) راج کی بنیاد فوج اور خزانہ وغیرہ کی حفاظت کرنا (۶) جو جو ملک یا علاقے آویں ان میں امن قائم کرنا اور فسادوں کو رفع کرنا (منو ۷ ۔ ۵۶)

غور و فکر سے کام کرنا چاہئے۔ یعنی اہل سبھا کے علیحدہ علیحدہ اور اپنے اپنے مشورہ اور رائے کو سن کر کثرت رائے سے جو کام کہ معاملات میں سے اپنے اور دوسروں کے لئے مفید مطلب ہو وہ کرنا چاہئے (۔ ۔ ۵۷)

مالی وزیر بھی لائق اور ہوشیار مقرر کر کے اُن کے ماتحت خاندانی اہلکار ملازم مقرر کرنے چاہئیں

(۱) اور جو خاص یعنی پاکیزہ باطن۔ عقلمند۔ مستقل مزاج ہوں چیزوں کے جمع کرنے میں بدرجہ ہوشیار اور اچھی طرح آزمائے ہوئے ہوں بغیر محکمات بنانے چاہئیں (منو ۷ ۔ ۶۰)

جتنے آدمیوں سے کام چل سکے اتنے ہی چیدہ آدمیوں کو اور ایسے شخصوں کو جو سستی سے بری جسم میں قوی اور ہوشیار ہوں - عہدہ دار یعنی ملازم مقرر کرنا چاہئے۔ (منو ۷ ۔ ۶۱)

ان کے ماتحت بہادر اور طاقتور اور دشمن کے خاندانی اور پاک دل نوکروں کو بڑے بڑے کاموں میں۔ اور ڈرپوک دل والوں کو اندرونی کاموں پر تعینات کرنا چاہئے (منو ۷ ۔ ۶۲)

سفیر کس قسم کا آدمی ہونا چاہئے

(۱) جو نیک نام خاندان میں پیدا ہوا ہو۔ ہوشیار ہو۔ پاکیزہ مزاج ہو۔ وضع قیافہ اور حرکات کو دیکھ کر باطنی بات اور زمانہ آئندہ کے معاملات کو جان سکتا ہو۔ اور سب شاستروں میں فاضل اور ہوشیار ہو۔ ایسا سفیر بھی رکھنا چاہئے (منو ۷ ۔ ۶۳)

[1] جو نیک دھرم کے مطابق زندگی بسر کرتے ہوں اُن کو دھارمک کہا جاتا ہے۔

صرف ایک عورت سے شادی کرے۔

۱۴ ۔ برہم چریہ کا کام کرنے یعنی برہم چریہ سے تحصیل علم کرتے اور یہاں تک راج کے کام کو انجام دینے کے بعد خوبصورت نیک اوصاف نہایت دل کش عالی خاندان ۔ نیک خصال ۔ اپنے کشتری گھرانے کی لڑکی سے جو علم وغیرہ اوصاف عمل اور مزاج میں اُس کے مانند ہو شادی کرے اور ایسی ایک ہی عورت کے ساتھ شادی کرے ۔ دیگر تمام عورتوں کو ممنوع صحبت سمجھ کر اُن کی طرف آنکھ بھی نہ اٹھائے (منو ۷ ۔ ۷۷)

پروہت مقرر ہونے چاہئیں تاکہ وہ یگیہ کا کام کریں ۔

۱۵ ۔ پروہت اور یگیہ کرنے والے کو اس واسطے مقرر کرنا چاہئے کہ وہ اگنی ہوترا ۔ پکش اینشٹی[1] یگیہ وغیرہ سب راجا کے گھر کے کام کیا کریں ۔ اور آپ ہمیشہ سلطنت کے کاروبار میں مصروف رہے ۔ یعنی یہی راجا کا سندھیا اپاسن وغیرہ ہے کہ رات دن کاروبار سلطنت میں لگا رہے اور راج کے کسی کام کو بگڑنے نہ دیوے ۔
(منو ۷ ۔ ۷۸)

सांवत्सरिकमाप्तैश्च राष्ट्रादाहारयेद्बलिम् ।
स्याच्चाम्नायपरो लोके वर्तेत पितृवन्नृषु ॥ १ ॥
अध्यक्षान् विविधान् कुर्यात् तत्र तत्र विपश्चितः ।
तेऽस्य सर्वाण्यवेक्षेरन् नृणां कार्याणि कुर्वताम् ॥ २ ॥
आवृत्तानां गुरुकुलाद्विप्राणां पूजको भवेत् ।
नृपाणामक्षयो ह्येष निधिर्ब्राह्मोऽभिधीयते ॥ ३ ॥
समोत्तमाधमै राजा त्वाहूतः पालयन् प्रजाः ।
न निवर्तेत संग्रामात् क्षात्रं धर्ममनुस्मरन् ॥ ४ ॥
आहवेषु मिथोऽन्योन्यं जिघांसन्तो महीक्षितः ।
युध्यमानाः परं शक्त्या स्वर्गं यान्त्यपराङ्मुखाः ॥ ५ ॥
न च हन्यात्स्थलारूढं न क्लीबं न कृताञ्जलिम् ।
न मुक्तकेशं नासीनं न तवास्मीति वादिनम् ॥ ६ ॥

[1] پکش اینشٹی مہینہ کے چاند کی تاریخوں کے حساب سے پندرہ روزہ یگیہ کو کہتے ہیں جو پورنماشی اور اماوس کو کسی قدر خصوصیت کے ساتھ کیا جاتا ہے ۔

पुरोहितं प्रकुर्वीत वृणुयादेव चर्त्विजम्।
तेऽस्य गृह्याणि कर्माणि कुर्युर्वैतानिकानि च॥ १॥
मनु० ७। ६५। ६६। ६८। ७०। ७४–७८॥

کاروبار کو صیغوں میں تقسیم کر کے ہر ایک صیغہ کا افسر مقرر کرنا چاہیے

۶۵ افسر فوجداری کے زیر اہتمام تعزیر اور تعزیر کی غرض و اصول پر ہونی چاہیے تاکہ رعایا گرانہ تعزیر پر ہونی چاہیے۔ راجہ کے تحت خزانہ اور کاروبار ملک داری ہو انجمن کے تحت تمام کام ہوں مصالحت و مخاصمت کا انتظام سفیر کے اہتمام میں رکھا جاوے۔ (منو ۷۔ ۶۵)

سفیر کا خاص کام دشمنوں میں بے اتفاقی پیدا کرنا

۶۶ سفیر اُس کو کہتے ہیں جو نااتفاقی میں اتفاق کرا دے۔ اور بد اطوار لوگوں کے جتھوں کو توڑ پھوڑ دے۔ سفیر کا عمل ایسا ہونا چاہیے جس سے دشمنوں میں پھوٹ پڑ جاوے (منو ۷۔ ۶۶)

میر مجلس و اہلِ مجلس یا سفیر وغیرہ فریق مخالف کی حکومت کے منصوبوں کو ٹھیک طور پر معلوم کر کے ایسی تجاویز عمل میں لائیں کہ جس سے اپنی سلطنت کو گزند نہ پہنچے (منو ۷۔ ۶۸)

شہر اور قلعہ کس جگہ اور کس طرح بنانا چاہیے

۷۰ اس لیے خوش نما جنگل اور سامان رسد اور سرمایہ دولت سے مالا مال ملک میں ایک کرۂ سطح زمین سے معمور مٹی سے بنا ہوا اور چاروں طرف پانی سے گھرا ہوا ہونا چاہیے جس کے چاروں طرف جنگل فوج اور پہاڑ ہوں اور اُن کے درمیان شہر آباد کرنا چاہیے (منو ۷۔ ۷۰)

شہر کے چاروں طرف شہر پناہ رکھنی چاہیے کیونکہ اُس میں جا گزین ہو کر ایک بہادر مسلح جوان سو کے ساتھ لڑ سکتا ہے اور سو آدمی دس ہزار کے ساتھ جنگ کر سکتے ہیں اس لیے ضرور ہی قلعہ بنانا چاہیے (منو ۷۔ ۷۴)

وہ قلعہ ہر قسم کے سہے جانے والے اور جنگ اور ضرب پہنچانے والے اسلحہ، دولت، سامان رسد، بار برداری سے اور پڑھانے اور اپدیش کرنے والے برہمنوں، کاریگروں اور انواع و اقسام کی کلوں نیز چارہ گھاس اور پانی وغیرہ سے مالا مال یعنی بھرپور ہونا چاہیے۔ (منو ۷۔ ۷۵)

اُس کے عین وسط میں اپنے لیے ایسا محل بنوا وے جو پانی درخت و پھل وغیرہ سے ہر طرح شاداب سرسبز، ہر موسم میں آرام بخش اور سفید رنگت کا ہو۔ تیز جس میں سلطنت کے سب کاروبار استقامت پا سکیں (منو ۷۔ ۷۶)

جن کی تعلیم کی بدولت لوگ عالم بنیں۔ (منو ۷ - ۸۲)

اس قسم کے عمل سے ملک میں علم کی ترقی ہو کر غایت درجہ کی بہتری ہوتی ہے۔

جب دشمن سے مقابلہ کی ضرورت ہو تو جنگ سے کنارہ کشی نہیں کی جا[ئے]

۸۹ - جب علاقہ پرور راجا کو کوئی اپنے سے چھوٹا یا برابر یا بڑا جنگ کے لئے طلب کرے۔ تو کشتریوں کے دھرم کو یاد کر کے میدان جنگ میں جانے سے ہرگز پہلوتہی نہ کرے بلکہ بڑی ہوشیاری کے ساتھ اُن سے جنگ کرے جس سے اپنی فتحیابی ہو (منو ۷ - ۸۷)

جو راجا لوگ میدان جنگ میں ایک دوسرے کو جوہر تیغ دکھلانے کی خواہش میں بے خوف و خطر بلا پشت نمائی اپنی تمام طاقت سے جنگ کرتے ہیں وہ راحت کو پاتے ہیں۔ ان کو کبھی بھاگنا نہیں چاہئے۔ ہاں کبھی کبھی دشمنوں کو مغلوب کرنے کی غرض سے اُن کے سامنے سے چھپ جانا واجب ہے۔ کیونکہ جس ڈھنگ سے دشمن کو مغلوب کر سکیں ویسے ہی کام کرنے چاہئیں۔ جیسا شیر غضبناک ہو کر سامنے آتا ہے اور مثل شعلہ زن کے فوراً ہلاک ہو جاتا ہے ویسے بے وقوفی کر کے نیست و نابود نہ ہو جائیں (منو ۷ - ۸۹)

لڑائی میں تمام غیر مسلح زخمی وغیرہ کو نہیں مارنا چاہئے بلکہ ان کو گرفتار کر کے سلوک مناسب کرنا چاہئے۔

۹۱ - جو مذہب والے لوگوں کے دھرم کو خیال میں رکھ کر جنگی بہادر لڑائی کے وقت کبھی نہ تو اِدھر اُدھر کھڑے ہوئے لوگوں کو، نہ مردانگی سے عاری آدمی کو، نہ ہاتھ جوڑے ہوئے کو، نہ [illegible] کو، نہ سر کے بال کھلے ہوئے کو، نہ بیٹھے ہوئے کو، نہ ایسے کو جو کہے کہ میں تیری پناہ میں ہوں، نہ سوئے ہوئے کو، نہ بے ہوش کو، نہ برہنہ کو، نہ غیر مسلح کو، نہ تماشائی کو، نہ جنگ نہ کرنے والے ساتھی کو، نہ اُس کو جو ہتھیاروں کے صدمہ سے تکلیف میں ہو، نہ غمزدہ کو، نہ سخت زخمی کو، نہ ڈرے ہوئے کو، اور نہ بھاگتے ہوئے شخص کو ماریں۔ بلکہ ان کو گرفتار کر کے جو صحیح سلامت ہوں ان کو قید خانہ میں رکھیں اور حسب ضرورت ان کو خوراک، پوشاک دیویں۔ جو زخمی ہوں ان کا علاج معالجہ وغیرہ کریں اور ان کو نہ چڑائیں اور نہ تکلیف دیویں بلکہ جو ان کے لائق کام ہو ان سے لیویں۔ زیادہ اس بات پر دھیان رکھیں کہ عورت، بچہ، بڈھا، تکلیف زدہ اور غمگین آدمیوں پر ہرگز ہتھیار نہ چلاویں۔ ان کے لڑکے بالوں کی بہ مثل اپنی اولاد کے پرورش کریں۔ اور عورتوں کی بھی پرورش کریں اور ان کو اپنی ماں بیٹی کے برابر سمجھیں۔ کبھی شہوت کی نظر سے بھی نہ دیکھیں۔ جب اچھی طرح تسلط جم جاوے تو جن کی نسبت دوبارہ آمادہ جنگ ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ اُن کو با عزت رہا کر کے اپنے اپنے گھر یا وطن کو پہنچا دیوے۔ اور جن سے آئندہ فساد پیدا ہونا ممکن ہو ان کو ہمیشہ قید خانہ میں رکھے (منو ۷ - ۹۱ نہایت ۹۳)

[illegible] ۹۴ - جو بزدلی [illegible] ڈر کر بھاگتا ہوا ملازم جو دشمنوں کے ہاتھ سے مارا جاتا ہے اُس کو اپنے مالک [illegible] آقا کے گناہ لگ جاتے ہیں اور وہ قابل سزا ہوتا ہے نیز اُس کی وہ عزت جس سے

न सुप्तं न विसन्नाहं न नग्नं न निरायुधम् ।
नायुध्यमानं पश्यन्तं न परेण समागतम् ॥ ७ ॥
नायुधव्यसनं प्राप्तं नार्त्तं नातिपरिक्षतम् ।
न भीतं न परावृत्तं सतां धर्ममनुस्मरन् ॥ ८ ॥
यस्तु भीतः परावृत्तः सङ्ग्रामे हन्यते परैः ।
भर्त्तुर्यद्दुष्कृतं किञ्चित्तत्सर्वं प्रतिपद्यते ॥ ९ ॥
यच्चास्य सुकृतं किञ्चिदमुत्रार्थमुपार्जितम् ।
भर्त्ता तत्सर्वमादत्ते परावृत्तहतस्य तु ॥ १० ॥
रथाश्वं हस्तिनं छत्रं धनं धान्यं पशून् स्त्रियः ।
सर्वद्रव्याणि कुप्यं च यो यज्जयति तस्य तत् ॥ ११ ॥
राज्ञश्च दद्युरुद्धारमित्येषा वैदिकी श्रुतिः ।
राज्ञा च सर्वयोधेभ्यो दातव्यमपृथग्जितम् ॥ १२ ॥
मनु० ७।८०-८२।८७।८९।९१-९७॥

تحصیل معرفت ایماندار لوگوں کے وصول کرانا چاہئے

۲۲۔ جو مالیات اصل کی وصولی پر راستی شعار لوگوں کی معرفت کرانی چاہئے اور جو افسر مجسٹریٹ یعنی قاضی وغیرہ سرکردہ لوگ ہیں وہ یعنی تمام مجالس مطابق وید کے کاربند ہو کر رعایا کے ساتھ مثل باپ کے برتاؤ کریں۔ (منو ۷ ۔ ۸۰)

افسران متعینہ کی نگرانی بھی مقرر ہونے چاہئیں

۲۳۔ مختلف کاموں پر بھی مختلف اقسام کے افسران نگرانی کو تعینات کرے۔ ان کا فرض یہ دیکھنا ہے کہ جتنے جتنے سرکاری ملازم جس جس کام پر ہیں وہ حسب قواعد عمل کر کے کما حقہ اپنا کام کرتے ہیں یا نہیں۔ جو ٹھیک ٹھیک کام انجام دیویں ان کو عزت دی جائے اور جو اس کے برعکس کریں۔ ان کو حسب مناسب تنبیہ ہونی چاہئے۔ (منو ۷ ۔ ۸۱)

عالموں کی تعظیم

۲۴۔ راجاؤں کا جو دائمی لازوال خزانہ وید پرچار (ترویج وید) کی صورت میں ہے اس کے پھیلانے کے واسطے جب کوئی ٹھیک ٹھیک برہمچریہ سے وید وغیرہ علوم کو پڑھ کر گوروکل سے واپس آوے تو راجا اور سبھا اس کی تعظیم کما حقہ کریں۔ اور نیز ان کی بھی

बुध्येतारिप्रयुक्तां च मायां नित्यं सुसंवृतः ॥ ३ ॥
नास्य छिद्रं परो विद्याच्छिद्रं विद्यात्परस्य तु ।
गूहेत्कूर्म इवाङ्गानि रक्षेद्विवरमात्मनः ॥ ४ ॥
बकवच्चिन्तयेदर्थान् सिंहवच्च पराक्रमेत् ।
वृकवच्चावलुम्पेत शशवच्च विनिष्पतेत् ॥ ५ ॥
एवं विजयमानस्य येऽस्य स्युः परिपन्थिनः ।
तानानयेद्वशं सर्वान् सामादिभिरुपक्रमैः ॥ ६ ॥
यथोद्धरति निर्दाता कक्षं धान्यं च रक्षति ।
तथा रक्षेन्नृपो राष्ट्रं हन्याच्च परिपन्थिनः ॥ ७ ॥
मोहाद्राजा स्वराष्ट्रं यः कर्षयत्यनवेक्षया ।
सोऽचिराद् भ्रश्यते राज्याज्जीविताच्च सबान्धवः ॥ ८ ॥
शरीरकर्षणात्प्राणाः क्षीयन्ते प्राणिनां यथा ।
तथा राज्ञामपि प्राणाः क्षीयन्ते राष्ट्रकर्षणात् ॥ ९ ॥
राष्ट्रस्य संग्रहे नित्यं विधानमिदमाचरेत् ।
सुसंगृहीतराष्ट्रो हि पार्थिवः सुखमेधते ॥ १० ॥
द्वयोस्त्रयाणां पञ्चानां मध्ये गुल्ममधिष्ठितम् ।
तथा ग्रामशतानां च कुर्याद्राष्ट्रस्य संग्रहम् ॥ ११ ॥
ग्रामस्याधिपतिं कुर्याद्दशग्रामपतिं तथा ।
विंशतीशं शतेशं च सहस्रपतिमेव च ॥ १२ ॥
ग्रामे दोषान्समुत्पन्नान् ग्रामिकः शनकैः स्वयम् ।
शंसेद् ग्रामदशेशाय दशेशो विंशतीशिनम् ॥ १३ ॥

اُس کو لوک پرلوک میں سکھ ہونے والا تھا اُس کو آقا لے لیتا ہے مفرور مارا جاوے تو اُس کو کچھ بھی سکھ نہیں ہوتا بلکہ اُس کے نیک اعمال کا ثمرہ سب نابود ہو جاتا ہے۔ اُس شہرت کو وہ پاتا ہے۔ جس سے وہ عدم کو نظر رکھ کر قرار واقعی جنگ کی ہو (منو ۷۔ ۹۴ و ۹۵)

لڑائی میں جو سپاہی جو چیز فتح کرے وہ وہی لے سولھواں حصہ راجہ کو دینا چاہیے

۳۴۔ بہادر کو کبھی نہ بھولنا چاہیے کہ لڑائی میں جس جس سپاہی یا افسر نے جو جو گاڑی۔ گھوڑا۔ ہاتھی۔ چھتر[1]۔ دولت۔ دھن۔ گائے وغیرہ جانور نیز عورات[2] اور دیگر سب قسم کا مال و متاع اور گھی و تیل وغیرہ کے کُپّے فتح کئے ہوں وہی اُس کو لے لیکن فوج کے آدمی فتح کی ہوئی چیزوں میں سے سولھواں حصہ راجہ کو دیویں۔ اور راجہ بھی فتح کی دولت میں سے جو سب نے مل کر فتح کی ہو سولھواں حصہ فوج کے سپاہیوں کو دیوے۔ اور اگر کوئی لڑائی میں مر گیا ہو تو اُس کا حصہ اُس کی عورت اور اولاد کو دیویں اور اُس کی عورت اور نابالغ لڑکوں کی پرورش قرار واقعی کرے۔ جب اُس کے لڑکے بالغ ہو جاویں۔ تو اُن کو حسب لیاقت ملازمت دیوے۔ جو شخص اپنے راج کی ترقی۔ نیک نامی۔ فتح اور ترقی راحت کی خواہش رکھتا ہے وہ اس ضابطہ کی خلاف ورزی کبھی نہ کرے (منو ۷۔ ۹۶ و ۹۷)

अलब्धं चैव लिप्सेत लब्धं रक्षेत्प्रयत्नतः ।
रक्षितं वर्धयेच्चैव वृद्धं पात्रेषु निःक्षिपेत् ॥ १ ॥
अलब्धमिच्छेद्दण्डेन लब्धं रक्षेदवेक्षया ।
रक्षितं वर्धयेद् वृद्ध्या वृद्धं दानेन निःक्षिपेत् ॥ २ ॥
अमाययैव वर्तेत न कथंचन मायया ।

نوٹ ۱ فارسی میں اس کو چتر کہتے ہیں اور یہ راجاؤں کے شان شوکت کے نشانات میں سے ایک ہے۔

نوٹ ۲ [illegible] عورتوں [illegible] کیا جاوے [illegible] اولاد کے پرورش [illegible] حالات فتح [illegible] عورتوں کا [illegible] اس امر پر عمل نہیں [illegible] حرمت کرنے کے مجاز ہونگے۔ [illegible] کہا ہے [illegible] بیٹے کے مجاز ہو سکتے ہیں [illegible] اپنے گھر کے بعض [illegible] تشریح میں [illegible] جا چکا ہے [illegible] نرائن کشن

کے فریبوں کو دریافت کر کے رفع کرتا رہے (منو ۷ ۔ ۱۰۴)

> اپنے نقص دشمنوں پر ظاہر نہ ہوں ان کے نقص پیدا کرنا ہی کامل ہو۔ دشمن کے مغلوب کرنے میں ہر وقت گھات میں رہنا چاہیئے ۔

۳۵ ۔ کوئی دشمن اس کے رخنے یعنی کمزوری کو نہ جان سکے اور خود دشمن کے رخنوں کو معلوم کرتا رہے جس طرح کچھوا اپنے اعضا کو چھپائے رکھتا ہے اسی طرح دشمن کی دخل یابی کے رخنے کو پوشیدہ رکھے (منو ۷ ۔ ۱۰۵)

جیسے بگلا تصور باندھے ہوئے مچھلی کے پکڑنے کو تاکتا رہتا ہے ۔ ویسے ضروریات کی فراہمی کے لیے غور کیا کرے ۔ دولت وغیرہ چیزوں کو اور طاقت کو بڑھا کر دشمن کو فتح کرنے کے لیے شیر کے مانند طاقت کو کام میں لائے ۔ اور چیتے کے مانند چھپ کر دشمن کو پکڑے نزدیک آئے ہوئے طاقتور دشمن سے خرگوش کے مانند دور بھاگ جاوے ۔ اور بعد ازاں ان کو دھوکہ میں ڈال کر پکڑے (منو ۷ ۔ ۱۰۶)

اس طرح فتح کرنے والے سبھاپتی کے راج میں جو قزاق یعنی ڈاکو اور لٹیرے ہوں ان کو ملا لینے سے کسی عطیہ سے یا توڑ پھوڑ کر کے قابو میں کرے ۔ اور اگر اس طرح قابو میں نہ آویں تو نہایت سخت سزا سے ان پر قابو حاصل کرے (منو ۷ ۔ ۱۰۷)

جیسے دھان* کو صاف کرنے والا چھلکوں کو الگ کر کے چاول کی حفاظت کرتا ہے یعنی ٹوٹنے نہیں دیتا ویسے راجا ڈاکو اور چوروں کو مارے اور راج کی حفاظت کرے (منو ۷ ۔ ۱۱۰)

> بدمست اور بے فکر راجا معہ خاندان کے جلد تباہ ہوتا ہے

۳۶ ۔ جو راجا عدم تمیز یا بدمستی یا سوچ بچار کے بے پروائی سے اپنے راج کو کمزور کرتا ہے وہ ابتدا ہی میں راج سے محروم ہو کر معہ اپنے رشتہ داروں کے نیست و نابود ہو جاتا ہے (منو ۷ ۔ ۱۱۱)

جیسے بدن کی لاغری سے جانداروں کی جان جاتی رہتی ہے ویسے ہی رعایا کو کمزور کرنے سے راجاؤں کی جان یعنی طاقت وغیرہ معہ رشتہ داروں کے نیست و نابود ہو جاتی ہے (منو ۷ ۔ ۱۱۲)

اس لیے راجا اور راج سبھا بغرض کامیابی کاروبار سلطنت کے ایسا جد و جہد کریں کہ جس سے سلطنت کے کام باحسن وجوہ انجام پکڑیں جو راجہ سلطنت کی غور پرداخت میں ہر طرح سے مصروف رہتا ہے اس کی آسودگی ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے (منو ۷ ۔ ۱۱۳)

> انتظام ضلع جاری کس طرح کرنا چاہیئے

۳۷ ۔ اسلئے دو ۔ تین ۔ پانچ اور سو گاؤں کے درمیان ایک صدر مقام بنائے اور وہاں پر بطریق مناسب ملازم یعنی کاردار وغیرہ سرکاری آدمیوں کی تعیناتی عمل میں لا کر راج کے تمام کاروبار کو سر انجام دیوے (منو ۷ ۔ ۱۱۴)

ہر ایک گاؤں میں ایک مقدم رکھے ۔ ایسے دس گاؤں کے اوپر دوسرا عہدہ دار رکھیں

---

* دھان اس حالت کا نام ہے جبکہ چھلکا اس پر موجود ہوتا ہے ۔ مترجم

विंशतीशस्तु तत्सर्वं शतेशाय निवेदयेत् ।
शंसेद्ग्रामशतेशस्तु सहस्रपतये स्वयम् ॥ १४ ॥
तेषां ग्राम्याणि कार्याणि पृथक्कार्याणि चैव हि ।
राज्ञोऽन्यः सचिवः स्निग्धस्तानि पश्येदतन्द्रितः ॥ १५ ॥
नगरे नगरे चैकं कुर्यात्सर्वार्थचिन्तकम् ।
उच्चैःस्थानं घोररूपं नक्षत्राणामिव ग्रहम् ॥ १६ ॥
स ताननुपरिक्रामेत्सर्वानेव सदा स्वयम् ।
तेषां वृत्तं परिणयेत्सम्यग्राष्ट्रेषु तच्चरैः ॥ १७ ॥
राज्ञो हि रक्षाधिकृताः परस्वादायिनः शठाः ।
भृत्या भवन्ति प्रायेण तेभ्यो रक्षेदिमाः प्रजाः ॥ १८ ॥
ये कार्यिकेभ्योऽर्थमेव गृह्णीयुः पापचेतसः ।
तेषां सर्वस्वमादाय राजा कुर्यात्प्रवासनम् ॥ १९ ॥
मनु० ७ । ९९ । १०१ । १०४-१०७ । ११०-११७ । १२०-१२४

دولت کی حفاظت اور ترقی کس طرح کرنی چاہیے اور اس کو کس طرح صرف کرنا چاہیے۔

۳۳۔ راجا اور راج سبھا (۱) غیر میسر چیز کے حاصل کرنے کی خواہش رکھیں (۲) میسر شدہ کی حفاظت تن دہی سے کریں (۳) محفوظ کو بڑھا دیں۔ (۴) اور بڑھے ہوئے سرمایہ کو وید ودیا کی تعلیم اور دھرم کی اشاعت ۔ طالب علم اور واعظان طریقت وید اور محتاج یتیموں کی پرورش میں صرف کریں (منو ۷۔۹۹)

ان چار قسم کے جدوجہد کے مدعا کو سمجھ کر سستی چھوڑ کر اس پر ہمیشہ بطریق مناسب عمل کرے وڈنڈ (یعنی شریر النفسوں کی سرکوبی سے) غیر میسر کے میسر ہونے کی خواہش رکھے۔ ہمیشہ کے معائنہ سے میسر متاع کی حفاظت کرے۔ زیر حفاظت کی افزائش عمل میں لاوے یعنی بذریعہ سود وغیرہ کے بڑھاوے۔ اور بڑھتی ہوئی دولت کو مذکورہ بالا طریق پر خرچ کرے (منو ۷۔۱۰۱)

خود فریب نہیں کرنا چاہیے مگر دشمنوں کے فریب سے بچنا چاہیے

۳۴۔ ہرگز کسی کے ساتھ فریب کا برتاؤ نہ کرے۔ بلکہ سب کے ساتھ دلی تعلق سے پاک برتاؤ رکھے۔ اور ہمیشہ اپنی حفاظت میں رہ کر دشمن

چور ڈاکوؤں سے چوری چھوڑنے کا ایک طریق یہ کہ اُن کو ملازم کر کے معتبر عہدہ داروں کے ماتحت رکھے

۴۱ - راجا ان اشخاص کو رعایا کی حفاظت کا کوئی عہدہ دیوے وہ دھارمک بخوبی آزمائش میں آئے ہوئے صاحب علم و خاندانی ہوں اُن کے ماتحت عموماً شریر اور دوسروں کا مال مارنے والے چور ڈاکوؤں کو بھی ملازم رکھے۔ اُن کو سلطنت کا ملازم اس لئے کرے کہ بداعمالی چھوڑ دیں اور اُن کو اُنھیں عالم محافظوں کے عین تحت میں رکھکر اُن سے رعایا کو قرار واقعی بچاوے (منو ۷-۱۲۳)

رشوت خواروں کی سزا ضبطی جائداد و جلاوطنی۔ لیکن ملازمان کا گذارہ معقول مقرر ہونا چاہیئے۔

۴۲ - جو سرکاری آدمی از راہ بے انصافی مدعی و مدعا علیہ سے مخفی طور پر روپیہ لیکر طرفداری اور خلاف عدل کارروائی کرے اُس کی تمام جائداد ضبط کر کے کما حقہٗ سزا دیوے۔ اور اُس کو ایسے ملک میں رکھے کہ جہاں سے پھر واپس ہو کر نہ آسکے کیونکہ اگر اُس کو سزا نہ دی جاوے تو اُس کو دیکھکر دیگر ملازمان سرکاری بھی ایسی بداعمالیاں کریں گے بخلاف اسکے سزا دی جاوے تو رُکے رہیں گے۔ لیکن جتنے مشاہرہ سے اُن ملازمان سرکاری کا گذارہ معقول ہو اور وہ اچھی طرح دولتمند بھی بنیں اُتنا روپیہ یا زمین راج کی طرف سے ماہواری یا سالیانہ خواہ یکبارگی ملنا چاہیئے۔ جو ضعیف العمر ہوں اُن کو بھی نصف ملا کرے۔ لیکن اس بات کو مدنظر رکھے کہ جب تک وہ زندہ رہیں تب تک یہ گذارہ قائم رہے بعد اُس کے نہیں۔ مگر اُنکی اولاد کی خاطر تواضع کرے یا حسب لیاقت ملازمت بھی ضرور دیوے۔ اگر کسی کے بال بچے یتیم رہ جاویں تو اُن بچوں کے واسطے جب تک وہ لائق کار نہ ہوں نیز اُنکی عورات زندہ ہوں تو اُن سب کے گذارہ کے واسطے راج کی طرف سے حسب ضرورت روپیہ ملا کرے لیکن اگر اُن کی عورات یا لڑکے بداعمال ہو جاویں تو کچھ بھی نہ ملے اس قسم کا ضابطہ راجا کو برابر رکھنا چاہیئے (منو ۷-۱۲۴)

यथा फलेन युज्येत राजा कर्त्ता च कर्मणाम् ।
तथावेक्ष्य नृपो राष्ट्रे कल्पयेत्सततं करान् ॥ १ ॥
यथाल्पाऽल्पमदन्त्याऽऽद्यं वार्योकोवत्सषट्पदाः ।
तथाऽल्पाऽल्पो ग्रहीतव्यो राष्ट्राद्राज्ञाब्दिकः करः ॥ २ ॥
नोच्छिन्द्यादात्मनो मूलं परेषां चातितृष्णया ।
उच्छिन्दन्ह्यात्मनो मूलमात्मानं तांश्च पीडयेत् ॥ ३ ॥
तीक्ष्णश्चैव मृदुश्च स्यात्कार्यं वीक्ष्य महीपतिः ।

بیس گاؤں کے اوپر تیسرا۔ اُنھیں سو گاؤں پر چوتھا۔ اور اُنھیں ہزار گاؤں پر پانچواں عہدہ دار تعینات کرے۔ چنانچہ آج کل جو ایک گاؤں میں ایک پٹواری۔ اُنھیں دس گاؤں میں ایک تھانہ اور دو تھانوں پر ایک بڑا تھانہ۔ اور اُن پانچ تھانوں پر ایک تحصیل۔ اور دس تحصیلوں پر ایک ضلع مقرر کیا ہوا ہے۔ یہ وہی ہمارے منو وغیرہ دھرم شاستر سے سیاست ملکی کا طریقہ لیا گیا ہے۔ (منو ۷ ۔ ۱۱۵)

رعایا اور ملک کے حالات کی اطلاع ہم پہنچانے کا انتظام

۱۳۸۔ اسی طرح انتظام کرکے حکم دیوے کہ وہ ایک ایک گاؤں کا مقدم گاؤں میں روزمرہ جو جو نقص پیدا ہوں۔ اُن کی اطلاع دس گاؤں کے مقدم کو خفیہ کر دیا کرے۔ اور وہ دس گاؤں کا عہدہ دار اسی طرح بیس گاؤں کے افسر کو دس گاؤں کے حالات روزمرہ جتایا کرے۔ اور بیس گاؤں کا عہدہ دار اُن بیس گاؤں کے حالات کی اطلاع سو گاؤں کے عہدہ دار کو دیوے۔ ویسے ہی سو سو گاؤں کے عہدہ دار اپنے اپنے سو گاؤں کے حالات ہزار گاؤں کے افسر کو روزمرہ جتایا کریں۔ بیس بیس گاؤں کے پانچ پانچ افسر سو سو گاؤں کے افسر نگرانی کنندہ کو اور وہ ہزار ہزار کے دس افسر دس ہزار کے افسر کو اور لاکھ گاؤں کے راج سبھا کو روزمرہ کے حالات جتایا کریں۔ اور وہ سب راج سبھائیں اعلیٰ راج سبھا یعنی کل روئے زمین کی انجمن اعظم میں تمام کرۂ زمین کے حالات جتلایا کریں (منو ۷ ۔ ۱۱۶ و ۱۱۷)

افسران دورہ کنندہ

۱۳۹۔ اور ہر ایک دس دس ہزار گاؤں پر دو سبھاپتی ایسے مقرر کرے کہ جن میں سے ایک افسر راج سبھا میں کام کرتا رہے اور دوسرا افسر ہمیشہ کاہلی چھوڑ کر عدالت کے افسران وغیرہ تمام سرکاری ملازمان کے کاموں کو دورہ کرکے ملاحظہ کرے (منو ۷ ۔ ۱۲۰)

بڑے بڑے شہروں میں عالم اور تجربہ کار آدمیوں کی سبھا قائم کرنا

۱۴۰۔ بڑے بڑے شہروں میں معاملات پر غور کرنے والی سبھا کا ایک ایک مکان ایسا خوبصورت بلند اور وسیع بنائے جیسا ستاروں میں چاند نظر آتا ہے۔ اُس میں بڑے بڑے عالم بزرگ جنھوں نے علم کے ذریعہ سب قسم کے تجربات حاصل کئے ہوں بیٹھ کر غور کیا کریں۔ اور جن قواعد سے راجا اور پرجا کی بہتری ہو ویسے قواعد اور اُسی قسم کے علوم شائع کریں (منو ۷ ۔ ۱۲۱)

جو ہمیشہ دورہ کرنے والا افسر انجمن ہو اُس کے ماتحت تمام جاسوس یعنی ایسے مخبر رکھے جو سرکاری ملازم اور مختلف اقوام کے ہوں۔ اُن کے ذریعہ تمام ملازمین سرکاری اور رعایا کے عیب و ثواب بطور خفیہ معلوم کرے۔ جو قصوروار ہوں اُن کو سزا اور جن میں خوبی ہو اُن کو اعزاز ہمیشہ دیوے (منو ۷ ۔ ۱۲۲)

نوٹ۔ ان مخبروں کے ذریعہ سے محض پتہ لگانے کی ضرورت سمجھنی چاہیئے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کوئی تحقیقات ہی نہ کی جائے اور صرف مخبروں کے کہنے پر ہی قصور لگایا جائے۔ مترجم

سے اس کے خلاف رنج حاصل کرتا ہے۔

उत्थाय पश्चिमे यामे कृतशौचः समाहितः ।
हुताग्निर्ब्राह्मणांश्चार्च्य प्रविशेत्स शुभां सभाम् ॥ १ ॥
तत्र स्थिताः प्रजाः सर्वाः प्रतिनन्द्य विसर्जयेत् ।
विसृज्य च प्रजाः सर्वा मन्त्रयेत्सह मन्त्रिभिः ॥ २ ॥
गिरिपृष्ठं समारुह्य प्रासादं वा रहोगतः ।
अरण्ये निःशलाके वा मन्त्रयेदविभावितः ॥ ३ ॥
यस्य मन्त्रं न जानन्ति समागम्य पृथग्जनाः ।
स कृत्स्नां पृथिवीं भुङ्क्ते कोशहीनोऽपि पार्थिवः ॥ ४ ॥
मनु० ७ । १४५-१४८ ॥

راجہ پچھلی رات اُٹھ کر بعد عبادت وغیرہ دربار میں جاوے۔ وزرا سے علیحدگی میں مشورہ کرے

۱۵۴ ۔ جب پچھلا پہر رات کا رہ جاوے تب اُٹھ کر طہارت کرے اور یکسو ہو کر پرمیشور کا دھیان اگنی ہوتر کرے دھرماتما اور عالموں کی تعظیم بجا لا کے اور ناشتہ کر کے سبھا کے اندر داخل ہو (منو ۷ - ۱۴۵)

وہاں کھڑا ہو کر اہل رعایا کے لوگوں سے جو موجود ہوں باعزت پیش آوے پھر ان کو رخصت کر کے وزیر اعظم کے ساتھ معاملات سلطنت پر غور کرے (منو ۷ - ۱۴۶)

بعد ازاں اُس کے ساتھ گھومنے کو چلا جاوے۔ کسی پہاڑ کی چوٹی - خواہ خلوت کے مکان یا جنگل میں ایسی اکیلی جگہ پر جہاں ایک چڑیا بھی نہ ہو۔ بیٹھے اور دل کی کدورت کو چھوڑ کر وزیر کے ساتھ مشورہ کرے (منو ۷ - ۱۴۷)

جس راجا کی لطیف غور و تامل کی تہ کو دوسرے لوگ نہیں پہنچ سکتے۔ یعنی جس کے خیالات عمیق پاکیزہ اور بغرض رفاہ عام ہمیشہ مخفی رہیں وہ راجہ باوجود دولت مند نہ ہونے کے بھی تمام زمین کی حکومت کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ اس لئے اپنے خیالات سے ایک کام بھی نہ کرے جب تک اہالیان سبھا کا اتفاق رائے نہ ہو (منو ۷ - ۱۴۸)

نوٹ ۔ ملک اس قسم کے غور و مشورت کے ذریعہ سے راجا کو معاملات کے رموز پر غور کرنے کا عمدہ موقعہ ملتا ہے ۔ اور چونکہ اخیری فیصلہ راجا کی طرف سے بعد میں ہوتا ہے اس لئے راجہ کے عمیق تر خیالات کو لوگ پہلے سے نہیں جان سکتے ۔ ترائن کشن

तीक्ष्णश्चैव मृदुश्चैव राजा भवति सम्मतः ॥ ४ ॥
एवं सर्वं विधायेदमितिकर्तव्यमात्मनः ।
युक्तश्चैवाप्रमत्तश्च परिरक्षेदिमाः प्रजाः ॥ ५ ॥
विक्रोशन्त्यो यस्य राष्ट्राद् ह्रियन्ते दस्युभिः प्रजाः ।
सम्पश्यतः सभृत्यस्य मृतः स न तु जीवति ॥ ६ ॥
क्षत्रियस्य परो धर्मः प्रजानामेव पालनम् ।
निर्दिष्टफलभोक्ता हि राजा धर्मेण युज्यते ॥ ७ ॥
मनु० ७ । १२८ । १२९ । १३९ । १४० । १४२-१४४ ॥

رعایا سے محصول کس قدر وصول کرنا چاہیے۔

۱۴۳ - جس طرح پر راجا اور کارپرداز سرکاری ملازم یا رعایا کے لوگ فرداً آسودگی حاصل کر سکیں اُس طرح پر راجا اور راج سبھا غور کر کے محاصل مقرر کرے (منو ۷-۱۲۸) جیسے جونک - بچھڑا اور بھنورا کھانے کی چیز کو تھوڑا تھوڑا نکالتے ہیں - ویسے راجا تھوڑا تھوڑا سالیانہ خراج رعایا سے لیوے (منو ۷-۱۲۹)

سخت حرص و طمع کے باعث اپنے اور دوسروں کی آسودگی کی بیخ کنی یعنی بربادی ہرگز نہ کرے کیونکہ جو شخص کاروبار و خوشحالی کی جڑ کاٹتا ہے وہ اپنے آپ بھی تکلیف اُٹھاتا ہے - اور دوسروں کو بھی ایذا پہنچاتا ہے (منو ۷-۱۳۹)

راجا کا اعلیٰ فرض رعایا پروری۔

۱۴۴ - جو راجا صورت معاملات کو دیکھ کر حسب موقعہ تند و نرم ہووے - وہ بدکرداروں پر تیز اور بھلے آدمیوں پر ملائم ہونے کی وجہ سے نہایت عزت کے قابل ہوتا ہے (منو ۷-۱۴۰)

اس طرح تمام راج کا انتظام کر کے ہمیشہ اس میں مصروف رہے اور غفلت کو چھوڑ کر اپنی رعایا کی ہمیشہ پرورش کرتا رہے (منو ۷-۱۴۲)

جس راجا کے راج میں راجہ اور ملازمین کے دیکھتے دیکھتے ڈاکو لوگ آہ و زاری کرتی ہوئی رعایا کے مال و جان کو نقصان پہنچاتے رہیں سمجھو کہ وہ راجہ معہ ملازمان و وزراء کے مردہ ہے زندہ نہیں - اور سخت رنج میں مبتلا ہونے والا ہے (منو ۷-۱۴۳)

اس لیے راجاؤں کا اعلیٰ فرض رعایا پروری ہی ہے - اور جیسا کہ منو سمرتی کے باب ہفتم میں خراج لکھا ہے - نیز جیسا کہ سبھا مقرر کر دیوے راجہ اُس کے استفادہ پر دھرم سے بہرہ مند ہو کر آسودگی پاتا

परस्य विपरीतं च तदा यायाद्रिपुं प्रति ॥ ११ ॥
यदा तु स्यात्परिक्षीणो वाहनेन बलेन च ।
तदासीत प्रयत्नेन शनकैः सान्त्वयन्नरीन् ॥ १२ ॥
मन्येतारिं यदा राजा सर्वथा बलवत्तरम् ।
तदा द्विधा बलं कृत्वा साधयेत्कार्यमात्मनः ॥ १३ ॥
यदा परबलानां तु गमनीयतमो भवेत् ।
तदा तु संश्रयेत् क्षिप्रं धार्मिकं बलिनं नृपम् ॥ १४ ॥
निग्रहं प्रकृतीनां च कुर्याद्योऽरिबलस्य च ।
उपसेवेत तं नित्यं सर्वयत्नैर्गुरुं यथा ॥ १५ ॥
यदि तत्रापि सम्पश्येद्दोषं संश्रयकारितम् ।
सुयुद्धमेव तत्रापि निर्विशङ्कः समाचरेत् ॥ १६ ॥

मनु० ७ । १७१-१७६ ॥

چھ عمل جو راج نیتی یعنی تدبیر سلطنت کے تعلقات میں یعنی چاہئیں وہ چھ قسم کے ہیں۔ (۱) سندھی یا اتحاد یعنی سرکار سے بات چیت کرنا ... جب ... (۲) آسن یعنی قیام (۳) یان یعنی دشمنوں سے لڑنے کے واسطے نکلنا (۴) سندھی یعنی اُن سے میل کر لینا (۵) وگرہ وغیرہ دشمن سے لڑائی کرنا (۶) دویدھی بھاؤ لشکر کو دو قسم کا کرکے اپنی فتح حاصل کرنا (۷) سنشرے بصورت کمزوری کے کسی طاقتور راجا کی پناہ لینا۔
ان چھ قسم کے عمل کو معاملات پر غور کرکے عمل میں لانا چاہیئے (صفحہ ۔ ۱۲۱)
سندھی ۔ وگرہ ۔ یان ۔ آسن ۔ دویدھی بھاؤ ۔ اور سنشرے جو دو دو قسم کے ہوتے ہیں ۔ اُن کو راجا (اس) واقعی سمجھے (صفحہ ۔ ۱۲۲)

دو قسم کی سندھی یعنی میل
سندھی ۔ دشمن سے میل کرے خواہ جس سے ... بعد ... آئندہ وقت میں کرنے والے کام برابر کرتا جائے ۔ یہ دو قسم کا میل کہلاتا ہے (صفحہ ۔ ۱۲۳)

دو قسم کا جنگ
وگرہ ۔ مطلب براری کے لئے مناسب یا غیر مناسب وقت میں دشمن کے ساتھ خواہ اپنا یا کسی دوست کا خطاوار ہو لڑنا چاہئے اسی دو قسم کی بناء پر جنگ کرنی چاہئے (صفحہ ۔ ۱۲۴)

سلہ ... یعنی دشمن کے مخالف سے میل کرے یا دشمن سے عارضی طور پر مصنوعی میل کرے۔

आसनं चैव यानं च संधिं विग्रहमेव च ।
कार्यं वीक्ष्य प्रयुञ्जीत द्वैधं संश्रयमेव च ॥ १ ॥
संधिं तु द्विविधं विद्याद्राजा विग्रहमेव च ।
उभे यानासने चैव द्विविधः संश्रयः स्मृतः ॥ २ ॥
समानयानकर्मा च विपरीतस्तथैव च ।
तथा त्वायति संयुक्तः संधिर्ज्ञेयो द्विलक्षणः ॥ ३ ॥
स्वयंकृतश्च कार्यार्थमकाले काल एव वा ।
मित्रस्य चैवापकृते द्विविधो विग्रहः स्मृतः ॥ ४ ॥
एकाकिनश्चात्ययिके कार्ये प्राप्ते यदृच्छया ।
संहतस्य च मित्रेण द्विविधं यानमुच्यते ॥ ५ ॥
क्षीणस्य चैव क्रमशो दैवात्पूर्वकृतेन वा ।
मित्रस्य चानुरोधेन द्विविधं स्मृतमासनम् ॥ ६ ॥
बलस्य स्वामिनश्चैव स्थितिः कार्यार्थसिद्धये ।
द्विविधं कीर्त्यते द्वैधं षाड्गुण्यगुणवेदिभिः ॥ ७ ॥
अर्थसंपादनार्थं च पीड्यमानः स शत्रुभिः ।
साधुषु व्यपदेशार्थं द्विविधः संश्रयः स्मृतः ॥ ८ ॥
यदावगच्छेदायत्यामाधिक्यं ध्रुवमात्मनः ।
तदात्वे चाल्पिकां पीडां तदा सन्धिं समाश्रयेत ॥ ९ ॥
यदा प्रहृष्टा मन्येत सर्वास्तु प्रकृतीर्भृशम् ।
अत्युच्छ्रितं तथात्मानं तदा कुर्वीत विग्रहम् ॥ १० ॥
यदा मन्येत भावेन हृष्टं पुष्टं बलं स्वकम् ।

یا اندیشہ جنگ ہی کرے (منو ۷-۱۷۶)

دوراندیش راجہ مصالحت رکھنی چاہیئے | راجہ جو سیاستداں ہو ہر ایک تدبیر سے کبھی مخالفت نہ کرے کیونکہ اس
جنگ عمل میں لگے اور بدکردار اور طاقت ور بھی ہو ۔ دشمن کو مغلوب کرنے کے واسطے مذکورہ بالا تدابیر
کو عمل میں لانا چاہیئے۔

सर्वोपायैस्तथा कुर्यान्नीतिज्ञः पृथिवीपतिः ।
यथास्याभ्यधिका न स्युर्मित्रोदासीनशत्रवः ॥ १ ॥
आयतिं सर्वकार्याणां तदात्वं च विचारयेत् ।
अतीतानां च सर्वेषां गुणदोषौ च तत्त्वतः ॥ २ ॥
आयत्यां गुणदोषज्ञस्तदात्वे क्षिप्रनिश्चयः ।
अतीते कार्यशेषज्ञः शत्रुभिर्नाभिभूयते ॥ ३ ॥
यथैनं नाभिसंदध्युर्मित्रोदासीनशत्रवः ।
तथा सर्वं संविदध्यादेष सामासिको नयः ॥ ४ ॥
म० ७ । १७७-१८० ॥

دوستی کا سوال کے لئے چاہیئے جس سے معاون، غیر طرفدار، دشمن زیادہ نہ بڑھ جاویں۔

تمام سیاست کی کرنے والا راجا ایسی مناسب تجاویز عمل میں لاوے۔
کہ کسی طرح اس کے معاون، غیر جانبدار لوگ اور دشمن زیادہ طاقتور نہ ہو جاویں۔
(منو ۷-۱۷۷)

تمام کاروبار کی نسبت جو موجودہ وقت میں فرض ہے اور جو آئندہ کرنا چاہیئے نیز
جو جو کام کئے جا چکے ان کی خوبیوں اور نقصوں پر بغور مناسب غور کریں (منو ۷-۱۷۸)
پھر ان نقصوں کے رفع کرنے اور خوبیوں کے قائم رکھنے میں کوشش کیا کرے۔ جو راجا
مستقبل یعنی آئندہ کئے جانے والے کاموں کی خوبی اور نقصوں کو جان سکتا ہے اور موجودہ وقت
میں فوراً تحقیق کو پہنچ جاتا ہے۔ اور کئے ہوئے کاموں کے متعلق جو باقی کرنا ہے اس کو جانتا ہے
وہ دشمنوں سے مغلوب کبھی نہیں ہوتا۔ (منو ۷-۱۷۹)

کل پرواران سلطنت اور بالخصوص سبھاپتی راجا سب طرح سے ایسی کوشش کریں کہ کسی طرح دیگر
راجگان وغیرہ کو کوئی معاون، بے تعلق، اور دشمن تابع میں لا کر الٹے کام نہ کرا سکے۔ ایسی حالت میں
کبھی مبتلا نہ ہوویں یہی تدبیر مختصر یعنی سیاست کلی کا خلاصہ ہے۔ (منو ۷-۱۸۰)

دو قسم کا اخراج یا جب یکایک کوئی معاملہ پیش آ جاوے تو دو طرح سے یا معاونوں کے ساتھ ہوکر دشمن کی طرف عزیمت کرنا یہ دو قسم کا کوچ کہلاتا ہے۔ (منو ۷۔ ۱۶۵)

دو قسم کا قیام کسی وجہ سے بتدریج اپنے آپ مدافعت یعنی طاقت سے بے بہرہ ہو جانے پر خواہ کسی معاون کے روکنے پر اپنی جگہ بیٹھے رہنا یہ دو قسم کا آسن کہلاتا ہے (منو ۷۔ ۱۶۶)

دو قسم کی تقسیم لشکر مطلب برآری کے لئے سپہ سالار اور سپاہ کے دو حصے کر کے فتح حاصل کرنا دو قسم کا دویدھ کہلاتا ہے۔ (منو ۷۔ ۱۶۷)

دو قسم کی پناہ کسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے کسی طاقتور راجا یا کسی مہاتما کی پناہ لینا جس کے باعث دشمن سے تکلیف نہ پہنچے یہ دو قسم کا پناہ لینا کہلاتا ہے[۲]۔ (منو ۷۔ ۱۶۸)

چند ماہر متعلق سلاطین خارجیہ کس موقع پر عمل میں لانی چاہئیں جب یہ معلوم ہو جاوے کہ فوراً لڑائی کرنے سے کسی قدر تکلیف پہنچے گی اور بعد میں کرنے سے اپنی بہتری اور فتح ضرور ہوگی تب دشمن سے میل کر کے وقت مناسب تک صبر کرے۔ (منو ۷۔ ۱۶۹)

جب اپنی تمام رعایا یا فوج کو نہایت درجہ خوشحال، ترقی پذیر سعادت مند جانے اور ویسا ہی اپنے کو بھی سمجھے تب دشمن سے جنگ یعنی وگرہ کرے۔ (منو ۷۔ ۱۷۰)

جب اپنی کل طاقت یعنی فوج کو خورسند آسودہ اور خوشحال دیکھے اور دشمن کی طاقت برخلاف اس کے کمزور ہو جاوے تب دشمن کی طرف جنگ کرنے کے واسطے کوچ کرے۔ (منو ۷۔ ۱۷۱)

جب فوج میں طاقت یا باربرداری کی کمی ہو تو دشمنوں کو بہ تحمل تمام کوشش کر کے ٹھہرائے اور اپنی جگہ پر مقیم رہے۔ (منو ۷۔ ۱۷۲)

جب راجا دشمن کو نہایت طاقتور پائے تب فوج کو دو حصوں یا دو قسم تقسیم کر کے اپنی مطلب براری کرے۔ (منو ۷۔ ۱۷۳)

جب آپ سمجھ لیوے کہ اب جلدی مجھ پر دشمن کی چڑھائی ہوگی تو جلدی کسی دھرماتما اور طاقتور راجا کی پناہ لیوے۔ (منو ۷۔ ۱۷۴)

جو رعایا اور اپنی فوج اور دشمن کی طاقت کو ضبط میں رکھے یعنی روکے اس کی خدمت یعنی تمام مقبول کوششوں سے ہمیشہ کیا کرے۔ (منو ۷۔ ۱۷۵)

جس کی پناہ لی ہو اگر اس کے کاموں میں نقص دیکھے تو ایسی حالت میں بھی اچھی طرح

---

[۱] یعنی ایک حصہ فوج کا اپنے تحت میں رہے اور دوسرا سپہ سالار کے تحت میں رکھا جاوے۔

[۲] راجا اور مہاتما کی دو مختلف حیثیتوں کے اعتبار سے پناہ کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

[۳] دو قسم سے مراد دو ٹکڑے کرنے سے ہے۔ یعنی فوج کا ایک حصہ دشمن کے مقابلہ میں رہے اور ایک حصہ کو اپنے ساتھ لے کر جو مناسب ہو عمل کرے۔ ۔۔۔ اُنشی

दूषयेच्चास्य सततं यवसान्नोदकेन्धनम् ॥ ११ ॥
भिन्द्याच्चैव तडागानि प्राकारपरिखास्तथा ।
समवस्कन्दयेच्चैनं रात्रौ वित्रासयेत्तथा ॥ १२ ॥
प्रमाणानि च कुर्वीत तेषां धर्म्यान्यथोदितान् ।
रत्नैश्च पूजयेदेनं प्रधानपुरुषैः सह ॥ १३ ॥
आदानमप्रियकरं दानञ्च प्रियकारकम् ।
अभीप्सितानामर्थानां काले युक्तं प्रशस्यते ॥ १४ ॥
मनु० ७ । १८४-१९२ । १९४-१९६ । २०३ । २०४ ॥

جب لڑائی کو جاویں تو سامان رسد اسلحہ وغیرہ ساتھ لیں اور سب کو درست کر لیں۔

۱۰۔ جب راجہ دشمن کے ساتھ لڑائی کرنے کے لئے جاوے تو اپنے راج کی حفاظت کا انتظام کر لیوے اور سفر کا سب سامان حسب قاعدہ مہیا کر کے اور سب فوج سواری، پیادہ، رسد، اسلحہ وغیرہ کافی ساتھ لے اور تمام جاسوسوں یعنی چاروں طرف کی خبر لانے والے آدمیوں کو خفیہ مقرر کر کے دشمنوں کی طرف لڑائی کرنے کے واسطے بڑھے (منو ۷۔۱۸۴)

تین قسم کے راستوں کو یعنی راہ خشکی (زمین)، دوم راہ تری (سمندر یا دریا)، سوم راہ ہوائی کو درست رکھے۔ راہ خشکی میں گاڑی، گھوڑا، ہاتھی، راہ آبی میں کشتی اور راہ ہوائی میں ہوائی جہاز وغیرہ سواریوں کے ذریعہ سفر کرے اور پیدل، گاڑی، ہاتھی، گھوڑے، اسلحہ ضرب و اسلحہ شعلہ افگن، سامان رسد کو حسب مناسب ساتھ لیوے۔ اپنی طاقت کو مکمل کر کے اور کوئی خاص مقصد مشہور کر کے دشمن کے شہر کے نزدیک آہستہ آہستہ جاوے (منو ۷۔۱۸۵)

ظاہری دوستوں کی خبرداری احتیاط کرے۔

۱۱۔ جو باطن میں دشمن کے ساتھ ملا ہوا ہو اور ظاہرا اپنے ساتھ دوستی رکھتا ہو اور خفیہ اندر ہی دشمن کو خبر دیتا ہو اس کی آمدورفت میں اور اس سے گفتگو کرنے میں بہت ہوشیاری رکھے۔ کیونکہ باطن سے دشمن اور ظاہرا دوست آدمی کو سخت دشمن سمجھنا چاہئے (منو ۷۔۱۸۶)

مختلف قسم کی صف بندی اور ترتیب لشکر بلحاظ زمین جہاں جنگ ہو

۱۲۔ تمام ملازمین سرکاری کو جنگی فن سکھلا دے اور خود سیکھے اور دیگر رعایا کے لوگوں کو بھی سکھلا دے۔ جو بہادر لوگ کہ پہلے سیکھے ہوئے ہوتے ہیں وہی اچھی طرح لڑائی کرنا اور فوج کو لڑانا جانتے ہیں۔ جب قواعد سکھلا دے تو لڑائی فوج کو اٹل

نوٹ: [illegible]

कृत्वा विधानं मूले तु यात्रिकं च यथाविधि ।
उपगृह्यास्पदं चैव चारान् सम्यग्विधाय च ॥ १ ॥
संशोध्य त्रिविधं मार्गं षड्विधं च बलं स्वकम् ।
सांपरायिककल्पेन यायादरिपुरं शनैः ॥ २ ॥
शत्रुसेविनि मित्रे च गूढे युक्ततरो भवेत् ।
गतप्रत्यागते चैव स हि कष्टतरो रिपुः ॥ ३ ॥
दण्डव्यूहेन तन्मार्गं यायात्तु शकटेन वा ।
वराहमकराभ्यां वा सूच्या वा गरुडेन वा ॥ ४ ॥
यतश्च भयमाशंकेत्ततो विस्तारयेद्बलम् ।
पद्मेन चैव व्यूहेन निविशेत सदा स्वयम् ॥ ५ ॥
सेनापतिबलाध्यक्षौ सर्वदिक्षु निवेशयेत् ।
यतश्च भयमाशंकेत् प्राचीं तां कल्पयेद्दिशम् ॥ ६ ॥
गुल्मांश्च स्थापयेदाप्तान् कृतसंज्ञान् समन्ततः ।
स्थाने युद्धे च कुशलानभीरूनविकारिणः ॥ ७ ॥
संहतान् योधयेदल्पान् कामं विस्तारयेद्बहून् ।
सूच्या वज्रेण चैवैतान् व्यूहेन व्यूह्य योधयेत् ॥ ८ ॥
स्यन्दनाश्वैः समे युध्येदनूपे नौद्विपैस्तथा ।
वृक्षगुल्मावृते चापैरसिचर्मायुधैः स्थले ॥ ९ ॥
प्रहर्षयेद्बलं व्यूह्य तांश्च सम्यक् परीक्षयेत् ।
चेष्टाश्चैव विजानीयादरीन् योधयतामपि ॥ १० ॥
उपरुध्यारिमासीत राष्ट्रं चास्योपपीडयेत् ।

اور ادویہ وغیرہ سے سب کے دلوں کو خوش رکھیں۔ بلا صف بندی کے لڑائی نہ کرے اور نہ کراوے اپنی لڑائی ہوتی فوج کے حرکات و سکنات کو دیکھا کرے آیا وہ ٹھیک ٹھیک لڑتی ہے یا دغا بازی رکھتی ہے (منو ۷۔ ۱۹۴)

دشمن کو محاصرہ کرنا اور اس کی رسد وغیرہ تلف کرنا۔

۱۹۵۔ کبھی وقت مناسب سمجھے تو دشمن کو چاروں طرف سے محاصرہ کر کے روک رکھے اور اس کے ملک کو تکلیف پہنچایا کرے چارا۔ خوراک۔ پانی اور ایندھن کو تلف و خراب کر دیوے (منو ۷۔ ۱۹۵)

دشمن کے تالاب۔ شہر کی فصیل اور کھائی کو توڑ پھوڑ دیوے۔ رات کے وقت اُن کو خوف دلاوے اور فتح پانے کی تجاویز کرے (منو ۷۔ ۱۹۶)

فتح حاصل کر کے مفتوح سے کیا سلوک کرنا چاہئے اور شکست پانے پر کیا

۱۹۷۔ فتح پا کر اُن سے عہد نامہ یعنی اقرار وغیرہ لکھا لیوے۔ اور جو موقع مناسب سمجھے تو اسی کے خاندان سے کسی دیانتدار آدمی کو راجا بنا دیوے۔ اور اُس سے لکھا لیوے کہ تم کو ہمارے حکم کے مطابق یعنی دھرم سے پیوستہ سیاست ملکی کے موافق عمل کر کے انصاف سے رعایا پروری کرنی ہوگی۔ ایسی نصیحت کر کے اُس کے پاس ایسے آدمی رکھے کہ جس سے بعد میں کوئی فساد پیدا نہ ہو۔ اور اگر وہ شکست پاوے تو اس کی تعظیم اپنے امیر آدمیوں کے ساتھ مکرر بہ عطیہ جواہرات وغیرہ تحفہ چیزوں کے کرے۔ اور ایسا نہ کرے کہ جس سے اُس کا گزارہ بھی نہ ہو سکے۔ اگر اُس کو قید خانہ میں ڈالے تو بھی اُس کی عزت مناسب قائم رکھے تاکہ وہ شکست پانے کے غم سے چھوٹ کر بشاشت میں رہے (منو ۷۔ ۲۰۰)

کیونکہ دنیا میں دوسرے کا مال لینا باعث دشمنی اور دینا باعث محبت کا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ موقع و ضرورت پر اس کا ادا کرنا اور اُس مغلوب کے دل پسند چیزوں کا دینا بہت ہی افضل ہے۔ اُس کو کبھی نہ چڑاوے اور نہ ہنسی اور ٹھٹھا کرے اور نہ ہی اُس کے سامنے ایسا کہے کہ ہم نے تم کو مغلوب کیا ہے۔ بلکہ "آپ ہمارے بھائی ہیں" اس قسم کی تعظیم و تکریم ہمیشہ کرے (منو ۷۔ ۲۰۴)

हिरण्यभूमिसंप्राप्त्या पार्थिवो न तथैधते ।
यथा मित्रं ध्रुवं लब्ध्वा कृशमप्यायतिक्षमम् ॥ १ ॥
धर्मज्ञं च कृतज्ञं च तुष्टप्रकृतिमेव च ।
अनुरक्तं स्थिरारम्भं लघुमित्रं प्रशस्यते ॥ २ ॥
प्राज्ञं कुलीनं शूरं च दक्षं दातारमेव च ।
कृतज्ञं धृतिमन्तं च कष्टमाहुररिं बुधाः ॥ ३ ॥

ڈنڈا کے چلاوے (۲) شکٹ بیوہ یعنی گاڑی کی طرح (۳) اس طور پر جیسے کہ سؤر ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے جاتے ہیں۔ اور کبھی کبھی سب مل کر جھنڈ ہو جاتے ہیں۔ (۴) جیسے مگرمچھ پانی میں چلتے ہیں۔ ویسے فوج کو بناوے (۵) جیسے سوئی کا اگلا حصہ باریک۔ بیچ میں موٹا۔ اور دُم اس سے موٹا ہوتا ہے۔ ویسے ہی اس سے فوج کو بناوے۔ (۶) جیسے نیل کنٹھ اوپر نیچے جھپٹ مارتا ہے ایسے فوج کو بنا کر لڑاوے (منو ۷۔ ۱۸۷)

جس طرف خوف پایا جاوے اُس طرف لشکر کو پھیلاوے۔ سب فوج کے افسروں کو چاروں طرف رکھ کے "پدم ویوہ" یعنی کنول کے پھول جیسا چاروں طرف فوجوں کو رکھ کے خود درمیان میں رہے (منو ۷۔ ۱۸۸)

سپہ سالار اور فوجدار یعنی حکم دینے اور فوج کے ساتھ لڑنے لڑانے والے بہادروں کو آٹھوں سمت میں رکھے۔ جس طرف لڑائی ہو رہی ہو اسی طرف ساری فوج کا سامنا کرے۔ لیکن دوسری طرف بھی پختہ انتظام رکھے ورنہ پیچھے سے یا بغل میں سے دشمنوں کے حملات کا ہونا ممکن ہے (منو ۷۔ ۱۸۹)

جو بمثل قلعہ یعنی ستونوں کی طرح مضبوط فن جنگ میں تربیت یافتہ۔ دھارمک۔ استقلال رکھنے اور جنگ کرنے میں چالاک۔ نڈر ہوں اور جن کے دل میں کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہو اُن کو فوج کی چاروں طرف رکھے (منو ۷ ۔ ۱۹۰)

اگر تھوڑے سے سپاہیوں سے بہتوں کے ساتھ جنگ کرنا ہو تو ملا کر کے لڑاوے ضرورت پڑے تو انہیں کو فوراً پھیلا دیوے۔ جب شہر۔ قلعہ یا دشمن کے لشکر میں داخل ہو کر لڑائی کرنی ہو تو صف آرائی بمثل سوئی یا وجر یعنی بجلی کی طرح کرکے جیسے دو دھاری تلوار دونوں طرف کاٹ کرتی ہے ویسے لڑائی کرتے جاویں اور داخل بھی ہوتے جاویں۔ علیٰ ہٰذا القیاس مختلف قسم کی صف آرائی کر کے یعنی فوج کو اُس شکل میں لا کے لڑاویں۔ اگر سامنے توپ یا بندوق چھوٹ رہی ہو تو صف آرائی بمثل سانپ کے کر کے لیٹے لیٹے چلیں۔ جب توپوں کے پاس پہنچیں مخالفین کو قتل یا گرفتار کر کے توپوں کا منہ دشمن کی طرف پھیر دیویں۔ انہیں توپوں سے یا بندوقوں وغیرہ سے دشمن کو ہلاک کریں یا سن رسیدہ لوگوں کو انہیں توپوں کے منہ کے سامنے گھوڑوں پر سوار کر کے دوڑا دیں اور ماریں۔ درمیان میں اچھے اچھے سوار رہیں اور یکبارگی دھاوا کر کے اور دشمن کی فوج کو تتر بتر کر کے پکڑ لیویں یا بھگا دیویں (منو ۷ ۔ ۱۹۱)

اگر ہموار زمین میں جنگ کرنا ہو تو گاڑی۔ گھوڑے اور پیادوں سے۔ اور اگر سمندر میں جنگ کرنا ہو تو کشتیوں پر اور تھوڑے پانی میں ہاتھیوں پر۔ درختوں اور جھاڑیوں میں تیر سے۔ اور ریگستان میں تلوار و ڈھال سے لڑائی کریں اور کراویں (منو ۷ ۔ ۱۹۲)

جس وقت لڑائی ہو رہی ہو اُس وقت لڑنے والوں کو ہمت اور شاباش کریں۔ جب لڑائی بند ہو جاوے تب بہادری اور ہمت پیدا کرنے والی تقریروں سے۔ اکل و شرب سے۔ امداد سلوک

بیوی وغیرہ کی رہائش گاہ میں داخل ہو۔ استھان میں آ کے ہوئے عقل و طاقت و خوشی بڑھانے والے۔ دافع مرض۔ کئی قسموں کے طعام و شرب اور ابٹن (یعنی ترکاری)۔ چٹنی۔ مربّہ وغیرہ اور عرق شہد وار شربت وغیرہ ہر طرح کے خوش ذائقہ عمدہ کھانے کھائے تاکہ ہمیشہ خوش رہے۔ اسی طرح راج کے سب کاروبار کو رونق دیا کرے (شلوک - ۲۱۶)

رعایا سے محصول لینے کا طریق

पञ्चाशद्भाग आदेयो राज्ञा पशुहिरण्ययोः ।

धान्यानामष्टमो भागः षष्ठो द्वादश एव वा ॥

मनु० ७ । १३० ॥

محصول کی مناسب قدر ہو کہ رعایا کو تکلیف نہ ہو۔

جو بیوپاری اور کاریگروں کو سونا اور چاندی کا جس قدر نفع ہو اس میں سے پچاسواں حصہ۔ چاول وغیرہ اناج میں چھٹا۔ آٹھواں یا بارھواں حصہ لیا کرے اور اگر مال لیوے تو بھی اس طرح پر لیوے کہ جس سے زمیندار وغیرہ کسان کھانے پینے سے اور مال سے محروم ہو کر تکلیف نہ پاویں (شلوک - ۱۳۰)

رعایا کی بہبودی میں راجا کی بہبودی ہے راجا و رعایا ایک دوسرے کے پابند ہیں

راجا کیونکہ رعایا کے دولتمند، تندرست اور اکل و شرب سے سیر و سیراب رہنے سے راجا کی بھی ترقی ہوتی ہے۔ رعایا کو مثل اپنی اولاد کے آرام پہنچاوے۔ اور رعایا بھی بمثل اپنے باپ کے راجا اور سرکاری آدمیوں کو جانے۔ یہ قول درست ہے کہ راجاؤں کے راجا زمیندار وغیرہ محنت کرنے والے ہیں اور راجا ان کا محافظ ہے۔ اگر رعایا نہ ہو تو راجا کس کا۔ اور راجا نہ ہو تو رعایا کس کی رعایا کہلاوے گی۔ دونوں اپنے اپنے کام میں آزاد اور مشترکہ محبانہ کام میں ایک دوسرے کے پابند ہیں۔ رعایا کی عام رائے کے خلاف راجا اور سرکاری آدمی نہ ہوں۔ راجا کے حکم کے خلاف سرکاری ملازم خواہ رعایا نہ چلے۔ یہ راجا کا ذاتی کام متعلق سلطنت یعنی جس کو پولیٹیکل کہتے ہیں مختصراً بیان کر دیا ہے۔ جو مفصل دیکھنا چاہے وہ چاروں وید۔ منوسمرتی۔ شکرنیتی۔ مہابھارت۔ وغیرہ میں دیکھ کر تحقیق کرے۔ اور جو رعایا کا انصاف کرنا ہے وہ منوسمرتی کے آٹھویں اور نویں ادھیائے وغیرہ کے طریقہ کے بموجب کرنا چاہئے۔ لیکن اس جگہ بھی مختصراً لکھا جاتا ہے۔

प्रत्यहं देशदृष्टैश्च शास्त्रदृष्टैश्च हेतुभिः ।

अष्टादशसु मार्गेषु निबद्धानि पृथक् पृथक् ॥ ३ ॥

आर्य्यता पुरुषज्ञानं शौर्य्यं करुणवेदिता ।
स्थौललक्ष्यं च सततमुदासीनगुणोदयः ॥ ४ ॥
मनु० ७ । २०८-२११ ॥

ترجمہ (دوست یا معاون) اور آدھا سین و دشمن اور بے طرفدار کی تعریف ۔

"دوست کی تعریف" راجہ زر اور زمین کے حاصل کرنے سے ویسا نہیں بڑھتا جیسے مستقل مزاج ۔ محبت سے بھرے ہوئے ۔ آئندہ کی باتوں کو سوچنے والے کاموں کو سرانجام دینے والے صاحب طاقت دوست خواہ کمزور ہی ہو کے حاصل کرنے سے بڑھتا ہے ۔ (منو ۷ ۔ ۲۰۹)

دھرم کو جاننے والا ۔ ممنونِ احسان یعنی کئے ہوئے احسان کو ماننے والا ۔ خوش طبیعت الفتی ۔ قائم مزاج چاہے کم حیثیت دوست بھی حاصل ہو تو بھی لائق تعریف ہوتا ہے (منو ۷ ۔ ۲۱۰)

جسے اس بات کو معلوم ہے کہ کبھی عقلمند ۔ خاندانی ۔ شجاع ۔ بہادر ۔ ہوشیار ۔ سخی ۔ احسان کو جاننے والے اور صاحب حوصلہ آدمی کو دشمن نہ بنائے ۔ کیونکہ جو شخص ایسے آدمی کو دشمن بنائیگا وہ تکلیف پائیگا ۔ (منو ۷ ۔ ۲۱۰)

"بے تعلق کی تعریف" جس میں لائق تعریف اوصاف ۔ اچھے بُرے آدمیوں کی پہچان بہادری اور ظاہری مہربانی ہو یعنی جو محض اوپر اوپر کی باتیں بنایا کرے وہ بے تعلق کہلاتا ہے ۔ (منو ۷ ۔ ۲۱۱)

एवं सर्वमिदं राजा सह संमन्त्र्य मंत्रिभिः ।
व्यायाम्याप्लुत्य मध्याह्ने भोक्तुमन्तःपुरं विशेत् ॥
मनु० ७ । २१६ ॥

ترجمہ: کاروائی راجا کی

وہ حسب معمول صبح سابق علی الصباح اُٹھے ۔ طہارت وغیرہ سے فارغ ہو کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو اگنی ہوتر کرے یا کروادے اور سب وزیروں سے مشورہ کرکے دربار جاوے سب ملازمان اور فوجداران کے ساتھ ملکر اُن کو خوش و خرم کرے اور انواع و اقسام کی صف جنگی یعنی قواعد کو کرا کے تمام گھوڑے ۔ ہاتھی ۔ گائے وغیرہ کے متعلق مکانات کو نیز سلاح خانہ شفاخانہ جات اور جواہر کو دیکھے اور سب پر بذات خود نظر ڈال کر جو کچھ ان میں نقص ہوں ان کو جتلائے ۔ ورزش گاہ میں جا کر ورزش کرے اور غسل کرکے بوقت دوپہر طعام کے لئے اپنے خلوت خانہ یعنی

पादोऽधर्मस्य कर्तारं पादः साक्षिणमृच्छति ।
पादः सभासदः सर्वान् पादो राजानमृच्छति ॥ १८ ॥
राजा भवत्यनेनास्तु मुच्यन्ते च सभासदः ।
एनो गच्छति कर्तारं निन्दार्हो यत्र निन्द्यते ॥ १९ ॥
मनु० ८ । १८-१९ ॥

ملکی کے باہمی تنازعات اٹھارہ قسموں میں آجاتے ہیں۔

۹۶۔ سبھا کا راجا اور عالمان سرکاری منصفان ان اٹھارہ معاملات متنازعہ فیصلہ میں متنازعہ امور پر تنازعہ کا فیصلہ از روئے رواج ملک و اصول دھرم شاستر کے کیا کریں۔ اور جس جس آئین و قانون کا ذکر شاستر میں نہ پاویں اور ضرورت اُن کی موجودگی کی سمجھیں تو عمدہ سے عمدہ آئین مرتب کریں کہ جس سے راجا اور رعایا کی بہبودی ہو (منو ۸ - ۳)

اٹھارہ معاملات یہ ہیں۔ ۱ (وصولی قرضہ) کسی سے قرض لینے دینے کا تنازعہ ۲ (ودیعت) امانت یعنی کسی نے کسی کے پاس مال رکھا ہو اور مانگنے پر نہ دیوے۔ ۳ (فروخت مال غیر) دوسرے کے مال کو دوسرا فروخت کرے۔ ۴ (شراکت) شراکت کر کے کسی پر بددیانتی کرنا۔ ۵ (عدم واپسی ہبہ) ہبہ شدہ مال کا نہ دینا۔ (منو ۸ - ۴)

۶ (عدم ادائے اجرت) حق محنت یعنی کسی کی تنخواہ میں سے لے لینا یا کم دینا۔ ۷ (نقض معاہدہ) اقرار کے خلاف عمل کرنا۔ ۸ (بیع و شری) یعنی لین دین میں جھگڑا ہونا۔ ۹۔ جانور کے مالک اور پالنے والے کا جھگڑا (منو ۸ - ۵)

۱۰۔ تنازعہ حدود۔ ۱۱۔ کسی کو سخت ضرب پہنچانا۔ ۱۲۔ سخت کلامی کرنا۔ ۱۳۔ چوری۔ ۱۴۔ ڈاکہ مارنا یا کسی کام کو جبراً عمل میں لانا۔ ۱۵۔ کسی عورت یا مرد کی زنا کاری (منو ۸ - ۶)

۱۶۔ زوجیت و شوہریت کے فرائض میں خلاف ورزی ہونا۔ ۱۷۔ تقسیم یعنی ورثہ کی حصہ کشی میں تنازعہ پیدا ہونا۔ ۱۸۔ قمار بازی بذریعہ غیر متنفس یعنی بے جان اشیاء کے اور قمار بازی ذی روح یعنی جانداروں کے۔ یہ اٹھارہ صورتیں باہمی معاملات کی خلاف ورزی کی ہیں۔ (منو ۸ - ۷)

جانبداری نہ کیا جائے

۹۷۔ ان معاملات کے متعلق بہت سے آدمیوں کے تنازعات کا فیصلہ قدیمی دھرم کا سہارا لیکر کیا کرے یعنی کسی کی طرفداری نہ کرے۔ (منو ۸ - ۸)

حاضرین دربار کی ذمہ داری بصورت بے انصافی ہونے کے

۹۸۔ جس سبھا میں ادھرم سے زخمی ہو کر دھرم رہتا ہے اور لوگ دھرم کے زخم سے تیر کو نہیں نکالتے یعنی دھرم کی ہتک پر زبان حال سے ... جو زخم میں تیر کی مانند ہے اس کو ہٹا کر ادھرم کی بیخ کنی نہیں کرتے۔ یا یوں کہو کہ جس سبھا میں دھرمی کو تعظیم اور

तेषामाद्यमृणादानं निक्षेपोऽस्वामिविक्रयः ।
संभूय च समुत्थानं दत्तस्यानपकर्म च ॥ २ ॥

वेतनस्यैव चादानं संविदश्च व्यतिक्रमः ।
क्रयविक्रयानुशयो विवादः स्वामिपालयोः ॥ ३ ॥

सीमाविवादधर्मश्च पारुष्ये दण्डवाचिके ।
स्तेयं च साहसं चैव स्त्रीसंग्रहणमेव च ॥ ४ ॥

स्त्रीपुंधर्मो विभागश्च द्यूतमाह्वय एव च ।
पदान्यष्टादशैतानि व्यवहारस्थिताविह ॥ ५ ॥

एषु स्थानेषु भूयिष्ठं विवादं चरतां नृणाम् ।
धर्मं शाश्वतमाश्रित्य कुर्यात्कार्यविनिर्णयम् ॥ ६ ॥

धर्मो विद्धस्त्वधर्मेण सभां यत्रोपतिष्ठते ।
शल्यं चास्य न कृन्तन्ति विद्धास्तत्र सभासदः ॥ ७ ॥

सभा वा न प्रवेष्टव्या वक्तव्यं वा समञ्जसम् ।
अब्रुवन्विब्रुवन्वापि नरो भवति किल्बिषी ॥ ८ ॥

यत्र धर्मो ह्यधर्मेण सत्यं यत्रानृतेन च ।
हन्यते प्रेक्षमाणानां हतास्तत्र सभासदः ॥ ९ ॥

धर्म एव हतो हन्ति धर्मो रक्षति रक्षितः ।
तस्माद्धर्मो न हन्तव्यो मा नो धर्मो हतोऽवधीत् ॥ १० ॥

वृषो हि भगवान् धर्मस्तस्य यः कुरुते ह्यलम् ।
वृषलं तं विदुर्देवास्तस्माद्धर्मं न लोपयेत् ॥ ११ ॥

एक एव सुहृद्धर्मो निधनेऽप्यनुयाति यः ।
शरीरेण समं नाशं सर्वमन्यद्धि गच्छति ॥ १२ ॥

शूद्राश्च सन्तः शूद्राणामन्त्यानामन्त्ययोनयः ॥ २ ॥
साहसेषु च सर्वेषु स्तेयसंग्रहणेषु च ।
वाग्दण्डयोश्च पारुष्ये न परीक्षेत साक्षिणः ॥ ३ ॥
बहुत्वं परिगृह्णीयात्साक्षिद्वैधे नराधिपः ।
समेषु तु गुणोत्कृष्टान् गुणिद्वैधे द्विजोत्तमान् ॥ ४ ॥
समक्षदर्शनात्साक्ष्यं श्रवणाच्चैव सिध्यति ।
तत्र सत्यं ब्रुवन्साक्षी धर्मार्थाभ्यां न हीयते ॥ ५ ॥
साक्षी दृष्टश्रुतादन्यद्विब्रुवन्नार्यसंसदि ।
अवाङ्नरकमभ्येति प्रेत्य स्वर्गाच्च हीयते ॥ ६ ॥
स्वभावेनैव यद्ब्रूयुस्तद् ग्राह्यं व्यावहारिकम् ।
अतो यदन्यद्विब्रूयुर्धर्मार्थं तदपार्थकम् ॥ ७ ॥
सभान्तः साक्षिणः प्राप्तानर्थिप्रत्यर्थिसन्निधौ ।
प्राड्विवाकोऽनुयुञ्जीत विधिनाऽनेन सान्त्वयन् ॥ ८ ॥
यद् द्वयोरनयोर्वेत्थ कार्येऽस्मिन् चेष्टितं मिथः ।
तद् ब्रूत सर्वं सत्येन युष्माकं ह्यत्र साक्षिता ॥ ९ ॥
सत्यं साक्ष्ये ब्रुवन्साक्षी लोकानाप्नोति पुष्कलान् ।
इह चानुत्तमां कीर्तिं वागेषा ब्रह्मपूजिता ॥ १० ॥
सत्येन पूयते साक्षी धर्मः सत्येन वर्धते ।
तस्मात्सत्यं हि वक्तव्यं सर्ववर्णेषु साक्षिभिः ॥ ११ ॥
आत्मैव ह्यात्मनः साक्षी गतिरात्मा तथात्मनः ।
मावमंस्थाः स्वमात्मानं नृणां साक्षिणमुत्तमम् ॥ १२ ॥
यस्य विद्वान् हि वदतः क्षेत्रज्ञो नाभिशङ्कते ।

ادھرم ہی کو تعزیر نہیں ملتی اُس سبھا میں جس قدر اہل مجلس ہیں وہ سب بمثل زخمی کے سمجھے جاتے ہیں۔ (منو ۸ ۔ ۱۲)

سبھا میں آدمی کو واجب ہے کہ سبھا میں کبھی شامل نہ ہو اور جو شامل ہوا ہو تو سچ ہی بولے جو شخص سبھا میں بے انصافی دیکھ کر خاموش رہے۔ خواہ صحیح انصاف کے خلاف بولے۔ وہ سخت گنہگار ہوتا ہے (منو ۸ ۔ ۱۳)

سب کا دھرم ہے کہ دھرم کو قائم رکھیں۔ جس سبھا میں ادھرم سے دھرم اور باطل کے ذریعہ حق سب اہل سبھا کے دیکھتے ہوئے مارا جاتا ہے اس سبھا میں سب لوگ بمثل مردہ کے ہیں۔ گویا ان میں کوئی بھی زندہ نہیں۔ (منو ۸ ۔ ۱۴)

مرا ہوا دھرم مارنے والے کو ہلاک کرتا ہے۔ اور حفاظت کیا ہوا دھرم محافظ کو بچاتا ہے۔ اس لئے دھرم کو کبھی ہلاک نہیں کرنا چاہیے مبادا مارا ہوا دھرم کبھی ہم کو نہ مار ڈالے (منو ۸ ۔ ۱۵)

دھرم جو تمام شان و شوکت کا بخشنے والا اور تمام راحتوں کا مینہ برسانے والا ہے جو شخص اسکو معدوم کرتا ہے اسی کو عالم لوگ "ورشل" یعنی شودر اور نیچ جانتے ہیں اسواسطے کسی آدمی کو دھرم کا نابود کرنا واجب نہیں ہے۔ (منو ۸ ۔ ۱۶)

اس دنیا میں صرف دھرم ہی ایسا دوست ہے جو موت کے بعد بھی ساتھ چلتا ہے باقی سب مال اسباب جسم کی فنا ہوتے ہی فنا ہو جاتے ہیں۔ یعنی انسان سب ساتھیوں سے چھوٹ جاتا ہے (منو ۸ ۔ ۱۷)

لیکن دھرم کا ساتھ کبھی نہیں چھوٹتا۔ جب راج سبھا میں طرفداری کر کے بے انصافی کی جاتی ہے تو وہاں ادھرم کے چار حصے ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو ادھرم کرنے والے کو دوسرا ساکشی کو (جس کے سامنے ادھرم ہوا) تیسرا اہل سبھا کو۔ اور چوتھا ادھرمی سبھا کے میر مجلس یعنی راجا کو پہنچتا ہے (منو ۸ ۔ ۱۸)

جس سبھا میں سزاوار ملامت کو ملامت کیجاتی ہے۔ قابل تعریف کی تعریف ہوتی ہے مستوجب تعزیر کو تعزیر ملتی ہے اور لائق تعظیم کی تعظیم ہوتی ہے وہاں راجا اور سب اہل سبھا گناہ سے بری اور پاک ہو جاتے ہیں۔ صرف گناہ کرنے والے ہی گناہ میں مبتلا ہوتا ہے (منو ۸ ۔ ۱۹)

ذکر اس امر کا گواہ کیسے لئے جانے چاہئیں

आप्ता: सर्वेषु वर्णेषु कार्या: कार्येषु साक्षिण: ।
सर्वधर्मविदोऽलुब्धा विपरीतांस्तु वर्जयेत् ॥ ९ ॥
स्त्रीणां साक्ष्यं स्त्रिय: कुर्युर्द्विजानां सदृशा द्विजा: ।

بولے اور اس کے خلاف جو سکھلائی ہوئی باتیں بولے ان کو جلیس عدالت ناکارہ آمد سمجھے (شلوک - ۷۸)

جب مدعی اور مدعا علیہ کے روبرو سبھا میں گواہ حاضر ہوں تو جلیس عدالت اور مختار یعنی وکیل یا بیرسٹر اس طرح پوچھیں (شلوک - ۷۹)

اے گواہ لوگو! اس معاملہ میں ان دونوں کی باہمی حرکات کی نسبت تم جو کچھ جانتے ہو اس کو راستی سے کہو۔ کیونکہ تمہاری اس مقدمہ میں گواہی ہے (شلوک - ۸۰)

راست گواہی دینے کا پھل	جو گواہ سچ بولتا ہے وہ دوسرے جنموں میں عمدہ قالب کو پاتا ہے اور عالم وجود لطفے میں جنم لے کر سرور کی حاصل کرتا ہے۔ اس جنم اور آئندہ جنم میں اعلیٰ نیک نامی کو پاتا ہے

کیونکہ وید وں میں باعث عزت اور بےعزتی اسی "بانی" یعنی کلام کو لکھا ہے جو سچ بولتا ہے۔ وہ صاحب عزت اور جھوٹ بولنے والا لائق ہوتا ہے (شلوک - ۸۱)

سچ بولنے سے گواہ پاک ہوتا ہے اور سچ ہی بولنے سے دھرم بڑھتا ہے اس لئے تمام وربوں میں گواہوں کو سچ ہی بولنا واجب ہے۔ (شلوک - ۸۲)

آتما کا شاہد آتما۔ اور آتما کی گتی آتما ہے۔ اے شخص! تو اس بات کو سمجھ کر اپنے آتما کی جو تمام انسانوں کا افضل شاہد ہے بےعزتی مت کر[1]۔ یعنی راست گوئی جو تیرے آتما - من اور زبان میں ہے وہی سچ اور جو اس سے الٹا ہے جھوٹ ہے۔ (شلوک - ۸۴)

جس شخص کا جسم کے حالات کو جاننے والا آتما بولتے ہوئے اندر سے وسوسہ میں نہیں پڑتا عالم لوگ اس کے سوا اور کسی کو افضل آدمی نہیں سمجھتے (شلوک - ۹۶)

اے خیر و عافیت چاہنے والے شخص! اگر تو اپنے آتما میں ایسا جانکر کہ میں اکیلا ہوں جھوٹ بولتا ہے تو درست نہیں ہے کیونکہ تیرے دل میں جو دوسرا جو دیر میشور رضا لطف القلوب کا ہے وہ ثواب اور گناہ کا چپ چاپ دیکھنے والا موجود ہے اس پرماتما سے ڈر کر ہمیشہ سچ بولا کرو۔ (شلوک - ۹۱)

نوٹ وطبع سلہ مطلب اس کا یہ ہے کہ آتما سے کوئی بات مخفی نہیں ہے اس لئے آتما کا شاہد آتما ہے اور چونکہ سب دکھوں سے چھوٹنے اور نجات پانے کا انحصار علم روحانی یعنی آتما شناسی پر ہے اس واسطے آتما کی گتی آتما ہے۔ نیز تمام انسانوں کے لئے افضل شاہد بھی وہ اس وجہ سے ہے کہ اس سے ہمارا کوئی فعل مخفی نہیں۔ انسان جھوٹ تب بولتا ہے جبکہ وہ آتما کی مخالفت کرتا ہے۔ یعنی جو کچھ کہ آتما یعنی خاموشی کی آواز میں اٹھتے جتلاتا ہے۔ آدمی اس کے برعکس بولتا ایمان یا اس کی بےتوقیری کرتا ہے۔ نیز لفظ آتما سے مراد اس موقعہ پر صرف روح سے نہیں بلکہ اس پرماتما یا پرمیشر سے بھی مراد ہے۔ جو ہر دم آتما کے ساتھ ہی ہے۔ یعنی سب کے دلوں میں جلوہ گر ہے۔ ستیارتھ میں جیسا کہ ہم کو ہم آتما کے نام سے نامزد کرتے ہیں ویسا ہی آتما کے نام سے بھی مخاطب کرسکتے ہیں۔

तस्मान्न देवाः श्रेयांसं लोकेऽन्यं पुरुषं विदुः ॥ १३ ॥
एकोऽहमस्मीत्यात्मानं यत्त्वं कल्याण मन्यसे ।
नित्यं स्थितस्ते हृद्येष पुण्यपापेक्षिता मुनिः ॥ १४ ॥
मनु० ८।६२।६३।६८।७२–७५। ७८। ८१। ८३। ८४। ९६। ९१ ॥

گواہ کیسے ہوں جس جاتی کا مقدمہ ہو گواہ بھی اسی جاتی کے ہونے چاہئیں

۳۔ وہ سب ورنوں میں جو دیندار - صاحب علم - فریب سے بری - سب طرح سے دھرم کو جاننے والے - بے طمع اور راست گو ہوں وہ عدالت کے فیصلہ کے لئے گواہ ہوں جن میں سے اُلٹے ہوں وہ کبھی نہ لئے جائیں۔ (منو ۸-۶۳)

عورتوں[1] کے گواہ عورت - دویجوں کے دویج - شودروں کے شودر - اور چانڈالوں کے چانڈال[2] گواہ ہوں (منو ۸-۶۸)

جس قدر جبر کے کام چوری - زنا - سخت کلامی - ضرر رسانی کے جرائم ہیں ان میں گواہ کی آزمائش نہ کرے۔ اور خود[3] خوب ہی سمجھے کیونکہ یہ کام سب پوشیدہ ہوتے ہیں (منو ۸-۷۲)

شہادت کے تسلیم کرنے کا قاعدہ

۴۔ دو طرفین کے گواہوں کی کثرت رائے سے - گواہ برابر ہوں تو بموجب گواہی اشخاص نیک اوصاف کے - اور دونوں کے نیک اوصاف گواہ برابر ہوں تو بموجب گواہی اعلٰے دویج یعنی رشی - مہارشی اور جتی لوگوں کے انصاف کرے (منو ۸-۷۳)

امکان گواہ ہونے کا دو طرح پر ہوتا ہے ایک چشم دید شاہد ہو یا اور دوسرا بذریعہ سماعت۔ جب سبھا میں سوال ہو تو جو گواہ سچ کہیں وہ بے ایمان اور مستوجب تعزیر نہیں ہیں۔ اور جو گواہ جھوٹ بولیں وہ حسب مناسب مستوجب سزا ہیں (منو ۸-۷۴)

جھوٹی شہادت دینے کی سزا

۵۔ جو گواہ "راج سبھا" خواہ کسی نیک آدمیوں کی "سبھا" میں دیکھے اور سننے کے خلاف بولے - تو زبان حال (یعنی زندگی) میں قطع اللسان یعنی زبان کاٹنے سے رنج و تکلیف کو قائم ہو اور بعد مرگ وہ راحت سے بے بہرہ ہوگا (منو ۸-۷۵)

شہادت کا طریقہ

۶۔ گواہ کی وہ بات ماننی چاہئے جو کہ وہ طبعاً (بلا کسی ساخت اور بناوٹ) متعلق معاملہ کے

نوٹ: ۱؎ دیویہ کہ عورتوں کے اکثر معاملات سے مردوں کو ایسی آگاہی نہیں ہو سکتی جیسی کہ عورتوں کو بالعموم ہوتی ہے بزرگوں کی نشست برخاست بھی ان سے ایسی نہیں ہوتی جیسی کہ عورتوں کی عورتوں میں ہوتی ہے۔ اسی قیاس پر شودر وغیرہ کی نسبت ہونا چاہئے کیونکہ ہم حیثیت لوگوں کو جیسی خبر ایک دوسرے کی ہوتی ہے ویسی دیگر لوگوں کو ممکن نہیں۔

۲؎ چانڈال ایسے واسطے دیگر قوموں سے مراد ہے۔ جیسا کہ آج کل زمانہ میں ستو وغیرہ ہیں۔

۳؎ یعنی گواہی کی شہادت عزت کی جاوے۔

رکھا دے (منو ۸ ـ ۱۱۹)

سزا اُن لوگوں کی جو لالچ وغیرہ سے جھوٹی گواہی دیویں ـ

۱۰۷ ـ جو طمع کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اُس سے ۱۵ روپیہ ۱۰ آنے جرمانہ لیوے ـ
جو غلبۂ الفت سے جھوٹی گواہی دیوے اُس سے ۳ روپیہ ۲ آنے جرمانہ لیوے ـ
جو خوف سے جھوٹی گواہی دیوے اُس سے ۶ روپیہ جرمانہ لیوے ـ
اور جو شخص دوستی کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اُس سے ۱۲ روپیہ (منو ۸ ـ ۱۲۰)
جو شخص نفسانیت کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اُس سے ۲۴ روپیہ جرمانہ لیوے ـ
جو شخص غضب کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اُس سے ۳ روپیہ ۲ آنے جرمانہ لیوے ـ
جو شخص نا واقفیت کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اُس سے ۶ روپیہ جرمانہ لیوے ـ
جو شخص طفولیت کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اُس سے ۱ روپیہ ۹ آنے جرمانہ لیوے ـ (منو ۸ ـ ۱۲۱)

سزا کس کس عضو کو دی جاتی ہے اور فرق سزا بلحاظ حیثیت دولت مند عالم اور جاہل وغیرہ کے

۱۰۸ ـ اعضائے تناسل ـ شکم ـ زبان ـ ہاتھ ـ پاؤں ـ آنکھ ـ ناک ـ کان ـ دولت ـ اور جان یہ دس جو تعزیر کے ہیں ـ کہ جن پر سزا دی جاتی ہے (منو ۸ ـ ۱۲۵)
لیکن جو جو تعزیر لکھی گئی ہے اور آئندہ لکھی جاوے گی ـ مثلاً طمع کے باعث گواہی دینے میں ۱۵ روپیہ ۱۰ آنے جرمانہ لکھا ہے لیکن اگر کوئی آدمی سخت نادار ہو تو اُس سے کم لیا جا سکتا ہے ـ اور دولتمند ہو تو اُس سے دو چند سہ چند اور چہار چند تک بھی لیوے ـ یعنی بلحاظ ملک ـ وقت اور آدمی کی حیثیت کے جیسا قصور ہو ویسی سزا دیوے (منو ۸ ـ ۱۲۶)
کیونکہ اس دنیا میں ادھرم سے سزا دینا سابق عزت کو غیر نیک نامی ـ حال ـ مستقبل میں اور دوسرے جنم میں ملنے والی نیک نامی کو مٹا دیتا ہے ـ اور آئندہ جنم میں باعث تکالیف بھی ہوتا ہے ـ اس واسطے کسی کو ادھرم سے سزا نہ دیوے (منو ۸ ـ ۱۲۷)
جو راجا مستلزم سزا کو سزا نہیں دیتا اور غیر مستلزم سزا کو سزا دیتا ہے یعنی شخص مستوجب سزا کو چھوڑ دیتا ہے اور جس کو سزا نہیں دینی چاہئے اُس کو سزا دیتا ہے ـ وہ جیتے جی ملامت کو اور مرنے کے بعد سخت تکلیف کو حاصل ہوتا ہے اس لئے جو جرم کرے ـ اُس کو ہمیشہ سزا دیوے اور بے جرم کو سزا کبھی نہ دیوے (منو ۸ ـ ۱۲۸)
پہلی سزا کلام سے ہے یعنی اُس کی مذمت کرنا ـ دوسری لعنت یعنی یہ کہنا کہ تجھ کو لعنت ہے ـ تو نے ایسا برا کام کیوں کیا ـ تیسری اس سے جرمانہ لینا ـ اور چوتھی سزائے جسمانی یعنی کوڑا یا بید مارنا یا سر کاٹ ڈالنا (منو ۸ ـ ۱۲۹)

येन येन यथाङ्गेन स्तेनो नृषु विचेष्टते।

---

۱ منو جی کے زمانہ میں اس قسم کی اشرفیاں جس سے ترین آن سے ہی ہو سکتی تھیں اس لئے جرمانہ بلحاظ اُن کی عام حیثیت کے رکھا گیا ہے ـ

लोभान्मोहाद्भयान्मैत्रात्कामात् क्रोधात्तथैव च ।
अज्ञानाद्बालभावाच्च साक्ष्यं वितथमुच्यते ॥ १ ॥
एषामन्यतमे स्थाने यः साक्ष्यमनृतं वदेत् ।
तस्य दण्डविशेषांस्तु प्रवक्ष्याम्यनुपूर्वशः ॥ २ ॥
लोभात्सहस्रं दण्ड्यस्तु मोहात्पूर्वन्तु साहसम् ।
भयाद्द्वौ मध्यमौ दण्डौ मैत्रात्पूर्वं चतुर्गुणम् ॥ ३ ॥
कामाद्दशगुणं पूर्वं क्रोधात्तु त्रिगुणं परम् ।
अज्ञानाद्द्वे शते पूर्णे बालिश्याच्छतमेव तु ॥ ४ ॥
उपस्थमुदरं जिह्वा हस्तौ पादौ च पञ्चमम् ।
चक्षुर्नासा च कर्णौ च धनं देहस्तथैव च ॥ ५ ॥
अनुबन्धं परिज्ञाय देशकालौ च तत्त्वतः ।
सारापराधौ चालोक्य दण्डं दण्ड्येषु पातयेत् ॥ ६ ॥
अधर्मदण्डनं लोके यशोघ्नं कीर्तिनाशनम् ।
अस्वर्ग्यं च परत्रापि तस्मात्तत्परिवर्जयेत् ॥ ७ ॥
अदण्ड्यान्दण्डयन् राजा दण्ड्यांश्चैवाप्यदण्डयन् ।
अयशो महदाप्नोति नरकं चैव गच्छति ॥ ८ ॥
वाग्दण्डं प्रथमं कुर्याद्धिग्दण्डं तदनन्तरम् ।
तृतीयं धनदण्डं तु वधदण्डमतः परम् ॥ ९ ॥
मनु० ८ । ११८-१२१ । १२५-१२९ ॥

گواہ شہادت دینے میں [illegible] لالچ - خوف - دوستی - نفسانیت - غضب - نا واقفیت [illegible] سے گواہی دیوے وہ سب جھوٹی سمجھی جاوے (صفحہ ۔ ۱۱۸)
اگر یا مشتمل [illegible] کسی [illegible] گواہ جھوٹ بولے تو اس کو حسب ذیل مختلف قسم کی سزا
[illegible]

न साहसिकदण्डघ्नौ स राजा शक्रलोकभाक् ॥ ६६ ॥
मनु० ८ । ३३४-३३८ । ३४४-३४७ । ३५० । ३५१ । ३८६

چوری کی سزا اور چور جس جس طریق سے جس جس عضو سے انسانوں میں حرکات فاسد کا فاعل ہوتا ہے اس اس عضو کو راجہ عبرت کے لیے انسانوں کے روبرو قطع کرے یعنی کاٹ دیا کرے (منو ۸۔ ۳۳۴)

کوئی بھی آدمی سزا سے بری نہیں ہونا چاہئے خواہ راجا ہی کیوں نہ ہو ۳۔ خواہ باپ۔ آچاریہ۔ دوست۔ عورت۔ بیٹا۔ اور پروہت کیوں نہ ہو جو اپنے دھرم پر قائم نہیں رہتا وہ راجا کی طرف سے غیر مستلزم السزا نہیں ہوتا۔ یعنی جب راجا مسند عدالت پر بیٹھ کر انصاف کرتا ہو تب کسی کی طرفداری نہ کرے جیسا عیب ہو مناسب سزا دیوے (منو ۸۔ ۳۳۵)

ملازمان سرکاری زیادہ سزا کے لائق ہیں بہ نسبت عام آدمیوں کے اسی طرح راجا بھی وغیرہ ۴۔ جس جرم میں معمولی آدمی پر ایک روپیہ جرمانہ ہو اسی قصور میں راجا کو ہزار روپیہ جرمانہ ہونا چاہئے۔ یعنی معمولی آدمی کی نسبت راجا کو ہزار گنا سزا ہونی چاہئے (منو ۸۔ ۳۳۶)

وزیر یعنی راجا کے دیوان کو آٹھ سو گنا۔ اس سے کم درجہ کو سات سو گنا۔ اور اس سے بھی کم درجہ کو چھ سو گنا۔ علیٰ ہذا القیاس اسی سلسلہ سے جو چھوٹے سے چھوٹا نوکر یعنی چپراسی ہے اس کو آٹھ گنا سزا سے کم نہیں ہونی چاہئے کیونکہ اگر رعایا کی نسبت ملازمان سرکاری کو زیادہ سزا نہ ہو تو ملازمان سرکاری رعایا کو تباہ کر دیویں۔ جیسے شیر زیادہ زور سے اور بکری تھوڑے زور سے ہی قابو میں آ جاتی ہے ویسے راجا سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے نوکر تک ملازمان سرکاری کو جرم کی حالت میں بہ نسبت رعایا کے زیادہ سزا دینی چاہئے (منو ۸۔ ۳۳۶)

اور ویسے اگر کوئی قدرے با تمیز ہو کر چوری کرے تو شودر کو سرقہ سے آٹھ گنا۔ ویش کو سولہ گنا کشتری کو بتیس گنا دلانی (منو ۸۔ ۳۳۷)

برہمن کو چونسٹھ گنا یا سو گنا خواہ ایک سو اٹھائیس گنا ہونا چاہئے۔ یعنی جس کا جس قدر علم اور عزت زیادہ ہو اس کو جرم میں اتنی ہی زیادہ سزا ہونی چاہئے (منو ۸۔ ۳۳۸)

کاروبار سلطنت اور دولت و حشمت کو چاہنے والا راجا جبر و تعدی کرنے والے ڈاکوؤں کو سزا دینے میں ایک لحظہ بھی توقف نہ کرے (منو ۸۔ ۳۴۴)

جابر آدمی کی تعریف

جابر۔ زبردستی کرنے والا شخص۔ بدکلامی کرنے والے۔ چوری کرنے والے یا جرم سزا دینے والے سے بھی زیادہ گنہگار جابر شخص ہے (منو ۸۔ ۳۴۵)

तत्तदेव हरेदस्य प्रत्यादेशाय पार्थिवः ॥ १ ॥

पिताऽऽचार्यः सुहृन्माता भार्या पुत्रः पुरोहितः ।
नाऽदण्ड्यो नाम राज्ञोऽस्ति यः स्वधर्मे न तिष्ठति ॥ २ ॥

कार्षापणं भवेद्दण्ड्यो यत्रान्यः प्राकृतो जनः ।
तत्र राजा भवेद्दण्ड्यः सहस्रमिति धारणा ॥ ३ ॥

अष्टापाद्यन्तु शूद्रस्य स्तेये भवति किल्बिषम् ।
षोडशैव तु वैश्यस्य द्वात्रिंशत् क्षत्रियस्य च ॥ ४ ॥

ब्राह्मणस्य चतुःषष्टिः पूर्णं वाऽपि शतं भवेत् ।
द्विगुणा वा चतुःषष्टिस्तद्दोषगुणविद्धि सः ॥ ५ ॥

ऐन्द्रं स्थानमभिप्रेप्सुर्यशश्चाक्षयमव्ययम् ।
नोपेक्षेत क्षणमपि राजा साहसिकं नरम् ॥ ६ ॥

वाग्दुष्टात्तस्कराच्चैव दण्डेनैव च हिंसतः ।
साहसस्य नरः कर्त्ता विज्ञेयः पापकृत्तमः ॥ ७ ॥

साहसे वर्त्तमानन्तु यो मर्षयति पार्थिवः ।
स विनाशं व्रजत्याशु विद्वेषं चाधिगच्छति ॥ ८ ॥

न मित्रकारणाद्राजा विपुलाद्वा धनागमात् ।
समुत्सृजेत् साहसिकान्सर्वभूतभयावहान् ॥ ९ ॥

गुरुं वा बालवृद्धौ वा ब्राह्मणं वा बहुश्रुतम् ।
आततायिनमायान्तं हन्यादेवाविचारयन् ॥ १० ॥

नाततायिवधे दोषो हन्तुर्भवति कश्चन ।
प्रकाशं वाऽप्रकाशं वा मन्युस्तं मन्युमृच्छति ॥ ११ ॥

यस्य स्तेनः पुरे नास्ति नान्यस्त्रीगो न दुष्टवाक् ।

زنا کی سزا مرد اور عورت کے لئے | ۱۵۹۔ جو عورت اپنی حسب نسب کے گھمنڈ سے شوہر کو چھوڑ زنا کرے اُس کو جیتے جی بہت عورتوں اور مردوں کے سامنے کتوں سے کٹوا کر مروا ڈالے (منو ۸۔ ۳۷۱)

اسی طرح اپنی عورت کو چھوڑ کر دوسرے کی عورت خواہ رنڈی سے زنا کرے تو لوہے کے پلنگ کو آگ میں تپا کے لال سرخ کر کے اُس پر اُس گنہگار مرد کو لٹا کر بہت سے آدمیوں کے سامنے جلا دیوے۔ (منو ۸۔ ۳۷۲)

راجہ رانی وغیرہ بھی سزا سے نہیں چھوٹ سکتے | سوال۔ اگر راجہ یا رانی خواہ صاحب عدالت یا اُس کی عورت زنا وغیرہ افعال بد کرے تو اس کو کون سزا دیگا۔

جواب۔ سبھا! یعنی اُن کو تو رعایا کے آدمیوں سے بھی زیادہ سزا دینی چاہیے۔

سوال۔ اُن سے راجہ وغیرہ کیوں سزا قبول کریں گے۔

جواب۔ راجہ بھی (رسائبہ) نیک عمل رکھنے والا ایک آدمی ہے۔ جب اُسی کو سزا نہ دیجاوے اور وہ سزا قبول نہ کرے تو دوسرے آدمی سزا کو کس طرح مانیں گے۔ اور جب سب رعایا اور اعلے ملازمان سرکاری اور سبھا ایمانداری سے سزا دینا چاہیں تو اکیلا راجہ کیا کر سکتا ہے۔ اگر ایسا ضابطہ نہ ہو تو راجہ وزیر اور طاقتور آدمی خود بے انصافی میں ڈوب کر اور انصاف کے زاویہ کو توڑ کر تمام رعایا کو تباہ کر دیں اور خود بھی تباہ ہو جاویں۔ یعنی اُس شلوک کو یاد کرو کہ انصاف سے مشتمل تعزیری کا نام راجہ اور دھرم ہے جو اُس کو صحیح ہستی سے مٹاتا ہے اس سے زیادہ اور کون نیچ آدمی ہوگا۔

جرائم میں سخت سزا دینا دراصل سختی نہیں ہے | سوال۔ ایسی سخت سزا دینی واجب نہیں ہے کیونکہ انسان کسی عضو کا بنانے والا یا زندگی دینے والا نہیں اس لئے ایسی سزا نہیں دینی چاہیئے۔

جواب۔ جو اس کو سخت سزا جانتے ہیں وہ سیاست ملکی کے اصول کو نہیں سمجھے کیونکہ ایک آدمی کو اس قسم کی سزا دینے سے تمام لوگ بُرے کاموں سے باز رہیں گے۔ اور افعال بد کو چھوڑ کر دھرم کے راستہ پر قائم ہوں گے۔

سچ پوچھو تو یہ سزا سب کے حصہ میں ایک رائی کے دانے جتنی بھی نہیں آوے گی۔ اور اگر نرم سزا دیجاوے تو بُرے کام بہت بڑھ کر ہونے لگیں گے پس جس کو تم نرم سزا کہتے ہو وہ کروڑوں گنا زیادہ ہونے کی وجہ سے کروڑوں گنا سخت ہوتی ہے کیونکہ جب بہت آدمی بُرے کاموں کے مرتکب ہوں گے تو تھوڑی تھوڑی سزا ضرور دینی پڑے گی۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ ایک کو من بھر سزا ہوئی اور دوسرے کو پاؤ بھر تو پاؤ اور ایک من سزا ہوئی۔ چاہے دو تولہ ہی کیوں نہ ہو تو کل ملا کر ہر ایک کے حصہ میں اُس قدر سزا آئی کہ یہ سزا ... (illegible)

۱؎ یہاں سزا کے حصہ میں آنے کا یہ مطلب ہے کہ اُس کو منقسم فرض کرنے سے ہر ایک کو سمجھنا چاہیے کہ سزا کا اثر صرف سزا پانے والے کی ذات تک محدود نہیں رہتا بلکہ دوسروں پر بھی اُس کا اثر پڑتا ہے۔ یعنی سزا سختی کے اثر کو سزا کی زیادتی کو گھٹا دیتی ہے اور سزا مجرم کی عبرت کو سزا کی سختی اور بھی بڑھا دیتی ہے۔

جو راجا جبر استعمال کرنے والے آدمی کو سزا دیئے بغیر چھوڑ دیتا ہے وہ جلدی تباہی کو پہنچتا ہے۔ اور راج میں فساد پیدا ہوتا ہے (منو ۸ - ۳۴۶)

باپ بیٹا وغیرہ کوئی ہو بصورت ارتکاب جرم اُن کو سزا ملنی چاہیے۔

اسے تمام انسانوں کو تکلیف دینے والے جابر آدمی کو نہ تو بوجہ دوستی، اور نہ بوجہ حصول زر کبھی چھوڑے راجا ہرگز بلا قید و بلا عفو کاٹنے کے چھوڑے (منو ۸ - ۳۴۷)

خواہ گورو ہو۔ خواہ بیٹا وغیرہ بچے ہوں۔ خواہ باپ وغیرہ بزرگ ہوں۔ خواہ برہمن خواہ شاستر وغیرہ کا سننے والے کیوں نہ ہوں۔ جو دھرم کو چھوڑ کر ادھرم میں پڑے ہیں۔ اور دوسرے کو بلا جرم مارنے والے ہیں اُن کو بغیر تامل کے مار ڈالنا چاہیے یعنی پہلے مار کر بعد میں سوچ کرنی چاہیے (منو ۸ - ۳۵۰)

برا عمل آدمیوں کے مارنے میں قاتل کو پاپ نہیں ہوتا خواہ علانیہ مارے خواہ غیر علانیہ کیونکہ غضب والے کو غضب سے مارنا گویا غضب کی غضب سے لڑائی ہے (منو ۸ - ۳۵۱)

جس راجا کے راج میں نہ چور، نہ زناکار، نہ بدزبان، نہ جابر ڈاکو، نہ صرف سیاست یعنی راج کا حکم توڑنے والا ہے وہ راجا انتہائی تعریف ہے (منو ۸ - ۳۸۶)

भर्तारं लंघयेद्या स्त्री स्वज्ञातिगुणदर्पिता ।
तां श्वभिः खादयेद्राजा संस्थाने बहुसंस्थिते ॥ १ ॥
पुमांसं दाहयेत्पापं शयने तप्त आयसे ।
अभ्यादध्युश्च काष्ठानि तत्र दह्येत पापकृत् ॥ २ ॥
दीर्घाध्वनि यथादेशं यथाकालङ्करो भवेत् ।
नदीतीरेषु तद्विद्यात्समुद्रे नास्ति लक्षणम् ॥ ३ ॥
अहन्यहन्यवेक्षेत कर्मान्तान्वाहनानि च ।
आयव्ययौ च नियतावाकरान्कोशमेव च ॥ ४ ॥
एवं सर्वानिमान्राजा व्यवहारान्समापयन् ।
व्यपोह्य किल्बिषं सर्वं प्राप्नोति परमांगतिम् ॥ ५ ॥
मनु० ८ । ३७१ । ३७२ । ४०६ । ४१९ । ४२० ॥

اور جس کی نسبت صریح تحریر موجود نہیں ہو اس کے لئے منو جی کا قول ہے کہ

प्रत्यहं लोकदृष्टैश्च शास्त्रदृष्टैश्च हेतुभिः ॥ मनु० ८। ३ ॥

اور راج کو چاہئے کسی مسائل پیش آنے پر ملکی روزانہ قانون بنا دیں۔

زنا اور کثرت ازدواج کی ممانعت کی گئی ہے جس خیال سے کہ جسم اور روح جوانی میں شادی کرنے سے زیادہ روحانی جسمانی اور عقلی طاقت بڑھے

کے مطابق قانون بناوے اور رعایا کے لئے راحت بخش اور دھرم کے موافق تجویز تو عالموں کی طرح سبھا اتفاق رائے سے اس کو منظور کیا کرے۔ لیکن اس بات پر ہمیشہ خیال کئے رہے کہ حتی المقدور کمسنی میں شادی نہ کرنے دیوے۔ بلکہ جوانی کے وقت بھی باہمی رضامندی سے شادی ہونی چاہئے اور کرانی چاہئے۔ اور نہ کرنے دینی واجب ہے۔ برہمچریہ کو برقرار واقعی قائم رکھیں۔ اور شہوت پرستی اور کثرت ازدواج کو بند کریں۔ تاکہ جسم اور آتما میں ہمیشہ طاقت قائم رہے۔ کیونکہ اگر محض آتما کی طاقت یعنی علم اور فضیلت ہی بڑھائی جاوے اور جسم کی طاقت نہ بڑھائی جاوے تو ایک طاقتور آدمی کا عالموں اور سینکڑوں عالموں کو مغلوب کر سکتا ہے۔ اور اگر محض جسم کی طاقت بڑھائی جاوے اور آتما کی نہیں۔ تو بھی راج چلانے کا افضل ضابطہ بلا علم کے کبھی نہیں بن سکتا۔ اور ضابطہ کے بغیر سب آدمی آپس میں ہی لوٹ کھسوٹ۔ مخالفت۔ لڑائی جھگڑا کرکے برباد اور تباہ ہو جاویں۔ اس لئے ہمیشہ جسم اور آتما دونوں کی طاقت بڑھاتے رہنا چاہئے۔

شہوت پرستی اور محسوسات میں پرست ہونے کا روگ جیسا طاقت اور عقل کا زائل کرنے والا ہے ویسا اور کوئی نہیں۔ کشتریوں کو خصوصاً قوی اعضاء اور طاقتور ہونا چاہئے کیونکہ اگر وہ محسوسات میں پرست ہونگے تو راج کے فرائض ہی نابود ہو جائیں گے۔ نیز اس بات پر بھی خیال رکھنا چاہئے کہ جیسا راجہ ہوتا ہے ویسی ہی اس کی رعایا ہوتی ہے۔ اس واسطے راجہ اور عاملان راج کو زیبا واجب ہے کہ کبھی بدچلنی نہ کریں۔ بلکہ ہمیشہ دھرم اور انصاف سے برتاؤ کرکے سب کی اصلاح کا نمونہ بنیں۔

اس جگہ مختصر راج دھرم کا یہ بیان کیا گیا ہے۔ مفصل وید۔ منوسمرتی کے ساتویں آٹھویں نویں ادھیائے میں۔ اور شکرنیتی۔ ودر پرجاگر۔ اور مہابھارت شانتی پرو کے بیان راج دھرم اور آپت دھرم وغیرہ کتابوں میں دیکھ کر مکمل طور پر سیاست ملکی کے آئین کو قائم رکھیں اور مختص مقام خواہ تمام روئے زمین کا راج کریں اور یہی سمجھیں

"वयं प्रजापतेः प्रजा अभूम"

یجروید میں کہا ہے کہ ہم پرجاپتی یعنی پرمیشور کی رعایا ہیں اور پرماتما ہمارا راجہ اور ہم اس کے نوکر چاکر ہیں۔ وہ ازراہ شفقت ہم کو اپنی مخلوق میں حکمرانی کے لائق کرے اور اپنے حقیقی انصاف

نرم سزا کو ظاہر بین لوگ کیا سمجھتے ہیں۔ جو کہ ایک کو سخت سزا دینے کے بالمقابل ہزار آدمیوں کو ایک ایک پاؤ سزا ہو گئی (تو شک نہیں کہ بجائے ایک کی سزا پانے کے ہزار آدمیوں کی سزا پانا نوع انسان پر سوا چند من سزا ہونے کے باعث زیادہ ہے۔ اور یہی سخت عقوبت حقیقی اور وہ ایک من سزا کم اور نرم ہوئی (صفحہ ۳۰۶)

مقرری محصول کس [illegible] بالقطع کہاں سے لینا چاہئے

[illegible] دریا میں سمندر کی کھاڑیوں خواہ بڑے دریاؤں میں جس قدر وسیع ہو ایک جو اتنا محصول مقرر کرے۔ اور بحر اعظم میں مقرری محصول قائم نہیں ہو سکتا۔ صرف یہی ہو سکتا ہے کہ جیسا مناسب سمجھے یعنی جس سے راجا اور سمندر میں جہاز چلانے والے دونوں فائدہ اٹھاویں ویسا ٹیکس لیا جائے۔ مگر اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہئے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ پہلے جہاز نہیں چلتے تھے وہ جھوٹے ہیں۔ اور مختلف ملکوں اور جزیروں میں جو اپنی رعایا کے لوگ بذریعہ جہازوں کے جانے والے ہیں۔ ان کی ہر جگہ حفاظت کرے اور ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دیوے (صفحہ ۳۰۶)

روزمرہ راجہ کا شغل اور دیگر کاروبار

[illegible] کاموں کی تکمیل کرے۔ ہاتھی، گھوڑے وغیرہ سواریوں کا معائنہ خزانہ وغیرہ کو سمجھ کر یعنی جواہرات وغیرہ کی کانوں اور خزانوں کو دیکھا کرے (صفحہ ۳۱۹)

اس طرح تمام معاملات کو قرار واقعی تکمیل کرتا کراتا سب گناہوں کو چھوڑ کے اعلیٰ رتبہ یعنی مکتی کے سکھ کو حاصل کرتا ہے (صفحہ ۳۲۰)

سنسکرت کتابوں میں سیاست ملکی اور تدبیر سلطنت کے اصول مکمل درج ہیں۔

سوال۔ سنسکرت علم میں پوری پوری سیاست ملکی ہے یا ادھوری ہے۔

جواب۔ پوری پوری ہے۔ کیونکہ جو جو سیاست ملکی کرۂ زمین پر رائج ہوئی یا ہوگی وہ سب سنسکرت علم سے اخذ کی گئی ہے۔

---

۱ جس کے بھاری اور عبرت خیز ہونے کی وجہ سے یقیناً دیگر آدمی مصیبت میں پڑنا پسند نہیں کر سکتے۔

۲ جس کا وہ مرتکب [illegible] جرم میں [illegible] اور [illegible] اصولوں کا [illegible] لیا جاتا ہے۔

۳ کیونکہ کوئی بار دیگر کبھی نہیں ہوگا۔

۴ الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی مطلب کو صاف کرنے کے لئے ترجمہ میں ایزاد کئے گئے ہیں۔

۵ کیونکہ ہزار آدمیوں کی تھوڑی تھوڑی سزا سے نوع انسان کا ایک بڑا حصہ بوقت جرم کی خفیف [illegible] میں اور سزا پانے کی بھاری بے عزتی میں مبتلا ہوگا۔

ساتویں سملاس کا آغاز

اب ایشور اور وید کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے

ऋचो अक्षरे परमे व्योमन्यस्मिन् देवा अधि विश्वे निषेदुः। यस्तन्न वेद किमृचा करिष्यति य इत्तद्विदुस्त इमे समासते
१॥ ऋ० ॥ मं० १ । सू० १६४ । मं० ३९ ॥

ईशा वास्यमिदꣳ सर्वं यत्किञ्च जगत्यां जगत्।
तेन त्यक्तेन भुञ्जीथा मा गृधः कस्य स्विद्धनम् ॥ २ ॥
यजुः० ॥ अ० ४० । मं० १ ॥

अहं भुवं वसुनः पूर्व्यस्पतिरहं धनानि सं जयामि शश्वतः।
मां हवन्ते पितरं न जन्तवोऽहं दाशुषे वि भजामि भोजनम्॥३॥
अहमिन्द्रो न परा जिग्य इद्धनं न मृत्यवेऽव तस्थे कदा चन।
सोममिन्मा सुन्वन्तो याचता वसु न मे पूरवः सख्ये रिषाथन॥४॥
ऋ० ॥ मं० १० । सू० ४८ । मं० १ । ५ ॥

مکتی پرمیشور کے جاننے سے ملتا ہے

۱- [ऋचोऽक्षरे] اس منتر کے معنی برہمچریہ آشرم کی تعلیم کے بیان میں لکھ چکے ہیں۔ جو سب صفات۔ فعل۔ عادات اور علم میں لاثانی

جیسا ہم کو مصروف کراوے۔

اس کے بعد پرمیشور اور ویدوں کا مضمون لکھا جاویگا۔

چھٹا سملاس ختم ہوا

ہوتی ہے۔

چونتیس دیوتاؤں کا مالک ہے۔

۵ ۔ مذکورہ بالا صفات رکھنے کے باعث یہ چونتیس چیزیں دیوتا کہلاتی ہیں۔ ست پتھ برہمن کے چودھویں کانڈ میں ان کا مالک اور سب سے بڑا ہونے کے باعث پرماتما کو چونتیسواں دیوتا اور پرستش کے قابل صاف طور پر لکھا ہے۔ اسی طرح اور جگہ بھی یہی تحریر ہے۔ اگر یہ لوگ ان شاستروں کو دیکھتے تو ویدوں میں بہت سے ایشور ماننے کی غلطی کے پھندے میں پڑ کر کیوں گمراہ ہوتے [رگ وید منڈل ۱ ۔ سوکت ۱۶۴ ۔ ۴۶]

ایشور کیا ہے

۶ ۔ اے انسان! دنیا کی تمام موجودات میں جو محیط ہو کر سب کو انتظام میں رکھتا ہے۔ وہ ایشور کہلاتا ہے۔ اس سے ڈر کر ناانصافی سے کسی کے مال کو لینے کی خواہش مت کر۔ اس ناانصافی کو چھوڑ دے اور دھرم جو انصاف کا چلن ہے اس سے اپنے باطن میں شادمانی حاصل کر [یجروید ۴۰ ۔ ۱]

ایشور دنیا کا پیدا اور پرورش کنندہ ہے

۷ ۔ ایشور پرماتما سب کو ہدایت فرماتے ہیں کہ اے انسانو! میں ایشور سب سے پہلے موجود اور ساری دنیا کا مالک ہوں۔ میں ظہور عالم کا قدیمی باعث۔ تمام مال و دولت پر غلبہ پانے والا اور اس کا بخشنے والا ہوں۔ مجھ کو ہی تمام جیو اس طرح پکاریں۔ جس طرح اولاد اپنے باپ کو بلاتی ہے۔ میں سب کی راحت رساں مخلوق کے لئے قسم قسم کی خوراکوں کی تقسیم بغرض پرورش کرتا ہوں [رگ وید منڈل ۱۰ ۔ سوکت ۴۸ ۔ ۱]

ایشور ہی جیو کو علم و دانش دیتا ہے

۸ ۔ میں برتر جاہ و حشمت رکھنے والا سورج کی مانند تمام عالم کو روشنی بخشنے والا ہوں۔ کبھی مغلوب نہیں ہوتا ہوں۔ نہ کبھی مرتا ہوں۔ میں ہی کائنات کی دولت کا وجود میں لانے والا ہوں۔ مجھ ہی کو ساری دنیا کا پیدا کرنے والا سمجھو۔ اے جیوو! تم لوگ حصول جاہ و حشمت کی کوشش کرتے ہوئے علم وغیرہ کی دولت مجھ سے مانگو اور میری دوستی سے تم الگ مت ہوؤ۔

ایشور ویدوں کا اظہار کرنے والا ہے جس سے سب کا گیان بڑھتا ہے

۹ ۔ اے انسانو! میں راستگوئی کی تعریف بجا لانے والے آدمی کو قدیمی دانش وغیرہ کی دولت بخشتا ہوں۔ میں برہم یعنی وید کو ظاہر کرنے والا ہوں۔ اور وہ وید مجھ کو ٹھیک ٹھیک بیان کرتا ہے۔ اس سے میں سب کے گیان کو بڑھاتا ہوں۔ میں راست بازوں کا محرک ہوں۔ یگیہ کرنے والے کو نتیجہ کا بخشنے والا ہوں اور اس جہان میں جو کچھ ہے اس تمام سلسلہ کا بنانے والا اور اس کو انتظام میں رکھنے والا ہوں۔ اس لئے تم لوگ مجھ کو چھوڑ کر میری جگہ کسی دوسرے کو نہ پوجو۔ نہ مانو اور نہ جانو۔

[رگ وید منڈل ۱۰ سوکت ۴۸ ۔ ۵]

رکھتا ہے۔ جس میں زمین آفتاب وغیرہ دنیائیں جاگزین ہیں اور جو آکاش (خلا) کی مانند محیط تمام دیوتاؤں کا دیوتا پرمیشور ہے جس کو جو لوگ نہیں جانتے اور نہ اُس کا دھیان کرتے ہیں وہ نا سمجھ (نشکل) ناقص العقل ہیں ہمیشہ دکھ کے سمندر میں ڈوبے ہی رہتے ہیں اس لئے ہمیشہ اُس کو جان کر ہی سب لوگ سکھی ہوتے ہیں۔

پرمیشور ایک ہے ۲۔ سوال۔ وید میں ایشور بہت سے ہیں۔ تم اس بات کو مانتے ہو یا نہیں۔

(جواب) نہیں مانتے۔ کیونکہ چاروں ویدوں میں کوئی ایسی بات نہیں لکھی کہ جس سے ایشور ایک سے زیادہ ثابت ہوں البتہ یہ لکھا ہے کہ ایشور ایک ہے۔

دیوتا سے کیا مراد ہے ۳۔ سوال۔ ویدوں میں جو بہت سے دیوتا لکھے ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے۔

جواب۔ وہ روشن صفات رکھنے کے باعث دیوتا کہلاتے ہیں۔ مثلاً زمین لیکن اس کو کسی جگہ ایشور کے بطور لائق پرستش کے نہیں مانا۔ دیکھو اسی منتر میں لکھا ہے کہ "جس میں سب دیوتا قائم ہیں وہ جاننے اور پرستش کرنے کے لائق ایشور ہے" ایسے لوگ غلطی پر ہیں جو لفظ "دیوتا" سے ایشور کے معنی لیتے ہیں۔ پرمیشور دیوتاؤں کا دیوتا ہونے کے باعث مہادیو اس لئے کہلاتا ہے کہ وہی تمام دنیا پیدا کرنے والا۔ قائم رکھنے والا۔ فنا کرنے والا انصاف کرنے والا حاکم ہے۔

"त्रयस्त्रिंशत् त्रिंशता"

کائنات کے ۳۳ حصوں میں منقسم ہونے کا نام ۳۳ دیوتا ہے نام ہے [یجروید ادھیائے ۱۴ منتر ۳۱] اور دیگر بیان کے دیوتاؤں کی تعداد ۳۳ ہے جس کی تشریح شت پتھ برہمن میں اس طرح کی گئی ہے کہ تینتیس دیوتا یہ ہیں یعنی

(الف) آٹھ وسو زمین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش۔ چاند۔ سورج۔ نچھتر یہ آٹھ تمام کائنات کے جائے قیام ہونے کے باعث "وسو" کہلاتے ہیں۔

(ب) "گیارہ" رُدر پران۔ اپان۔ ویان۔ اُدان۔ سمان۔ ناگ۔ کورم۔ کرکل۔ دیودت۔ دھننجے اور جیو آتما۔ ان گیارہ کا نام "رودر" (رُلانے والے) اس لئے ہے کہ جب وہ جسم کو چھوڑتے ہیں تو رشتہ داروں کو رُلانے والے ہوتے ہیں۔

(ج) ۱۲ آدتیہ سال کے بارہ مہینے جو اس وجہ سے "آدتیہ" (لینے والے) کہلاتے ہیں کہ وہ سب کی عمر کو ختم کرتے رہتے ہیں۔

(د) اندر بجلی جس کا نام "اندر" اس لئے ہے کہ وہ اعلےٰ طاقت کا ذریعہ ہے۔

(ھ) پرجاپتی یگیہ جس کو "پرجاپتی" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی بدولت ہوا۔ بارش۔ پانی نباتات کی اصلاح ہوتی ہے۔ نیز عالموں کی تعظیم اور طرح طرح کے علوم و فنون سے دنیا کی بہتری

(پ) اچھے برے کام کرنے کے وقت جو دل میں خوشی وغیرہ ہوتی ہے وہ پرماتما کی طرف سے ہے۔

نیز جب آتما من کو اور من حواس کو کسی شے کے محسوس میں لگاتا ہے یا جس وقت میں آتما چوری وغیرہ برے یا پروپکار وغیرہ اچھے کام کرنا شروع کرتا ہے تو جیو کی خواہش اور علم وغیرہ چونکہ اُس وقت اُسی خواہش کی ہوئی چیز کی طرف جھک جاتے ہیں۔ اس لئے اُس کل میں جو آتما کے اندر برے کام کے کرنے میں خوف تامل اور شرم۔ اور اچھے کاموں کے کرنے میں بے خوفی عدم تامل خوشی اور حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ جیو آتما کی طرف سے نہیں بلکہ پرماتما کی طرف سے ہے۔

(ج) یوگ سمادھی کی حالت میں پرمیشور و جیو دونوں عین الیقین ہوتے ہیں۔

اور جب جیو آتما شدھ (صاف طبع) ہو کر پرماتما کی نسبت دل سے غور کرتا ہے تو اُس وقت اُس کو دونوں "پرتیکش" (عین الیقین) ہوتا ہے یعنی جبکہ پرمیشور "پرتیکش" ہے تو انومان (علم قیاسی) وغیرہ سے پرمیشور کا علم ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ کیونکہ معلول کو دیکھ کر علت کا قیاس ضروری ہوتا ہے۔

پرمیشور کے ہمہ گیر ہونے کے دلائل

۱۲۔ سوال۔ ایشور محیط ہے یا کسی خاص مقام میں رہتا ہے۔

جواب۔ محیط ہے کیونکہ اگر ایک مقام میں رہتا تو سب کا ضابط القلوب علیم کل۔ سب کو انتظام میں رکھنے والا۔ سب کا پیدا کرنے والا۔ سب کو قائم رکھنے والا اور فنا کرنے والا نہ ہو سکتا۔ جس مقام میں فاعل موجود نہ ہو اُس میں اُس کے فعل کا ہونا ناممکن ہے۔

رحم اور انصاف متضاد نہیں دونوں سے مطلب یہی ہے کہ لوگوں کو دکھوں سے بچایا جاوے

۱۳۔ سوال۔ پرمیشور رحیم اور انصاف کرنے والا ہے یا نہیں۔

جواب۔ ہے۔

سوال۔ یہ دونوں صفتیں آپس میں متضاد ہیں۔ اگر انصاف کرے تو رحم نہیں اور رحم کرے تو انصاف میں فرق آتا ہے۔ کیونکہ انصاف اُس کو کہتے ہیں کہ اعمال کے مطابق جو نہ زیادہ ہو اور نہ کم سکھ دکھ پہنچایا جاوے اور رحم اُس کو کہتے ہیں کہ قصوروار کو بلا سزا دیئے کے چھوڑ دیا جاوے۔

جواب۔ انصاف اور رحم میں محض نام کا فرق ہے۔ کیونکہ جو مطلب انصاف سے پورا ہوتا ہے وہی رحم سے۔ سزا دینے کا مدعا یہ ہے کہ لوگ بذریعہ خطا سے باز آنے کے دکھ نہ پاویں۔ وہی مطلب رحم کا ہے کہ دوسروں کے دکھوں کو اُس کے ذریعہ سے دور کیا جائے

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत्।
स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम॥
यजु॰ । अ॰ १३ । ४॥

پرمیشور تمام دُنیاؤں کا پیدا کرنے والا
صرف اُسی کی عبادت لازمی ہے -

۱۰ - (یہ یجُروید کا منتر ہے) اے انسانو! جو آفرینش سے پیشتر آفتاب وغیرہ جلو نورانی عالموں کا پیدائش گاہ اور سہارا تھا اور جو کچھ پیدا ہوا ہے، ہوا تھا اور ہوگا اُس کا مالک تھا۔ ہے اور ہوگا۔ وہ زمین سے لیکر تا بعالم آفتاب دُنیا کو پیدا کر کے انتظام قدرت میں لئے ہوئے ہے۔ اُس راحت مطلق پرماتما کی بندگی جس طرح ہم کریں اُسی طرح تم لوگ بھی کرو [یجروید ادھیائے ۱۳ - منتر ۴]

ایشور کی ہستی کا ثبوت
(الف) پرتیکش پرمان

۱۱ - سوال - آپ ایشور ایشور کہتے ہیں۔ لیکن اُس کو ثابت کس طرح کرتے ہیں؟

جواب - سب پرتیکش وغیرہ پرمانوں (ثبوتوں) سے -

سوال - ایشور کی ذات میں پرتیکش وغیرہ ثبوت کبھی کام نہیں دیتے۔

جواب

इन्द्रियार्थसन्निकर्षोत्पन्नं ज्ञानमव्यपदेश्यमव्यभिचारि
व्यवसायात्मकं प्रत्यक्षम्॥ न्याय॰ । अ॰ १ । सू॰ ४॥

(یہ سوتر نیائے درشن مصنفہ مہرشی گوتم کا ہے) جو کان - جلد[1] - آنکھ - زبان - ناک اور حس (جوہر مدرکہ) کا تعلق آواز - لمس - صورت - ذائقہ - بو - شکھ دُکھ - سچ جھوٹ وغیرہ محسوسات سے ہونے پر جو علم ہوتا ہے اُس کو پرتیکش کہتے ہیں بشرطیکہ وہ شکوک سے خالی ہو۔

اب جاننا چاہیے کہ حواس اور من کے ذریعہ صفتوں کا پرتیکش (عین الیقین) ہوا کرتا ہے نہ کہ موصوف کا۔ جس طرح چاروں حواس جلد وغیرہ کے ذریعہ سے لمس - صورت - ذائقہ اور بو (یعنی صفات ارضی) کا علم ہونے پر اُس کے موصوف پرتھوی (یعنی ارضیت) کا پرتیکش بذریعہ آتما کے ملے ہوئے من کے ہوتا ہے۔ اُسی طرح اس پرتیکش دُنیا میں مخصوص صنعت و حکمت وغیرہ صفات کے پرتیکش ہونے سے (اُن کا موصوف) ایشور بھی پرتیکش ہے۔

[1] جسم کے چمڑے کو کہتے ہیں۔ مترجم

بھی محدود رہتے ہیں۔ نیز سردی گرمی۔ بھوک پیاس۔ نقص امراض اور قطع وبرید وغیرہ سے آزاد نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ تحقیق یہی ہے کہ ایشور غیر مجسم ہے۔ اگر مجسم ہووے تو اُس کے ناک۔ کان۔ آنکھ وغیرہ اعضا کا بنانے والا کوئی دوسرا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جو ترکیب سے پیدا ہو اُس کو ترکیب دینے والا کوئی غیر مجسم ذی شعور ضرور ہونا چاہیئے۔ اگر اس موقع پر کوئی یہ کہے کہ ایشور نے اپنی خواہش سے خود بخود اپنا جسم بنا لیا ہے تو بھی یہی بات ثابت ہوئی کہ جسم بننے کے پہلے غیر مجسم تھا۔ اس لئے پرماتما کبھی جسم اختیار نہیں کرتا۔ بلکہ غیر مجسم ہونے کے باعث تمام دنیا کو علت مادی کی غیر محسوس حالت سے محسوس شکل میں لاتا ہے۔

سروشکتی مان یعنی قادر مطلق کے معنی یہ ہیں کہ ایشور بلا امداد غیرے اپنے کام کرتا ہے۔

۱۶۔ سوال۔ ایشور سروشکتی مان (قادر مطلق) ہے یا نہیں۔
جواب۔ ہے۔ لیکن جس طرح تم لفظ سروشکتی مان کے معنی سمجھتے ہو اُس طرح پر نہیں لفظ سروشکتی مان کے معنی صحیح یہی ہیں کہ ایشور اپنے کام یعنی پیدائش۔ پرورش۔ فنا وغیرہ کرنے۔ اور تمام جیووں کے پن پاپ کے متعلق انصاف کو واجب طور پر چلانے میں کسی کی ذرہ بھی امداد نہیں لیتا۔ یعنی اپنی طاقت غیر متناہی سے اپنے کل کام کو انجام دیتا ہے۔

جو کام ایشور کی صفات کے خلاف ہیں وہ نہیں کرسکتا

۱۷۔ سوال۔ ہم تو ایسا مانتے ہیں کہ ایشور جو چاہے سو کرے۔ کیونکہ اُس کے اوپر دوسرا کوئی نہیں ہے۔
جواب۔ وہ کیا چاہتا ہے۔ اگر تم کہو کہ وہ سب کچھ چاہتا ہے اور کرسکتا ہے تو ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا پرمیشور اپنے آپ کو مار سکتا ہے۔ بہت سے ایشور بنا سکتا ہے۔ خود بے علم ہوسکتا ہے۔ چوری بدکاری وغیرہ پاپ کے کام کرسکتا ہے۔ اور دکھی بھی ہوسکتا ہے؟ یہ کام ایشور کے صفات۔ فعل اور عادات کے خلاف ہیں تو تمہارا یہ قول کہ وہ سب کچھ کرسکتا ہے کبھی صحیح نہیں ہوسکتا۔ اس صورت میں لفظ "سروشکتی مان" کے معنی جو ہم نے بیان کئے ہیں۔ وہی ٹھیک ہیں۔

پرمیشور قدیم ہے

۱۸۔ سوال۔ پرمیشور "سادی" (با ابتدا) ہے یا "انادی" (بے ابتدا)
جواب۔ "انادی" یعنی جس چیز کی "آدی" (باعث ابتدا) کوئی علت یا زمانہ نہ ہو اُس کو "انادی" (ازلی) کہتے ہیں۔ وغیرہ پہلے سملاس میں پورے معنی کردیئے ہیں وہاں دیکھ لیجئے۔

پرمیشور سب کا سکھ چاہتا ہے خود مختاری چاہتا ہے۔

۱۹۔ سوال۔ پرمیشور کیا چاہتا ہے۔
جواب۔ سب کی بھلائی اور سب کے لئے سکھ چاہتا ہے۔ لیکن خود مختاری کے ساتھ کسی کو پاپ کرنے کے بغیر دوسرے کا محتاج (یعنی عاجز) نہیں بناتا۔

اور جس طرح پر کہ تم نے رحم اور انصاف کے معنے کئے ہیں وہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ جس نے جیسا اور جتنا بُرا کام کیا ہو اُس کو ویسی اور اُتنی سزا دینی چاہئے۔ اسی کا نام انصاف ہے اور اگر قصوروار کو سزا نہ دیجاوے تو رحم صفحۂ ہستی سے مٹ جاوے گا۔ کیونکہ ایک مجرم ڈاکو کو چھوڑ دینا گویا ہزاروں دھرماتما لوگوں کو دُکھ دینا ہے۔ جب ایک کے چھوڑنے سے ہزاروں آدمیوں کو دُکھ پہنچتا ہے تو وہ رحم کس طرح ہو سکتا ہے۔ رحم یہی ہے کہ اُس ڈاکو کو قید خانہ میں رکھ کر پاپ کرنے سے بچایا جاوے۔ اس قسم کا علاوہ اُس پر رحم ہے اور اُس کو مار ڈالنے سے دوسرے ہزاروں لوگوں پر رحم ظاہر ہوگا۔

رحم اور انصاف پر شنکا کہ دو لفظوں کا ظاہر کرنا ہی ہے مقصد دونوں سے ایک ہے

۱۴۔ سوال۔ پھر رحم اور انصاف دو لفظ کیوں ہیں۔ کیونکہ اگر اُن دونوں کا ایک ہی معنے ہے تو دو لفظوں کا ہونا فضول ہے پس ہے تو ایک لفظ کا رہنا اچھا تھا پس ثابت ہوا کہ رحم اور انصاف کا مقصد ایک نہیں۔

جواب۔ کیا ایک معنے کے بہت سے لفظ اور ایک لفظ کے بہت سے معنے نہیں ہوتے

سوال۔ ہوتے ہیں۔

جواب۔ تو پھر تم کو شک کیوں ہوا۔

سوال۔ اِس لئے کہ دُنیا میں ایسا سُنا جاتا ہے۔

جواب۔ دنیا میں تو سچی اور جھوٹی دونوں باتیں سُننے میں آتی ہیں۔ لیکن ہمارا کام اُن کو غور سے تحقیق کرنا ہے۔ دیکھو ایشور کی رحمت کا طور تو یہ ہے کہ اُس نے تمام جیووں کی بہتری کے لئے دُنیا میں سب چیزیں پیدا کر کے عطا کر رکھی ہیں۔ پس دیگر برتر رحم اِس سے ماسوا اور کونسا ہے۔ باقی رہا انصاف اُس کا نتیجہ صریح دکھلائی دیتا ہے۔ کیونکہ سُکھ دُکھ کے کم و بیش ہونے کی حالت اُس نتیجہ کو آشکارا کر رہی ہے۔ اِن دونوں میں فرق اتنا ہی ہے کہ باطن میں سب کو سُکھ ہونے اور دُکھ دور ہونے کی خواہش وتدبیر رحم ہے اور بیرونی حرکات یعنی قید و قطع عضو وغیرہ سے ٹھیک ٹھیک سزا دینا انصاف کہلاتا ہے۔ دونوں کا مقصد واحد سب کو پاپ اور دُکھوں سے چھُڑا دینا ہے ٭

ایشور کے غیر جسم ہونے کی دلیل

۱۵۔ سوال۔ ایشور مجسم ہے یا غیر مجسم

جواب۔ غیر مجسم کیونکہ اگر مجسم ہوتا تو محیط نہ ہوتا۔ اگر محیط نہ ہوتا تو علیم کل ہونے کی صفتیں بھی ایشور کی طرف منسوب نہ ہو سکتیں کیونکہ محدود چیز میں صفات۔ فعل اور عادات

فٹ نوٹ: یعنی یہی واجب اور درست کارروائی ہے۔ مترجم

مان کر پرمیشور کی ثنا خوانی کرنا "ستتی" ہے۔ اس سے اپنی صفات اعمال و عادات بھی
سُدھارنے چاہئیں۔ مثلاً وہ انصاف کرنے والا ہے تو خود بھی انصاف کرنے والا ہو۔ جو شخص
محض بھانڈ کی مانند پرمیشور کے اوصاف گاتا جاتا ہے اور اپنے چال چلن کو نہیں سُدھارتا
اُس کا ستتی کرنا بے فائدہ ہے۔

پرارتھنا | پرارتھنا کی تشریح

यां मेधां देवगणाः पितरश्चोपासते । तया मामद्य मेधयाऽग्ने
मेधाविनं कुरु स्वाहा ॥१॥ यजु०॥ अ० ३२ । मं० १४ ॥
तेजोऽसि तेजो मयि धेहि वीर्य्यमसि वीर्य्यं मयि धेहि । बल-
मसि बलं मयि धेहि । ओजोऽस्योजो मयि धेहि । मन्युरसि
मन्युं मयि धेहि । सहोऽसि सहो मयि धेहि ॥ २ ॥
यजु० ॥ अ० १९ । मं० ९ ॥
यज्जाग्रतो दूरमुदैति दैवं तदु सुप्तस्य तथैवैति । दूरंगमं
ज्योतिषां ज्योतिरेकं तन्मे मनः शिवसङ्कल्पमस्तु ॥ ३ ॥
येन कर्माण्यपसो मनीषिणो यज्ञे कृण्वन्ति विदथेषु धीराः ।
यदपूर्वं यक्षमन्तः प्रजानां तन्मे मनः शिवसङ्कल्पमस्तु ॥४॥
यत्प्रज्ञानमुत चेतो धृतिश्च यज्ज्योतिरन्तरमृतं प्रजासु
यस्मान्न ऋते किंचन कर्म क्रियते तन्मे मनः शिवसङ्कल्प
मस्तु ॥५॥ येनेदं भूतं भुवनं भविष्यत्परिगृहीतममृतेन सर्वम् ।
येन यज्ञस्तायते सप्त होता तन्मे मनः शिवसंकल्पमस्तु ॥ ६ ॥
यस्मिन्नृचः साम यजूꣳषि यस्मिन्प्रतिष्ठिता रथनाभाविवाराः
यस्मिंश्चित्तꣳ सर्वमोतं प्रजानां तन्मे मनः शिवसङ्कल्प-
मस्तु ॥७॥ सुषारथिरश्वानिव यन्मनुष्यान्नेनीयतेऽभीशुभिर्वा-

پرمیشور کی استتی۔ پرارتھنا اور اُپاسنا کرنی لازم ہے

۲۰۔ سوال۔ پرمیشور کی استتی (حمد و ثنا) پرارتھنا (مناجات) اُپاسنا (حضوری و مراقبہ) کرنی چاہئیے یا نہیں۔

جواب۔ کرنی چاہئیے

سوال۔ کیا استتی وغیرہ کرنے سے ایشور اپنا قانون توڑ کر استتی پرارتھنا کرنے والے کا پاپ دُور کر دے گا؟

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ تو پھر "استتی" "پرارتھنا" کیوں کیجائے؟

جواب۔ اُن کے کرنے کا نتیجہ اور ہی ہے۔

اُن کا نتیجہ

۲۱۔ سوال۔ کیا ہے۔

جواب "استتی" کرنے سے ایشور میں محبت۔ اُس کے صفات و فعل و عادات سے اپنی صفات و اعمال و عادات کا سُدھار ہوتا ہے + پرارتھنا کرنے سے غیر متکبری۔ حوصلہ اور حمایت حاصل ہوتی ہے "اُپاسنا" سے "پربرہم" [ذات الٰہی] سے وصل اور اُس کا عین الیقین ہوتا ہے۔

ایشور کی استتی کی تشریح

۲۲۔ سوال۔ ان کو واضح کر کے سمجھاؤ۔

جواب۔ جیسے

स पर्यगाच्छुक्रमकायमव्रणमस्नाविरꣳ शुद्धमपापविद्धम् ।
कविर्मनीषी परिभूः स्वयम्भूर्याथातथ्यतोऽर्थान् व्यदधाच्छाश्व-
तीभ्यः समाभ्यः ॥ यजु० ॥ अ० ४० । मं० ८ ॥

ایشور کی استتی

سگن استتی — وہ پرماتما سب میں محیط سریع العمل طاقت غیر متناہی رکھنے والا۔ پاک۔ علیم کل سب کے باطن پر حاوی۔ سب کا حاکم۔ ازلی۔ ثابت بذاتہٖ۔ بالاتر ذی حشمت اپنے قدیمی علم سے اپنی ازلی رعایا "جیووں" کو ٹھیک ٹھیک معانی کی واقفیت بذریعہ ویدوں کے کراتا ہے۔ "سگن استتی" یعنی صفات کے ساتھ پرمیشور کی ثنا خوانی کرنا ہے۔

نرگن استتی — وہ غیر مجسم ہے یعنی نہ کبھی جسم اختیار کرتا ہے نہ جنم لیتا ہے۔ جس میں کوئی رخنہ نہیں ہو سکتا۔ جو نبض وغیرہ کی جنبش میں نہیں آتا نہ کبھی پاپ کے کام کرتا ہے جس میں کلفت دُکھ اور بے علمی کبھی نہیں ہوتی اس طرح پر اُلفت و نفرت وغیرہ صفات سے الگ

ہے اور جو مخلوقات کے اندر مستور غیر فانی ہے۔ جس کے بغیر کوئی شخص کوئی بھی کام نہیں کر سکتا۔ وہ میرا من پاک صفتوں کا طالب ہو کے بُری صفتوں سے الگ رہے۔
[یجروید ۳۴-۳]

اے مالک علم! جس کے ذریعہ تمام یوگی لوگ جملہ معاملات گذشتہ، آئندہ اور حال کی واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ جو پرماتما کے ساتھ میل ہونے سے غیر فانی جیو آتما کو تینوں زمانوں کی باتوں کا سب طرح جاننے والا بنا[تا] ہے جس کے ذریعے یوگ ابھیاس کے اس یجنہ کو ترقی دیجاتی ہے کہ جس میں علم کی حرکت ہے اور جس میں پانچ حواس علمی اور عقل اور آتما مشغول رہتے ہیں وہ میرا من یوگ کے علم سے بہرہ ور ہو کر سب قسم کے مرض وغیرہ کی تکلیفوں سے آزاد رہے [یجروید ۳۴-۴]

اے علیم پرماتما! پرمیشور! آپ کی مہربانی سے جس میرے من میں رگ وید، یجروید، سام وید اور نیز اتھروید اس طرح ٹکتی پذیر ہوتے ہیں جس طرح گاڑی کی ناف میں آرے لگے رہتے ہیں اور جس میں علیم کل اور محیط کل شاہد مخلوقات چیتن (ذی شعور) عیاں ہوتا ہے۔ وہ میرا من جہالت کو نابود کر کے ہمیشہ علم دوست رہے [یجروید ۳۴-۵]

اے سب کو انتظام میں رکھنے والے ایشور! جو من کہ باگ سے گھوڑوں کی طرح یا گھوڑوں کو چلانے والے کوچوان کی طرح نوع انسان کو نہایت ہی ادھر ادھر گھماتا رہتا ہے۔ جو باطن کے اندر متمکن با حرکت اور نہایت طاقت ور ہے وہ میرا من جملہ حواس کو پاپ کے چلن سے روک کر دھرم کے راستہ پر ہمیشہ چلایا کرے۔ ایسی مہربانی مجھ پر کیجئے [یجروید ۳۴-۶]

अग्ने नय सुपथा रायेऽअस्मान् विश्वानि देव वयुनानि विद्वान्। युयोध्यस्मज्जुहुराणमेनो भूयिष्ठां ते नमउक्तिं विधेम॥ यजु:० ॥ अ० ४०। मं० १६ ॥

پاکیزگی کی استدعا اے سکھ بخشنے والے روشن بالذات! اور سب کو جاننے والے پرماتما آپ ہم کو عمدہ طریقہ پر تمام معلومات حاصل کرائیے۔ ہم کو پاپ کے چلن کے ٹیڑھے راستہ سے الگ کیجئے۔ اس لئے ہم لوگ بڑی عاجزی سے آپ کی استتی کرتے ہیں کہ آپ ہم کو پاکیزہ کیجئے [یجروید ۴۰-۱۶]

जिनऽइव । हृत्प्रतिष्ठं यदजिरं जविष्ठं तन्मे मनः शिवसङ्कल्प-
मस्तु ॥ ६ ॥ यजुः० । अ० ३४ । मं० १ । २ । ३ । ४ । ५ । ६ ॥

عقل کے واسطے استدعا

اے اگنی! یعنی نور مجسم پرمیشور جس عقل کی استدعا عالم گیانی اور یوگی لوگ کرتے ہیں ہم کو آپ مہربانی سے اس موجودہ زمانہ میں اسی عقل سے بہرہ ور عقلمند کیجئے۔ [یجروید ۳۲-۱۴]

ایشور کی صفات کیواسطے استدعا۔

آپ ہمہ تن روشنی ہیں۔ مہربانی کر کے مجھ میں بھی روشنی قائم کیجئے۔ آپ لا انتہا طاقت کو کام لانے والے ہیں۔ اس لئے مجھ میں بھی نظر شفقت پورے طور سے طاقت کا کام میں لانا جلوہ گر کیجئے۔ آپ لا انتہا قوت والے ہیں اس لئے مجھ میں بھی قوت کو جاگزین کیجئے۔ آپ لا انتہا توفیق والے ہیں۔ مجھ کو پوری توفیق دیجئے۔ آپ بُرے کاموں اور بُرے کام کرنے والوں پر غضبناک ہیں مجھ کو بھی ویسا ہی کیجئے۔ آپ مذمت۔ تعریف۔ اور اپنے تقصیرواروں کا تحمل کرنے والے ہیں مہربانی کر کے مجھ کو بھی ویسا ہی کیجئے (یجروید ۱۹-۹)

من کی طاقتوں اور من کے کاموں کی تشریح کر کے یہ شے ہے اور کیا کیا کر سکتا ہے اور اس بات کی کہ یا من بُرے کاموں سے رُک کر اچھے کاموں میں لگا رہے۔

اے منبع رحمت! آپ کی مہربانی سے میرا من جو دور دور جاتا اور نورانی صفات سے بہرہ یاب رہتا ہے۔ سوتے وقت وہی میرا من "سشپتی" (گہری نیند) کو فائز ہوتا ہے یا خواب میں دور دور جانے کی طرح کاروبار کرتا ہے۔ جو تمام روشن کرنے والی چیزوں کو روشن کرنے والا ایک ہے۔ میرا وہ من "شیو سنکلپ" یعنی اپنے اور دوسرے متنفسوں کے لئے عافیت کی نیت والا ہو کسی کو نقصان پہنچانے کی خواہش کرنے والا کبھی نہ ہو۔ [یجروید ۳۴-۱]

اے سب کے باطن میں جلوہ نما! وہ جس کے ذریعے سے کاروبار فرما ہے۔ مستقل مزاج عالم لوگ یجنہ اور جنگ وغیرہ میں کام کرتے ہیں۔ جو عجیب صاحب قدرت۔ قابل عزت اور مخلوق میں رہنے والا ہے۔ وہ میرا من دھرم کی سچائی آدمی کا خواہشمند ہو کر ادھرم کو بالکل چھوڑ دیوے [یجروید ۳۴-۲]

جو اعلیٰ علم کا ذریعہ اور دوسری چیزوں کو خیال میں جلوہ گر کرنے والا اور یقین کرانے کا آلہ

نوٹ ۔ لفظ نور مجسم سے مراد یہ ہے کہ پرمیشر موجودات کو نمودار کرنے والا اور اس کی ماہیت کو دکھلانے والا ہے چنانچہ فاضل مصنف نے اگنی کے معنی [illegible] لکھا ہے [illegible] کو کہتے ہیں جو نمودار کنندہ اور ظاہر کنندہ ہو۔

پرارتھنا کرنی واجب ہے۔ اس قسم کی پرارتھنا کبھی نہ کرنی چاہیئے۔ اور نہ پرمیشور اس کو قبول کرتا ہے۔ جیسے کہ یہ ہے کہ اے پرمیشور! آپ میرے دشمنوں کو فنا کرو۔ مجھ کو سب سے بڑا بناؤ۔ میری ہی ایک نامی ہو اور سب میرے ماتحت ہو جاویں۔ وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ اگر دونو دشمن ایک دوسرے کے فنا ہونے کے واسطے پرارتھنا کریں تو کیا پرمیشور دونو کو فنا کر دیوے۔ اگر کوئی کہے کہ جس کی محبت زیادہ ہوگی اس کی پرارتھنا سپھل ہو جاوے گی تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس کی محبت کم ہو اس کا دشمن بھی کم درجہ فنا ہونا چاہیئے۔ ایسی جہالت کی پرارتھنا کرتے کرتے کوئی ایسی پرارتھنا بھی کرنے لگ جاوے گا "کہ اے پرمیشور! آپ ہمارے لئے روٹی بنا کر ہم کو کھلائیے میرے مکان میں جھاڑو لگائیے۔ کپڑے دھو دیجئے۔ اور کھیتی باڑی بھی کر دیجئے۔" جو لوگ اس طرح پرمیشور کے بھروسے کاہل وجود ہو کر بیٹھے رہتے ہیں وہ سخت جاہل ہیں۔ کیونکہ پرمیشور کی ہدایت کوشش کرنے کے لئے ہے۔ جو شخص اس کو توڑے گا وہ کبھی سکھ نہیں پاویگا چنانچہ

कुर्वन्नेवेह कर्माणि जिजीविषेच्छतं समाः ॥ यजु: ० ॥
अ० ४० । मं० २ ॥

پرمیشور ہدایت فرماتے ہیں کہ آدمی سو برس تک یعنی جب تک جیتا رہے تب تک کام کرتا ہوا جینے کی خواہش رکھے کاہل کبھی نہ ہو (یجروید ۴۰ | ۲)

تمام دنیا میں حرکت اور کوشش کا پایا جانا ثابت کرتا ہے کہ انسان کا فرض محنت کرنا ہے اور محنت کرنے والے کی امداد پرمیشور بھی کرتا ہے

۲۷۔ دیکھو دنیا میں جس قدر ذی نفس اور غیر ذی نفس ہیں وہ سب اپنے اپنے کام اور کوشش کو برابر کئے جاتے ہیں۔ مثلاً چیونٹی وغیرہ ہمیشہ محنت کرتے رہتے ہیں۔ زمین وغیرہ ہمیشہ گردش میں رہا کرتے ہیں اور درخت وغیرہ بڑھتے گھٹتے رہتے ہیں۔ نظیر ہیں انسانوں کو بھی اس نظیر کی پیروی کرنی واجب ہے۔ جس طرح کوشش میں لگے ہوئے آدمی کی مدد دوسرا بھی کرتا ہے اسی طرح دھرم کے ساتھ کوشش میں مصروف ہوئے ہوئے آدمی کی امداد ایشور بھی کرتا ہے اور جیسا کہ کارکن آدمی کو نوکر رکھا جاتا ہے۔ کسی کاہل کو نہیں۔ دیدار کے خواہش مند اور آنکھوں والے کو دکھلایا جاتا ہے اندھے کو نہیں۔ ویسا ہی پرمیشور بھی سب کا بھلا کرنے کی پرارتھنا میں مددگار ہوتا ہے مضر رساں کاموں میں نہیں ہوتا۔ جو شخص ایسا کہتا ہے کہ گڑ میٹھا ہے اس کو گڑ یا اس کا ذائقہ کبھی نصیب نہیں ہوتا۔ لیکن جو کوشش کرتا ہے اس کو جلدی یا دیر سے گڑ مل ہی جاتا ہے۔

اب تیسری بات اپاسنا ہے

मा नो महान्तमुत मा नोऽअर्भकं मा न उक्षन्तमुत मा न उक्षितम्। मा नो वधीः पितरं मोत मातरं मा नः प्रियास्तन्वो रुद्र रीरिषः॥ यजुः० ॥ अ० १६। मं० १५॥

استدعا اس بات کی کرنا ہے کہ ... اور ہم محفوظ رہیں۔

اے رُدر! یعنی بدکرداروں کو ان کے بُرے اعمال کے ثمرہ دُکھ سے گریاں کرانے والے پرمیشور- آپ ہمارے چھوٹے بڑے آدمیوں کو قتل نہ کرو۔ ہمارے ماں باپ کو۔ پیارے رشتہ دار لوگوں کو اور ہمارے جسموں کو ہلاکت کے لئے مائل مت ہونے دیجئے۔ ہم کو ایسے راستہ پر چلائیے کہ جس سے ہم آپ کے حضور میں مستوجب سزا نہ ہوں۔ [یجروید ۱۶-۱۵]

असतो मा सद्गमय तमसो मा ज्योतिर्गमय मृत्योर्माऽमृतं गमयेति ॥ शतपथ ब्रा० १४। ३। १। ३०॥

طلب کئے جانے کا مدعا

اے پرماتما! ہم کو آپ جھوٹے راستہ سے الگ کر کے سچے راہ پر چلائیے۔ جہالت کی تاریکی سے علیحدہ کر کے علم کے آفتاب کو قائم کیجئے۔ اور موت کی مرض سے بچا کر نجات کے امرت کا آب حیات دیجئے۔ [شت پتھ برہمن]

سُتتی اور پرارتھنا کے لفظی معنی۔

۲۴- الغرض جس جس عیب یا بدی کی صفت سے پرمیشور اور غیر اشخاص آپ کو آزاد مان کر پرمیشور کی پرارتھنا کی جاتی ہے وہ بلحاظ امر و نہی کے سگن اور نرگن پرارتھنا ہے۔

محض پرارتھنا سے فائدہ نہیں اس کے ساتھ انسان کو کوشش اور محنت کرنی لازمی ہے

۲۵- جو آدمی کسی بات کی "پرارتھنا" کرتا ہے اُس کو عمل بھی ویسا ہی کرنا چاہئے مثلاً اگر سب سے اعلیٰ عقل پانے کے لئے پرمیشور کی پرارتھنا کی جاوے تو اُس کے واسطے حتی الوسع کوشش اپنے سے جو کچھ ہو سکے کیا کرے یعنی اپنی کوشش کے بعد

نوٹ- [1] مکتی کے معنی رستگاری و نجات ہیں۔

[2] یعنی جو پرارتھنا بعید اثبات یا امر ہو مثلاً اس سے یہ ظاہر ہو کہ پرمیشور کی ذات میں فلاں فلاں صفت ہیں یا وہ ہم کو فلاں فلاں بات بخشے تو وہ سگن پرارتھنا ہے اور جس پرارتھنا میں نفی جتلائی جائے مثلاً اُس سے یہ پایا جائے کہ فلاں فلاں نقص پرمیشور کی ذات میں نہیں ہے یا التجا کی جائے کہ فلاں فلاں نقص یا خرابی ہم میں نہ ہو تو وہ نرگن پرارتھنا ہے۔ لغوی معنوں میں لفظ "سگن" کا ترجمہ با صفت ہے اور لفظ "نرگن" کا ترجمہ بلا صفت۔ مترجم

محبت کرنے - سچ بولے - جھوٹ کبھی نہ بولے - چوری نہ کرے - سچے کاروبار کرنے والا بنا رہے - شہوت پرست نہ ہو۔ متواضع ہو تکبر کبھی نہ کرے - یہ پانچ قسم کے "یم" ملکر یوگ ابھیاس کا پہلا "انگ" (جزو) کہلاتے ہیں۔

शौचसन्तोषतपःस्वाध्यायेश्वरप्रणिधानानि नियमाः ॥

योगशा० साधनपादे । सू० ३२ ॥

۲۹ دوسرا انگ پانچ نیم

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(شوچ (طہارت) سنتوش (قناعت) تپ (جفاکشی) سوادھیائے (مطالعۂ کتب مقدسہ) ایشور پرنی دھان (خدا کی محبت) نیم ہیں)

الفت اور نفرت کے چھوڑنے سے اندرونی پاکیزگی اور پانی وغیرہ سے بیرونی پاکیزگی رکھے دھرم کے ساتھ محنت کرنے سے نفع ہو تو خوشی اور نقصان ہو تو ناخوشی نہ کرے خوش ہو کر اور سستی چھوڑ کر ہمیشہ محنت کیا کرے ہمیشہ سکھ دکھ کی برداشت اور دھرم ہی پر عمل کرے جاپ یہ تپ ہے۔ ہمیشہ سچے شاستروں کو پڑھے اور پڑھاوے سچے آدمیوں کی صحبت میں رہے اور پرمیشور کے ایک نام "اوم" کے معنی پر غور اور روزمرہ اس کا جپ کیا کرے۔ اپنے آتما کو پرمیشور کے احکام کی بجا آوری میں نذر کر دے۔

یہ پانچ قسم کے "نیم" ملکر یوگ ابھیاس کا دوسرا "انگ" (جزو) کہلاتے ہیں۔

باقی چھ انگ یوگ شاستر میں دیکھو ۳۰۔ باقی چھ انگوں کو یوگ شاستر یا رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں دیکھ لیں۔

یوگ ابھیاس کا طریق عمل اور اس کا نتیجہ | ۳۱۔ جب یوگ ابھیاس کرنا منظور ہو کسی گوشۂ تنہائی میں جا کر آسن لگا کر پرانایام (ضبط دم) کرے۔ حواس کو بیرونی محسوسات سے روکے۔ من کو ناف کے موقعہ پر یا قلب، حلق، آنکھ، چوٹی یا ریڑھ کی ہڈی میں کسی موقعہ پر قائم رکھے۔ اپنے آتما اور پرماتما کا امتیاز کر کے پرماتما کے اندر محو ہو جانے سے "سمادھی" پاتے ہیں۔ جب آدمی ان کو عمل میں لاتا ہے۔ تو

---

* رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کے "یوگ ابھیاس" میں اس کا بیان ہے۔

ا۔ یہ پشت کی درمیانی ہڈی کا نام ہے اس کو کمر کا بانس بھی کہتے ہیں۔

۲۔ "سمادھی" کے لفظی معنی ذہنی قابو ہو سکتے ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ من کو جسم کے کسی ایک جزو پر لگا کر اور پرماتما کے اندر محو ہو کر من پر قابو حاصل کرنا چاہیئے۔ مترجم

समाधिनिर्धूतमलस्य चेतसो निवेशितस्यात्मनि यत्सुखं भवेत्।
न शक्यते वर्णयितुं गिरा तदा स्वयन्तदन्तःकरणेन गृह्यते ॥

یہ اُپ نشد کا قول ہے۔

۲۷ ۔ سمادھی یوگ (مراقبہ کے وصل) سے جس آدمی کی جہل وغیرہ کی پلیدی معدوم ہو گئی ہے اور جس نے روحانیت میں قائم ہو کر پرماتما میں دھیان لگایا ہے اُس کو پرماتما کے وصل سے جو سُکھ ہوتا ہے وہ زبان سے نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اُس آنند کو جیو آتما اپنے "انتہ کرن" (قوائے باطنی) سے محسوس کرتا ہے۔ لفظ "اُپاسنا" کے معنی "نزدیک حاضر ہونا" ہے۔ "اشٹانگ یوگ" کے ذریعہ پرماتما کے نزدیک حاضر ہونے کے لئے اور اُس کے محیط کل ہونے اور سب کا عالم القلوب ہونے کے اوصاف کو عین الیقین کرنے کے واسطے جو جو کام ورزش ہیں وہ سب عمل میں لانے چاہئیں

اُپاسنا کے معنی پرمیشور سے وصال اور قربت حاصل کرنا ہے۔ اُس کے آٹھ "انگ" ہیں

پہلا انگ یا جزو یم ۲۸

तत्राऽहिंसासत्यास्तेयब्रह्मचर्यापरिग्रहा यमाः ॥ योगशा० साधनपादे । सू० ३०

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(اُن میں سے) اہنسا۔ ستیہ۔ استیہ۔ برہمچریہ۔ اپری گرہ یم کہلاتے ہیں [illegible] یہ سوتر اور آگے بھی دیگر سوتر یوگ شاستر مصنفہ پتنجلی رشی کے ہیں۔ جو شخص اُپاسنا کو شروع کرنا چاہتا ہے۔ اُس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی سے دشمنی نہ رکھے۔ ہمیشہ سب سے

لہ اشٹانگ یوگ کو بطور لفظی ترجمہ کے زبان اردو میں یوگ کے آٹھ حصص یا آٹھ جزو کہا جا سکتا ہے کیونکہ انگ حصہ اور جزو کو کہتے ہیں اور لفظ اشٹ بمعنی ہشت ہے۔

سلہ لفظی معنی اہنسا کے ترک ایذا رسانی ہے۔ ایذا رسانی کی ایک قسم دشمنی ہے۔ سنسکرت کتابوں میں [illegible] ترک دشمنی کہا گیا ہے [illegible] ترک دشمنی کہا جا سکتا ہے [illegible] اُپاسنا اور یوگ کے [illegible] ایذا رسانی اور [illegible] فاضل مصنف نے فرمایا ہے

ہے۔ آنکھ کا آلہ نہیں لیکن سب کو ٹھیک ٹھیک دیکھتا ہے۔ کان نہیں پھر بھی سب کی باتیں سُنتا ہے۔ انتہ کرن (حواس باطنی) نہیں مگر تمام دنیا کو جانتا ہے۔ اور اُس کو حد کے ساتھ جاننے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ اُس کو قدیم سب سے افضل۔ اور سب میں بھرپور ہونے کے باعث پُرش کہتے ہیں۔ وہ حواس اور انتہ کرن سے کرنے والے کاموں کو اپنی طاقت سے کرتا ہے۔

پرمیشور خالی از فعل و خالی از صفات نہیں۔ ۳۷۔ سوال۔ اُس کو بہت سے لوگ خالی از فعل اور خالی از صفات کہتے ہیں۔

جواب

न तस्य कार्यं करणं च विद्यते न तत्समश्चाभ्यधिकश्च दृश्यते।
परास्य शक्तिर्विविधैव श्रूयते स्वाभाविकी ज्ञानबलक्रिया च॥
श्वेताश्वतर उपनिषद् अ० ६। मं० ८॥

یہ اپنشد کا قول ہے۔ پرمیشور سے کوئی معلول اُس کے ہم جنس نہیں بنتا۔ اور نہ اُس کو علت آلاتی یعنی وہ سب سے برتر وسائل کی ضرورت ہے کوئی اُس کے برابر نہیں ہے نہ اُس سے زیادہ ہے۔ اُس میں افضل ترین قدرت یعنی لاانتہا علم۔ لاانتہا قوت۔ اور لاانتہا فعلیت جو بالذات صفت یعنی طبعی طور پر اُس کی ہستی میں ہی سُنی جاتی ہے۔ اگر پرمیشور خالی از فعل ہوتا تو دنیا کی پیدائش۔ برقراری۔ اور فنا کو نہ کر سکتا۔ اس لئے تو وہ محیط ہے پرنتو ذی شعور ہونے کے باعث اُس میں فعل بھی ہے۔

پرمیشور کا فعل حسب ضرورت ہوا کرتا ہے۔ ۳۸۔ سوال۔ جب وہ فعل کرتا ہوگا تو فعل متناہی ہوتا ہوگا یا غیر متناہی **جواب** جتنے مکان و زمان میں فعل کرنا مناسب سمجھتا ہے اُتنے ہی مکان و زمان میں فعل کرتا ہے اُس سے نہ زیادہ اور نہ کم۔ کیونکہ وہ علیم ہے۔

پرمیشور کی انتہا نہیں اور وہ اپنے آپ کو ایسا جانتا ہے۔ ۳۹۔ سوال۔ پرمیشور اپنی انتہا جانتا ہے یا نہیں؟ **جواب**۔ پرماتما کامل گیان ہے۔ کیونکہ گیان اُس کو کہتے ہیں کہ جس کے ذریعہ چیزوں کا تیوں جانا جاوے یعنی جو شئے جس طرح کی ہو اُس کو اُسی طرح جاننے کا نام گیان ہے پرمیشور غیر متناہی ہے۔ پس وہ اپنے آپ کو غیر متناہی جانے تو گیان ہے اور اس کے خلاف اگیان یعنی غیر متناہی کو متناہی اور متناہی کو غیر متناہی جاننا غلطی ہے۔

اُس کا آتما اور اَنتہ کرن ناپاک ہو کر سچائی سے پھر جاتا ہے اور روزمرہ علم اور معرفت کو بڑھا کر مکتی تک پہنچ جاتا ہے۔ جو آتما پہر میں ایک گھڑی بھر بھی اس طرح دھیان کرتا ہے وہ ہمیشہ ترقی کرتا رہتا ہے۔

سگن اور نرگن اُپاسنا

۴۲ - بلحاظ علیم کل وغیرہ صفات کے پرمیشور کی اُپاسنا کرنا "سگن" باصفت اور نفرت، صورت، ذائقہ، بو، لمس وغیرہ اوصاف سے آزاد مان کر نہایت لطیف اور آتما کے اندر باہر محیط پرمیشور میں مستحکم ہو جانا "نرگن" خالی از صفت اُپاسنا کہلاتی ہے۔

اُپاسنا کا پھل

۴۳ - اس کا پھل - جس طرح سردی سے گھبرائے ہوئے آدمی کی سردی آگ کے نزدیک جانے سے دور ہو جاتی ہے۔ اُسی طرح پرمیشور کی نزدیکی میسر ہونے سے تمام عیب اور دکھ چھوٹ کر پرمیشور کے صفات، فعل اور عادات کی مانند جیو آتما کے صفات، اعمال اور عادات پاک ہو جاتے ہیں۔

علاوہ دیگر فوائد کے بھاری فائدہ یہ ہے کہ دکھوں میں برداشت کی طاقت ہوتی ہے

۴۴ - اس لئے پرمیشور کی ستتی، پرارتھنا اور اُپاسنا ضرور کرنی چاہئے۔ اس کا ثمرہ تو علیحدہ ہوگا لیکن آتما کی طاقت اس قدر بڑھے گی کہ پہاڑ جیسے دکھ کے رونما ہونے پر بھی نہیں گھبراوے گا بلکہ سب کو برداشت کر سکے گا۔ کیا یہ چھوٹی بات ہے +

ستتی پرارتھنا اُپاسنا نہ کرنا احسان فراموشی بھی ہے

۴۵ - اور جو شخص پرمیشور کی ستتی پرارتھنا اُپاسنا نہیں کرتا وہ احسان فراموش اور سخت جاہل بھی ہوتا ہے کیونکہ جس پرماتما نے اس دنیا کی سب نعمتیں جیووں کو سکھ کے واسطے عطا فرمائی ہیں اُس کی صفتوں کو بھول جانا یعنی ایشور کو نہ ماننا احسان فراموشی اور جہالت ہے +

پرمیشور گو منزہ از حواس ہے مگر حواسوں کے کام اپنی طاقت سے کرتا ہے

۴۶ - سوال - جبکہ پرمیشور کے کان، آنکھ وغیرہ حواس نہیں ہیں تو پھر وہ حواس کے کام کس طرح کر سکتا ہے۔

جواب

अपाणिपादो जवनो ग्रहीता पश्यत्यचक्षुः स शृणोत्यकर्णः ।
स वेत्ति वेद्यं न च तस्यास्ति वेत्ता तमाहुरग्र्यं पुरुषं महान्तम् ॥
श्वेताश्वतर उपनिषद् अ० ३ । मं० १९ ॥

یہ اُپنشد کا قول ہے۔ پرمیشور کے ہاتھ نہیں لیکن اپنی طاقت کے ہاتھ سے سب کو بناتا اور قابو رکھتا ہے۔ پاؤں نہیں لیکن محیط ہونے کے باعث سب سے زیادہ صاحب سُرعت

پچھلے دو منتروں کا مطلب ہے کہ ایشور دنیا کی علت مادی نہیں

اور نہ ایشور دنیا کی علت مادی ہے۔ نیز "پُرش" (روح) سے غیر محدود صفت رکھنے یعنی سب جگہ بھرپور ہونے کے باعث پرماتما کو پُرش کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور جسم میں آرام کرنے کے لحاظ سے جیو کا بھی نام "پُرش" ہے۔ چنانچہ اسی مضمون کے سلسلہ میں درج ہے کہ

प्रधानशक्तियोगाच्चेत्सङ्गापत्तिः ॥१॥ सत्तामात्राच्चेत्सर्वैश्वर्यम् ॥२॥ श्रुतिरपि प्रधानकार्यत्वस्य ॥३॥ सां० अ० ५ । सू० ८ । ९ । १२ ॥

اگر پُرش کو علت مادی کا میل ہو تو پُرش میں شمولیت کی خرابیاں آجائیں گی یعنی جس طرح کہ علت مادی شوکشم (عنصروں کے مجموعہ لطیف) کے ملنے پر مرکبات کی صورت میں آتی ہے اسی طرح پرمیشور بھی متصل (یعنی کثیف یا احساس پذیر) ہوجائے۔ اس لئے پرمیشور دنیا کی علت مادی نہیں ہے بلکہ علت فاعلی ہے۔

اگر چیتن (ذی شعور) سے دنیا بنی ہو تو جس طرح پرمیشور اعلیٰ جلال و حشمت والا ہے اسی طرح دنیا میں بھی تمام جلال و حشمت کا لگاؤ ہونا چاہئے۔ حالانکہ نہیں ہے۔ اس لئے پرمیشور دنیا کی علت مادی نہیں ہے بلکہ علت فاعلی ہے۔

کیونکہ اُپ نشد بھی پردھان (لطیف مادی مجموعہ) کو ہی دنیا کی علت مادی بیان کرتے ہیں مثلاً

अजामेकां लोहितशुक्लकृष्णां बह्वीः प्रजाः सृजमानां सरूपाः ॥ श्वेताश्वतर उपनिषद् अ० ४ । मं० ५ ॥

یہ قول شویتا شوتر اُپ نشد کا ہے لطیف مادی مجموعہ جو جنم لینے سے بری بصورت ستوگن رجوگن تموگن ہے وہی اپنے اشکال سے بصورت موجودات کثیر بن جاتا ہے یعنی لطیف مادی مجموعہ تغیر پذیر ہونے کے باعث مختلف حالتیں اختیار کرتا ہے۔ اور پُرش (یعنی پرمیشور

[1] یعنی سانکھیہ درشن میں لفظ پُرش سے پرماتما اور جیو دونوں کی طرف اشارہ ہے۔

[2] یعنی علت مادی کے ساتھ پُرش کا اتصال بھی ترکیب پذیری میں ہو جائے۔

[3] یعنی جس طرح علت مادی کا لطیف مجموعہ ترکیب پذیری کے اتصال سے بناوٹ میں آجاتا ہے اسی طرح پُرش بھی بناوٹ میں آجائے۔ مترجم

جس شے کی جیسی صفت - فعل - خاصیت ہو اُس کو ایسا ہی جان کر ماننا "گیان" اور "وگیان" کہلاتا ہے۔ اُلٹا اگیان ♦

| یوگ شاستر کے مطابق ایشور کی تعریف | اِس لئے -

क्लेशकर्मविपाकाशयैरपरामृष्टः पुरुषविशेष ईश्वरः। योग सू० समाधिपादे सू० २४ ॥

جو جہالت وغیرہ کلا لیش - اچھے بُرے و پسند ناپسند و مخلوط نتیجہ پیدا کرنے والے کاموں کی ہوس سے آزاد ہے وہ سب جیوں سے فائق ہونے کے باعث ایشور کہلاتا ہے ♦

(۱۴) سوال

| سانکھیہ درشن کا مصنف ایشور ثابت نہیں ہوتا مطلب لکھتا ہے کہ ایشور حواس سے محسوس نہیں ہو سکتا |

ईश्वरासिद्धेः ॥ सां० अ० १ । सू०९२ ॥

प्रमाणाभावान्न तत्सिद्धिः ॥१॥ सां० अ० ५ । सू०१० ॥

सम्बन्धाभावान्नानुमानम् ॥२॥ सां० अ० ५ । सू० ११ ॥

ثبوت ایسے ایشور کا جس پر کہ "پرتیکش" (ثبوت احساس) عائد کیا جا سکے حاصل نہیں۔ [سانکھیہ درشن ۱-۹۲]

کیونکہ جب اُس کے ثبوت میں "پرتیکش" (ثبوت احساس) نہیں تو انومان (قیاس) وغیرہ ثبوت بھی نہیں ہو سکتے [سانکھیہ ۵-۱۰]

علیٰ ہذا القیاس "ویاپتی"[1] کا تعلق نہ ہونے سے انومان (قیاس) نہیں ہو سکتا (۵-۱۱) اور پرتیکش و انومان کے نہ ہونے سے شبد پرمان (قول صالح) بھی نہیں لگ سکتا - اِس وجہ ایشور کا اثبات نہیں ہو سکتا -

| پہلے سوتر کے اصلی معنے | جواب - اس جگہ مراد یہ ہے کہ ایشور کے ثابت کرنے میں پرتیکش پرمان (ثبوت احساس) نہیں عائد ہوتا -

[1] یہاں لفظ ویاپتی سے مراد اُس ویاپتی سے ہے جس کی تعریف تیسرے سملاس میں بحوالہ سانکھیہ درشن ادھیائے ۵ سوتر ۲۹ - ۳۱ و ۳۲ لکھی گئی ہے ♦ (مترجم)

اس سے ایشور نہیں ہو سکتے۔

ایشور کے اوتار ماننے کے باعث

۴۳۔ سوال۔ اگر ایسا ہے تو دنیا میں ایشور کے جو چوبیس اوتار ہوتے ہیں اُن کو کیوں اوتار مانتے ہیں؟

جواب۔ ویدوں کا معنی نہ سمجھنے، فرقہ بند لوگوں کے بہکانے اور خود بے علم ہونے کے باعث وہم و دھوکے کے پھندے میں پھنسنے سے ایسی ایسی بے دلیل باتیں کرتے اور مانتے ہیں۔

اس دلیل کی تردید کہ ایشور کنس وغیرہ جیسے آدمیوں کو سزا دینے کے لئے اوتار لیتا ہے

۴۴۔ سوال۔ اگر ایشور اوتار نہ لیوے تو کنس راون وغیرہ ایذا رساں لوگ کس طرح ہلاکت کو پہنچیں۔

جواب۔ اول تو جو پیدا ہوتا ہے وہ ضرور مرتا ہے علاوہ بریں ایشور چونکہ بغیر اوتار یعنی جسم اختیار کرنے کے دنیا کو پیدا کرتا، قائم رکھتا اور فنا کرتا ہے اُس کے آگے کنس راون وغیرہ ایک چیونٹی کے برابر بھی نہیں ہیں۔ اور وہ بوجہ محیط کل ہونے کے کنس راون وغیرہ کے جسموں میں بھی موجود ہے۔ جس وقت چاہے اُسی وقت کسی عضو رئیسہ کو تن سے جدا کر کے نیست و نابود کر سکتا ہے۔ بھلا ایسے غیر متناہی صفات، فعل اور ذات والے پرمیشور کو ایک ناچیز جیو کے مارنے کے واسطے جنم لینے اور مرنے والا جو بتلاتا ہے اُس کو سوائے اُس کی جہالت کے کوئی اور بھی تشبیہ دی جا سکتی ہے؟ اگر کوئی کہے کہ بھگت جنوں (عابد لوگوں) کی خلاصی کی خاطر جنم لیتا ہے تو بھی سچ نہیں کیونکہ جو عابد لوگ ایشور کی ہدایت کے مطابق چلتے ہیں اُن کو خلاصی بخشنے کی پوری طاقت ایشور میں ہے۔

کیا پرمیشور کے زمین، سورج، چاند وغیرہ دنیا کے بنانے، قائم رکھنے اور فنا کے کاموں سے کنس راون وغیرہ کا مارنا اور گوردھن وغیرہ پہاڑوں کا اٹھانا زیادہ بڑے کام ہیں؟ اگر کوئی شخص اس دنیا میں ایشور کے کاموں کو نظر غور سے دیکھے تو

न भूतो न भविष्यति

ایشور کے برابر نہ کوئی ہے اور نہ ہوگا۔

محیط کل ہونے کے باعث ایشور کا اوتار لینا ناممکن ہے۔

۴۵۔ اور ایشور کا جنم لینا دلیل سے بھی ثابت نہیں ہوتا مثلاً اگر کوئی شخص اس لا انتہا آکاش کو کہے کہ حمل میں سما گیا یا مٹھی میں رکھ لیا گیا تو ایسا قول کبھی سچ نہیں ہو سکتا کیونکہ آکاش غیر متناہی اور محیط کل ہے۔ اسی واسطے آکاش نہ باہر آتا ہے اور نہ اندر جاتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور کے

غیر متغیر ہونے کی وجہ سے اُس طرح مختلف حالتیں اختیار کرکے دوسری شکل میں کبھی نہیں آسکتا۔ وہ ہمیشہ یکساں اور غیر متبدّل رہتا ہے۔

پس یہ قول غلط ہے کہ سانکھیہ درشن کا مصنف ایشور کے وجود سے منکر ہے

۱۴۷۔ اس لئے جو شخص کپل آچاریہ کو ایشور سے منکر بیان کرتا ہے سمجھو کہ وہ خود ایشور سے منکر ہے نہ کہ کپل آچاریہ۔ اسی طرح دھرم اور دھرمی والا کے بیان کرنے سے میمانسا[1]۔ ایشور کے ذکر کرنے سے ویشیشک[2]۔ اور لفظ آتما کے بیان کرنے سے نیائے[3] شاستر ایشور سے انکار کرنے والے نہیں۔ کیونکہ جو سرودانی وغیرہ صفات رکھتا ہے اور جو محیط کل اور علیم کل وغیرہ صفات سے موصوف ہے سب جیووں کا آتما ہے اُس کو میمانسا، ویشیشک اور نیائے درشن ایشور مانتے ہیں۔

ایشور اوتار نہیں لیتا

۱۴۸۔ سوال۔ ایشور اوتار لیتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ نہیں کیونکہ **अज एकपात्** (جنم سے آزاد اور یکساں)

”**स पर्यगाच्छुक्रमकायम्**“ (وہ محیط۔ طاقت مطلق۔ غیر مجسم ہے)

یجروید کے منتروں میں۔ ان اقوال سے ثابت ہے کہ پرمیشور جنم نہیں لیتا۔

سوال۔

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत ।

अभ्युत्थानमधर्मस्य तदात्मानं सृजाम्यहम् ॥

भ० गी० अ० ४ । श्लो० ७ ॥

شری کرشن جی کہتے ہیں کہ جب جب دھرم غائب ہوتا ہے تب تب میں جنم اختیار کرتا ہوں۔

جواب۔ یہ بات وید کے خلاف ہونے سے مستند نہیں۔ البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ شری کرشن دھرماتما تھے اور دھرم کی حفاظت کے لئے چاہتے تھے کہ میں یگ یگ میں جنم لے کر اچھے لوگوں کی حفاظت اور بُرے لوگوں کو شکست و نابود کروں۔ ایسے معنوں میں کچھ عیب نہیں کیونکہ

परोपकाराय सतां विभूतयः

صالح لوگوں کا تن من دھن دوسروں کو منفعت پہنچانے کے واسطے ہوتا ہے۔ شری کرشن

---

[1] چھ شاستروں میں سے ایک شاستر کا نام ہے۔ مترجم

[2] بشرح ایضاً

[3] بشرح ایضاً

مثلاً کسی آدمی نے کسی خاص ہتھیار سے کسی کو مار ڈالا ہو تو وہی مارنے والا پکڑا جاتا ہے اور وہی سزا پاتا ہے نہ کہ ہتھیار۔ اُسی طرح جیو اگر تابع مرضی ہو تو پاپ پُن کا نتیجہ پانے والا نہیں ہو سکتا اس صورت میں جیو اپنی طاقت کے مطابق کام کرنے میں خود مختار ہے۔ لیکن جب وہ پاپ کر چکتا ہے تب ایشور کے آئین کے تابع ہو کر پاپ کا نتیجہ بھوگتا ہے۔ پس جیو اعمال کرنے میں خود مختار اور پاپ کا نتیجہ دکھ بھوگنے میں تابع مرضی ہوتا ہے۔

جیو اگر چہ جسم وغیرہ آلات ایشور نے دئے ہیں مگر وہ آلات بیکار ہیں پاپ پُن کا ذمہ دار اعمال کا وہی ہے

۵۰۔ سوال۔ اگر پرمیشور جیو کو نہ بناتا اور نہ طاقت دیتا تو جیو کچھ بھی نہ کر سکتا اس لئے پرمیشور کی تحریک سے جیو فعل کرتا ہے۔

جواب۔ جیو کبھی حادث نہیں ہوا۔ ازلی ہے جیسے کہ ایشور اور دُنیا کا سبب علت مادی جیو کا جسم اور آلات متعلق حواس پرمیشور کے بنائے ہوئے ہیں لیکن وہ سب جیو کے تابع ہیں۔ اس لئے اپنے تن یا فعل یا زبان سے جو کوئی پاپ کرتا ہے وہی بھوگتا ہے نہ کہ ایشور۔ مثلاً کسی نے پہاڑ سے لوہا نکالا۔ اُس لوہے کو کسی بیوپاری نے خریدا۔ اُس کی دُکان سے لوہار نے لے کر تلوار بنائی۔ اُس سے کسی سپاہی نے تلوار لے لی اور پھر اُس سے کسی کو مار ڈالا۔ تو جیسا جس طرح لوہا بنانے والے کو اُس سے لینے والے کو۔ تلوار بنانے والے کو۔ اور تلوار کو گرفتار کر کے راجا سزا نہیں دیتا۔ بلکہ جس نے تلوار سے مارا وہی سزا پاتا ہے۔ اُسی طرح جسم وغیرہ کے پیدا کرنے والا پرمیشور اُس کے اعمال کا بھگتنے والا نہیں ہے بلکہ جیو کو بھگتانے والا ہوتا ہے۔ اگر پرمیشور کا فعل ہوتا تو کوئی جیو پاپ نہ کرتا۔ کیونکہ پرمیشور پاک اور دھارمک ہونے کے باعث کسی جیو کو پاپ کرنے کی تحریک نہیں کرتا۔ اس لئے جیو اپنے کام کرنے میں خود مختار ہے غرض جس طرح جیو اپنے کاموں میں آزاد ہے۔ اُسی طرح پرمیشور بھی اپنے کاموں کے کرنے میں خود مختار ہے۔

جیو اور پرمیشور کی ذات صفات اور فطرت میں فرق

۵۱۔ سوال۔ جیو اور ایشور کی ذات۔ صفات و فعل و فطرت کیسے ہیں۔

جیو اور ایشور کی ذات

جواب۔ دونوں بالذات چیتن اور ذی تعقل ہیں۔ طبیعت دونوں کی پاک۔ غیر فانی اور دھارمک وغیرہ ہے۔

جیو اور ایشور کے افعال

لیکن دُنیا کو پیدا کرنا۔ قائم رکھنا اور فنا کرنا سب کو انتظام میں رکھنا۔ جیووں کو پاپ پُنوں کے نتیجہ دینا وغیرہ دھرم کے کام پرمیشور کے افعال ہیں اور اولاد پیدا کرنا۔ اُس کی پرورش کرنا علوم و حرفت وغیرہ اچھے بُرے کام کرنا جیو کے عمل ہیں۔

ایشور کے صفات

ایشور کے صفات ابدی گیان۔ آنند اور طاقت غیر متناہی وغیرہ ہیں اور جیو کے۔

خود بخود ہی اور محیط کل ہونے کی وجہ سے اُس کا آنا جانا کبھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ کسی کا جانا اور آنا اُس جگہ ہو سکتا ہے جہاں وہ نہ ہو۔ کیا پرمیشور رحم میں نہیں تھا کہ کہیں سے آیا؟ اور کیا باہر نہیں تھا جو اندر سے نکلا؟ ایشور کے بارے میں ایسی بات علم سے بے بہرہ لوگوں کے سوائے اور کون کہہ اور مان سکے گا؟ اس لئے پرمیشور کا جانا آنا، جنم لینا اور مرنا ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا۔

عیسیٰ وغیرہ اوتار نہیں تھے ۷۶ نظر پر چلتے وغیرہ کی نسبت بھی یہی سمجھ لینا چاہئے کہ وہ ایشور کے اوتار نہیں کیونکہ اُلفت۔ نفرت۔ بھوک۔ پیاس۔ خوف۔ افسوس۔ دُکھ۔ سکھ۔ پیدائش اور موت وغیرہ کی صفات رکھنے کے باعث وہ سب انسان تھے۔

ایشور کسی کے گناہ معاف نہیں کرتا ۷۷۔ سوال۔ ایشور اپنے بھگتوں کے پاپ معاف کرتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ اگر وہ پاپ معاف کرے تو اُس کا انصاف جاتا رہے اور تمام انسان سخت پاپی ہو جاویں۔ کیونکہ معافی کے سنتے ہی اُن کو پاپ کرنے میں بے خوفی اور حوصلہ پیدا ہو جاوے۔ مثلاً اگر راجہ گناہ معاف کر دیا کرے تو لوگ حوصلہ پاکر اور بھی بڑھ کر بڑے پاپ کریں کیونکہ راجہ اُن کو بخش دیا کریگا۔ اور اُن کو بھی بھروسہ ہو جاوے گا کہ ہم راجہ سے بذریعہ حرکات ہاتھ جوڑنے وغیرہ کے اپنے قصور معاف کرا لیویں گے۔ جو لوگ قصور نہیں کرتے وہ بھی قصوروں سے نہ ڈر کر پاپ کرنے میں راغب ہو جاویں گے۔ اس لئے تمام اعمال کا مناسب نتیجہ دینا ایشور کا کام ہے نہ کہ معاف کرنا۔

جیو کام کرنے میں خود مختار اور نتیجہ بھگتنے میں تابع مرضی ایشور ہے ۷۸۔ سوال۔ جیو خود مختار ہے یا پرتنتر (غیر خود مختار)؟

جواب۔ فرائض ادا کرنے میں خود مختار اور ایشور کے آئین (معاملات جزا و سزا) میں غیر خود مختار۔

स्वतंत्र: कर्ता

یہ پانینی ویاکرن کا سوتر ہے۔ جو خود مختار یعنی اپنے تابع ہے وہی فاعل کہلاتا ہے۔

خود مختار اور تابع مرضی کی تشریح ۷۹۔ سوال۔ خود مختار کس کو کہتے ہیں؟

جواب۔ جس کے تابع جسم۔ پران۔ اندریہ (حواس بیرونی) انتہکرن (حواس اندرونی) وغیرہ ہوں۔ خود مختار نہ ہو تو اُس کو پاپ پُن کا نتیجہ کبھی نہیں مل سکتا۔ کیونکہ جیسے نوکر اپنے آقا اور فوجی افسر کے حکم یا تحریک سے جنگ میں کتنی آدمیوں کو مار کر بھی قصوروار نہیں ہوتے ویسے اگر پرمیشور کی تحریک سے اور اُس کا تابع ہونے سے افعال صورت پذیر ہوں تو جیو کو پاپ یا پُن نہیں لگنا چاہئے۔ اُس نتیجہ کا حقدار تحریک کرنے والا پرمیشور ہونا چاہئے۔ اور نرک اور سورگ یعنی سکھ اور دُکھ کا حصول بھی پرمیشور ہی کو ہونا چاہئے

پرمیشور کی تعریف - ترکال درشی کی تشریح اور اس دلیل کی تردید کہ ایشور کے ترکال درشی ہونے کے باعث جیو خود مختار نہیں ہے۔

۲۵ - سوال - پرمیشور تینوں کالوں کا دیکھنے والا ہے اس لئے مستقبل کی باتیں جانتا ہے جس طرح وہ جیسا متعین کرے گا اُسی طرح جیو کام کرے گا۔ اسی وجہ سے جیو خود مختار نہیں اور نہ جیو کو ایشور سزا دے سکتا ہے۔ کیونکہ جس طرح ایشور کے علم سے متعین ہوا ہے اُسی طرح جیو کام کرتا ہے۔

جواب - ایشور کو تینوں زمانوں کا جاننے والا کہنا جہالت کا کام ہے۔ کیونکہ زمانہ ماضی وہ ہے جو ہو کر نہ رہے اور زمانہ مستقبل وہ ہے جو نہ ہو کے ہووے (یعنی پہلے سے نہ ہو مگر بعد میں ہووے) کیا کبھی یہ ہو سکتا ہے کہ ایشور کو کوئی علم ہو کر نہیں رہتا یا نہ ہو کے ہوتا ہے؟ (یعنی پہلے سے نہیں ہوتا مگر بعد میں ہو جاتا ہے) لہٰذا پرمیشور کا گیان ہمیشہ یکساں اور ناشکستہ جاری رہتا ہے۔ ماضی اور مستقبل جیوؤں کے واسطے ہیں۔ ایشور میں بلحاظ اعمال جیوؤں کے تین زمانوں کی واقفیت کا اطلاق ہے نہ کہ بذاتہ[1]۔ جس طرح جیو خود مختاری سے کام کرتا ہے اُسی طرح علیم کُل ہونے سے ایشور جانتا ہے[2] اور جس طرح ایشور جانتا ہے اُسی طرح جیو کام کرتا ہے یعنی ایشور زمانہ ماضی مستقبل اور حال کے علم میں اور نتیجہ دینے میں خود مختار ہے اور جیو کسی قدر زمانہ حال (کے علم میں) اور کام کرنے میں خود مختار ہے[3]۔ ایشور کا علم ازلی ہونے کے باعث فعل کے علم کی طرح سزا دینے کا علم بھی ازل سے ہے اُس کے دونوں علم سچے ہیں۔ کیا فعل کا علم سچا اور سزا دینے کا علم کبھی جھوٹا ہو سکتا ہے؟ پس اس میں کوئی بھی نقص پیدا نہیں ہوتا۔

جیو جسم کے اندر محدود ہے

۲۶ - سوال - جیو جسم کے اندر علیحدہ "وبھو" (بسیط) ہے یا پری چھن (ایک مقامی)

جواب - "پری چھن" اگر "وبھو" ہوتا تو عالم بیداری، سپنے کی نیند - گہری نیند - مرنا جنم لینا - ترکیب - تفریق - جانا - آنا ہرگز نہ ہو سکتا پس جیو محدود العلم اور محدود المقام مگر لطیف ہے اور پرمیشور لطیف تر سے بھی لطیف تر غیر متناہی ہمہ دان اور محیط کُل ہے۔ اسی

---

[1] یعنی ایشور کے گیان میں ہر ایک زمانہ کی بات ہمیشہ ایسی حاضر و موجود ہے جیسا کہ ہماری آنکھوں کے سامنے عین اُسی وقت کی بات اس لئے اُس کے علم میں تینوں زمانہ کا اطلاق بالکل نادانی ہے۔

[2] یعنی جس طرح جیو بذاتہ خود مختاری کے قابل ہے اُسی طرح ایشور بذاتہ علیم کُل ہونے کے واقف ہے۔

[3] یعنی ایشور ہمہ دانی اور بعمل دینے میں (جو کہ اُس کے اوصاف ہیں) خود مختار ہے اور جیو اپنے اوصاف میں یعنی وقت حال کے کسی قدر علم میں اور فعل کرنے میں خود مختار ہے۔ مترجم

इच्छाद्वेषप्रयत्नसुखदुःखज्ञानान्यात्मनो लिङ्गमिति ॥
न्यायद० अ० १ । आ० १ । सू० १० ॥
प्राणापाननिमेषोन्मेषमनोगतीन्द्रियान्तरविकाराः सुखदुःखेच्छाद्वेषौ प्रयत्नाश्चात्मनो लिङ्गानि ॥ वैशेषिकद० अ० ३ । आ० २ । सू० ४ ॥

جیو آتما کے صفات کی تشریح

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[(اچھا - دویش - پریتن - سکھ - دکھ - گیان آتما کے لنگ ہیں (نیائے درشن)]

[پران - اپان - نمیش - انمیش - من - گتی - اندریہ - انتر وکار - سکھ - دکھ - اچھا - دویش - پریتن - آتما کے لنگ ہیں (ویشیشک درشن)]

مصنف کی تشریح کا ترجمہ

(اچھا) اشیاء کے حاصل کرنے کی خواہش (دویش) دکھ وغیرہ کو نہ چاہنا یعنی تنفر (پریتن) جد و جہد طاقت (سکھ) راحت (دکھ) بےآرامی ناخوشی (گیان) امتیاز - پہچاننا - یہ تشریح (نیائے اور ویشیشک میں) یکساں ہے مگر ویشیشک میں (حسب ذیل زیادہ ہے)
(پران) دم کی ہوا کو باہر نکالنا (اپان) دم کو باہر سے اندر لینا (نمیش) آنکھ کو بند کرنا (انمیش) آنکھ کو کھولنا (من) تحقیق بار اور انانیت (گتی) حرکت (اندریہ) حرکت حواس (انتر وکار) بھوک - پیاس - خوشی - غم وغیرہ مختلف خواہشوں کا عاید حال ہونا۔

جیو آتما کے یہ صفات پرماتما سے جدا ہیں - انہیں سے آتما کو پہچاننا چاہئے کیونکہ وہ کثیف نہیں ہے۔ جب تک آتما جسم میں ہوتا ہے تب ہی تک یہ صفات ظاہر ہوتی رہتی ہیں اور جب جسم چھوڑ کر نکل جاتا ہے تب یہ صفات جسم میں نہیں رہتے۔ جو صفات کسی کے ہونے سے ہوں اور نہ ہونے سے نہ ہوں وہ اسی کے ہوتے ہیں جس طرح چراغ اور سورج وغیرہ کے نہ ہونے سے روشنی وغیرہ کا نہ ہونا اور ہونے سے ہونا ہوتا ہے اسی طرح جیو اور پرماتما کا علم بذریعہ صفات کے ہوتا ہے۔

جاگزین آدمی پکارتے ہیں اسی طرح اس موقع پر بھی سمجھنا چاہئے[1]۔ اگر کوئی کہے کہ "برہم میں قائم" تو سب اشیاء بھی ہیں جیو کا "برہم میں قائم" کہنے میں کون سی خصوصیت ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ سب اشیاء "برہم میں قائم" تو ہیں لیکن جس طرح متشابہ صفات رکھنے والا اور نزدیک ٹھہرا ہوا مشترک بقرب جیو ہے اس طرح دوسرا کوئی نہیں۔ اور جیو کو برہم کا علم ہوتا ہے اور مکتی کے اندر وہ برہم کے ساتھ ملاقات سمبندھ "تعلق بالاتفاق" میں رہتا ہے۔ اس لئے جیو کا برہم کے ساتھ "ظرف مظروف" کا یا اُس کے ساتھ رہنے کا تعلق ہے یعنی جیو برہم کے ساتھ رہنے والا ہے۔ بدیں وجہ جیو اور برہم ایک نہیں۔ مثلاً جس طرح کوئی کسی سے کہے کہ میں اور یہ ایک ہیں۔ یعنی غیر مخالف ہیں۔ اسی طرح جو جیو سمادھی (مراقبہ) کی حالت میں وابستہ محبت ہو کر پرمیشور کی ذات میں مستغرق ہوتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ "میں اور برہم ایک" یعنی غیر مخالف اور یکجا قائم ہیں۔ جو جیو پرمیشور کے صفات۔ فعل اور فطرت کے مطابق اپنے صفات۔ افعال اور فطرت کو بناتا ہے وہی جیو بلحاظ تشابہ صفات کے برہم کے ساتھ یکتائی کو زبان پر لا سکتا ہے۔

قول "وہ تو ہے" کی تشریح

سوال۔ اچھا تو اس کا معنی کیا کرو گے [तत् برہم [त्वम्] تو جیو असि ہے یعنی اے جیو! त्वम् تو तत् وہ برہم (असि) ہے۔

جواب۔ تم لفظ तत् "وہ" سے کیا معنی لیتے ہو؟ "برہم"؟ تو لفظ برہم کی تاویل کہاں سے لی ہے۔

सदेव सोम्येदमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयं ब्रह्म ॥

کیا اس اپدیش میں مقصود ہے؟ (اگر ایسا ہے تو) تم نے اس چھاندوگیہ اپنشد کو دیکھا بھی نہیں اگر دیکھا ہوتا تو چونکہ وہاں لفظ برہم نہیں لکھا اس لئے ایسا جھوٹ کیوں کہتے۔ کیونکہ چھاندوگیہ میں تو

सदेव सोम्येदमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयम् ॥

छां० प्र० ६। खं० २। मं० १॥

ایسا لکھا ہے وہاں لفظ "برہم" نہیں ہے۔

سوال۔ تو آپ لفظ "तत्" "وہ" سے کیا مراد لیتے ہو

[1] یعنی جس طرح لفظ منچ سے علاوہ منچ کے جاگزین لوگوں کی مراد لی جاتی ہے اسی طرح یہاں لفظ "برہم" سے برہم میں جاگزین ذی نفسوں روحوں کی مراد لی جا سکتی ہے۔

[2] یہ الفاظ متن میں محذوف ہیں صرف ترجمہ میں مطلب کو سمجھنے کی خاطر ایزاد کئے گئے ہیں۔ مترجم

واسطے جیو اور پرمیشور کا تعلق محیط علیہ اور محیط کا ہے۔

ایک جگہ دو چیزیں نہیں رہ سکتیں اس لئے جہاں جیو ہے وہاں ایشور نہیں۔ اس کی تردید

۵۴۔ سوال۔ جس جگہ ایک چیز ہوتی ہے اس جگہ دوسری چیز نہیں رہ سکتی اس لئے جیو اور ایشور کا تعلق اتصال کا ہو سکتا ہے محیط علیہ اور محیط کا نہیں۔

جواب۔ یہ قاعدہ یکساں صورت والی چیزوں پر عاید ہو سکتا ہے۔ غیر یکساں صورت پر حاوی نہیں ہوتا۔ مثلاً لوہا چونکہ کثیف ہے اور آگ لطیف ہوتی ہے اس وجہ سے لوہے میں بجلی آگ محیط ہو کر دونوں ایک ہی مقام پر رہتے ہیں اسی طرح جیو پرمیشور سے کثیف اور پرمیشور جیو سے لطیف ہونے کے باعث پرمیشور محیط اور جیو محیط علیہ ہے۔ جس طرح جیو اور ایشور کا یہ تعلق محیط اور محیط علیہ کا ہے اسی طرح مخدوم خادم سہارا اور سہارا لینے والا۔ آقا نوکر راجا پرجا اور باپ بیٹا وغیرہ سبھی تعلقات ہیں۔

ویدانتیوں کے چار اقوال اعظم

۵۵۔ سوال۔ اگر علیحدہ علیحدہ ہیں تو

प्रज्ञानं ब्रह्म ॥ १ ॥ अहं ब्रह्मास्मि ॥ २ ॥

तत्त्वमसि ॥ ३ ॥ अयमात्मा ब्रह्म ॥ ४ ॥

لفظی ترجمہ بجانب مترجم

[(۱) برہم علیم اعلیٰ ہے (۲) میں برہم ہوں (۳) وہ تو ہے (۴) یہ آتما برہم ہے]

ویدوں کے ان مہاواکیہ (اقوال اعظم) کے معنی کیا ہیں۔

جواب۔ یہ ویدوں کے قول ہی نہیں ہیں۔ بلکہ برہمن گرنتھوں کے مقولے ہیں۔ اور ان کا نام "اقوال اعظم" کسی جگہ سچے شاستروں میں نہیں لکھا۔

ان کے قول "وہ تو ہے" "میں برہم ہوں" کی تشریح

अहम् یعنی میں **[ब्रह्म]** برہم یعنی **ब्रह्मस्थ** برہم میں قائم **स्थ** جہاں۔ اس موقعہ پر تاتستھو اپادھی یا استعارہ ظرف مظروف کا استعمال ہے۔ جیسے **मञ्चाः क्रोशन्ति** منچ پکارتے ہیں چونکہ منچ جڑ اور غیر ذی نفس ہیں ان میں پکارنے کی طاقت نہیں اس لئے اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ منچ کے

(۱) دہقان لوگ کھیتوں کی حفاظت کے لئے لکڑیاں نصب کر کے اور ان کو بطور سقف کے پاٹ کر ان پر بیٹھ کر اونچی اونچی آوازیں اس غرض سے کیا کرتے ہیں کہ جانور وغیرہ اس آواز کو سن کر بھاگ جائیں اس سقف دار اونچی جگہ کو منچ کہتے ہیں۔ مترجم

(۱) پرمیشور کہتا ہے کہ میں جہان اور جسم کو پیدا کر کے جہان میں محیط ہوں اور جیو کی شکل میں داخل جسم ہوتا ہؤا آنکھوں اور شکلوں کو ظاہر کرتا ہوں۔

(۲) پرمیشور نے اس جہان اور جسم کو بنایا وہی اس میں داخل ہوا۔

ایسی ایسی شرتیوں کے دوسرے معنی کس طرح کر سکو گے۔

جواب۔ اگر تم لفظ۔ لفظ کے معنی اور جملے کے معنے جانتے تو ایسے اُلٹے معنی کبھی نہ کرتے کیونکہ اس موقعہ پر یہ سمجھنا چاہیئے کہ ایک تو "پرویش" (دخول) ہوتا ہے اور دوسرا "انوپرویش"[1] ہے یعنی مابعد الدخول۔ پرمیشور جسم میں داخل ہونے جیووں کے ساتھ داخل مابعد کی مانند ہو کر بذریعہ وید کے تمام نام و اشکال وغیرہ کے علم کو ظاہر کرتا ہے۔ اور جسم میں جیو کو داخل کر کے خود جیو کے اندر داخل مابعد ہو رہا ہے۔ اگر تم لفظ "انو" بعد کے معنی جانتے تو اس طرح کے اُلٹے معنی کبھی نہ کرتے۔

سوال۔ "सोऽयं देवदत्तो य उष्णकाले काश्यां दृष्टः स इदानीं प्रावृट्समये मथुरायां दृश्यते"

> نوین ویدانتیوں کا قول کہ برہم کو مایا اپادھی لگنے سے "ایشور" اور اودیا کی اپادھی سے "جیو" ہوتا ہے دونوں اپادھیوں کو نظرانداز کر دو تو دونوں ایک چیز ہیں اس کی تردید کے دلائل

۲؎ یعنی جس دیودت کو میں نے موسم گرما میں کاشی میں دیکھا تھا اسی کو موسم برسات میں متھرا میں دیکھتا ہوں۔ اس جگہ مقام کاشی اور موسم گرما کو چھوڑ کر محض جسم مد نظر رکھ کر دیودت جانا جاتا ہے۔ اسی طرح "ترک اجزاء" کی دلالت سے ایشور کے غائب از نظر مکان و زمان و مایا عوارض اور جیو کے ظاہری مکان و زمان و بے علمی و قلیل العلمی عوارض کو چھوڑ کر محض چیتن (ذی عقل) کو مد نظر رکھنے سے دونوں میں ایک ہی چیز یعنی برہم جانا جاتا ہے۔ جو کہ اس "ترک اجزا کی دلالت" یعنی کچھ لے لینے اور کچھ چھوڑ دینے سے۔ مثلاً ہمہ دانی وغیرہ کمالی صفات ایشور کے بارہ میں اور کم علمی وغیرہ جیو کے بارہ میں چھوڑ کر محض چیتن (ذی عقل) یعنی شے مد نظر کر ذہن میں رکھنے سے "ادویت" (عدم اثنینیت) ثابت ہوتی ہے۔ یہاں کیا کہہ سکو گے؟

نوٹ[1] سنسکرت میں اس موقعہ پر لفظ "انوپرویش" واقع ہے جو مابعد الدخول کے یعنی دخول مجازی کے معنی دیتا ہے۔ داخل مابعد سے مراد یہ ہے کہ پرمیشور کا جسم میں داخل ہونا مجازی امر ہے کیونکہ پرمیشور بحیثیت اعتبار حاضر و ناظر جیو کے اندر موجود ہے۔ اس واسطے جیووں کے داخل جسم ہونے پر اس پرمیشور کا مجازی دخول سمجھا جاتا ہے چنانچہ عالم زبان میں لفظ "انو" واقع ہے جو مجازی معنی دیتا ہے۔ مترجم

جواب

स य एषोऽणिमैतदात्म्यमिदं सर्वं तत्सत्यं स आत्मा तत्त्वमसि श्वेतकेतो इति ॥ छान्दो० । प्र० ६ । खं० ८ । मं० ७ ॥

وہ پرماتما جاننے کے لائق ہے جو کہ نہایت لطیف ہے اور اس تمام جہان اور جیو کا آتما (محیط) ہے۔ وہی وجود مطلق ہے اور اپنا آتما وہ آپ ہی ہے۔ اے شویت کیتو پیارے بیٹے! تو اُس آتما والا اور اُس انتریامی والا ہے **तदात्मकस्तदन्तर्यामी त्वमसि** یعنی اُس پرماتما انتریامی (ضابط القلوب) سے تو بہت نزدیک ہی یعنی آپ رشتہ داروں سے پیوستہ ہیں۔ کیونکہ

य आत्मनि तिष्ठन्नात्मनोऽन्तरो यमात्मा न वेद यस्यात्मा शरीरम् । आत्मनोऽन्तरो यमयति स त आत्मान्तर्याम्यमृतः ॥

یہ برہدارنیک کا قول ہے۔ مہرشی یاجنولکیہ اپنی زوجہ میتری سے کہتے ہیں کہ اے میتری! جو پرمیشور "آتما" یعنی جیو میں قرار گزین اور جیو آتما سے علیحدہ ہے۔ جس کو جاہل جیو آتما نہیں جانتا کہ مجھ میں وہ پرماتما محیط ہو رہا ہے۔ جس پرمیشور کا جیو آتما جسم ہے۔ یعنی جس طرح جسم میں جیو رہتا ہے اُسی طرح جیو میں پرمیشور محیط ہے۔ جیو آتما سے علیحدہ رہ کر جیو کے پُن پاپ کا شاہد ہے اور اُن کا ثمرہ جیووں کو دے کر انتظام میں رکھتا ہے۔ وہی غیر فانی وجود تیرا بھی انتریامی (ضابط القلوب) آتما یعنی تیرے اندر بھی محیط ہے۔ تو اُس کو جان۔ کیا کوئی ایسے قولوں کا معنی اور طرح کر سکتا ہے

قولِ چہارم "یہ آتما برہم ہے" اُس کی تشریح۔

[अयमात्मा ब्रह्म] اس کا مطلب یہ ہے کہ سمادھی (مراقبہ) کی حالت میں جب یوگی کو پرمیشور کا پرتیکش (عین الیقین) ہوتا ہے تب وہ کہتا ہے کہ یہ جو مجھ میں محیط ہے وہی برہم سب جگہ محیط ہو رہا ہے۔ اس لئے جو آجکل کے ویدانتی جیو اور برہم کو ایک تسلیم کرتے ہیں وہ ویدانت شاستر کو نہیں جانتے

سوال

अनेन जीवेनात्मनानुप्रविश्य नामरूपे व्याकरवाणीति । छा० प्र० ६ । खं० ३ । मं० २ ॥

तत्सृष्ट्वा तदेवानुप्राविशत् । तैत्तिरीय० ब्रह्मानं० अनु० ६ ॥

اودیا برہم کو اُپادھی تب ہو سکتی ہے جب اس میں بے علمی کا ہونا ثابت ہو اور یہ ناممکن ہے۔

۸۵ - [illegible] آپ کا کاریہ اُپادھی و کارن اُپادھی کا (معلول اور علت عوارض) سے جیو اور ایشور کا اثبات تب تک ہو سکتا ہے۔ جب کہ آپ غیر متناہی - ابدی - پاک - علیم - مکت طبع اور محیط کل برہم میں پہلے بے علمی کا ہونا ثابت کریں۔

(الف) برہم کی ذات یا ایک حصہ میں بے علمی کا ہونا ناممکن ہے

اگر اس کے ایک حصہ میں اپنے سہارے پر اور اپنی ذات کے بارہ میں بے علمی کو ہر جگہ قدیم مانوگے تو سارا برہم پاک نہیں ہو سکتا۔ اور جب ایک حصہ میں بے علمی مانوگے تو وہ محدود ہونے کے باعث ادھر ادھر آتی جاتی رہے گی۔ جس جس موقعہ پر جاوے گی اس موقعہ کا برہم بے علم اور جس جس موقع کو چھوڑتی جاوے گی اس موقعہ کا برہم علیم ہوتا رہے گا۔ پس کسی موقعہ کے برہم کو قدیم سے پاک اور باعلم نہیں کہہ سکوگے۔ اور جس قدر برہم بے علمی کی حد کے اندر ہوگا وہ بے علمی کو جانے گا۔ باہر اور اندر کے برہم کے ٹکڑے ہو جاویں گے[1]۔ اگر کہو کہ ٹکڑے ہو جاوے برہم کا کیا نقصان ہے تو وہ ناشکستہ نہیں[2]۔ اور اگر ناشکستہ ہے تو بے علم نہیں[3]۔ نیز ماننا پڑیگا علم کی نفی کو یا اُلٹا علم ہونے کو صفت ہونے کے باعث دائمی تعلق کسی جوہر کے ساتھ ہے۔ اور ایسا مانا جاوے تو سمواۓ سمبندھ (لازم ملزومیت کا تعلق) ہونے کی وجہ سے (وہ تعلق[4] غیر ابدی) کبھی نہیں ہو سکتا۔ نیز جس طرح جسم کے ایک موقعہ پر پھوڑا ہونے سے تمام جسم میں دُکھ پھیل جاتا ہے۔ اُسی طرح ایک موقعہ پر بے علمی اور مشکلہ دُکھ تکالیف کے ہونے سے سارا برہم دُکھ وغیرہ محسوس کریگا۔

(ب) واسطہ کرن کی اُپادھی برہم کو نہ لگ سکتی ہے

اگر کاریہ اُپادھی یعنی انتہکرن کے عارضہ سے ترکیب پانے پر برہم کو جیو مانا جائے تو ہم پوچھتے ہیں کہ برہم محیط ہے یا محدود۔ اگر کہو کہ برہم محیط ہے اور عوارض محدود یعنی ایک مقامی اور الگ الگ ہیں تو "انتہکرن" چلتا پھرتا ہے

---

[1] ٹکڑے ہو جانے کی وجہ یہ ہے کہ برہم کا ایک حصہ جو بے علمی کی حد کے اندر ہوگا بے علمی کو محسوس کریگا اور دوسرا حصہ جو بے علمی کی حد سے باہر ہوگا بے علمی کو محسوس نہ کریگا۔

[2] ناشکستگی یا عدم نقصان صرف اُسی صورت میں ممکن ہے جب کہ کل برہم پاک اور باعلم رہے نہ کہ ایک حصہ [illegible] بے علم جیسا کہ اُس کی ذات کے بارہ برہم کے سہارے پر بے علمی کو قدیم ماننے سے لازم آتا ہے۔

[3] یعنی اگر اسے شکستہ کر نہ مانا جائے تو برہم کا ایک [illegible] ویدانتیوں کے اصول کے مطابق برہم کی ذات میں بے علمی کا اطلاق نہیں رہ سکتا۔

[4] الفاظ مندرجہ خط وحدانی توضیح مطلب کے لئے ترجمہ میں ایزاد کئے گئے ہیں۔ مترجم

جواب - اول تم جیو اور ایشور کو ابدی مانتے ہو یا غیر ابدی؟

سوال - ان دونوں کو عوارض سے پیدا شدہ یعنی وہمی ہونے کے باعث غیر ابدی مانتے ہیں۔

جواب - ان عوارض کو ابدی مانتے ہو یا غیر ابدی؟

سوال - ہمارے اعتقاد میں۔

जीवेशौ च विशुद्धा चिद्विभेदस्तु तयोर्द्वयोः।

अविद्या तच्चितोर्योगः षडस्माकमनादयः॥

कार्योपाधिरयं जीवः कारणोपाधिरीश्वरः।

कार्यकारणतां हित्वा पूर्णबोधोऽवशिष्यते॥

یہ "سنکشیپ شاریرک" اور "شاریرک بھاشیہ" کے کارکا ہیں۔ ہم ویدانتی چھ اشیاء یعنی ایک جیو دوسرا ایشور، تیسرا برہم، چوتھا جیو اور ایشور کا خاص فرق، پانچواں[2] "اودیا" یعنی بے علمی، چھٹا "اودیا" اور چیتن کا ترکیب پانا۔ ان کو انادی (قدیم) مانتے ہیں۔ لیکن ایک برہم قدیم وغیرہ مستا ہی ہے اور باقی پانچ قدیم مگر انت والے ہیں، جیسا کہ پراگ بھاؤ[1] ہوتا ہے۔ جب تک اگیان (بے علمی) رہتی ہے تب تک یہ پانچ رہتے ہیں۔ نیز ان پانچوں کا آغاز معلوم نہیں ہوتا اس لئے قدیم ہیں اور گیان (علم) ہونے کے بعد نیست ہو جاتے ہیں اس لئے انت والے یعنی فانی کہلاتے ہیں۔

اور ویدانتیوں کے اعتقاد کے بموجب صرف دو پدارتھ ابدی ہو سکتے ہیں نہ کہ چھ۔

ک ۵ - جواب - تمہارے تینوں شلوک غلط ہیں۔ کیونکہ "ودیا" کے ترکیب پانے کے بغیر "جیو" اور مایا کے ترکیب پانے کے بغیر "ایشور" تمہارے اعتقاد کے بموجب ثابت نہیں ہو سکتے اس لئے "اودیا" اور "چیتن" کا ترکیب پانا جو چھٹی چیز تم نے گنی ہے وہ نہیں رہی کیونکہ وہ "اودیا" اور "مایا" جیو اور ایشور میں مفہوم ہو گئی۔ اور برہم کو بھی مایا اور اودیا کے ترکیب پانے کے بغیر ایشور نہیں گننا پس ایشور کو اودیا اور برہم سے علیحدہ شمار کرنا فضول ہے۔ اس لئے صرف دو اشیاء یعنی برہم اور اودیا تمہارے اعتقاد کے بموجب ثابت ہو سکتے ہیں نہ کہ چھ

[1] پراگ بھاؤ کی تعریف تیسرے سملاس میں لکھی ہے۔

[2] اصل عبارت میں "ودیا" ہے۔ لیکن غالباً "اودیا" چاہئے۔ مترجم

کیا تمیز ہوتا ہے اگر کہو کہ "व्यावर्त्तकं विशेषणं भवतीति"
"صفت فرق پیدا کرنے والی ہوتی ہے" تو اتنا اور بھی مانو کہ
"प्रवर्त्तकं प्रकाशकमपि विशेषणं भवतीति"
"صفت عمل کرانے والی اور اظہار کرنے والی بھی ہوتی ہے" پس سمجھو کہ "ادویت" صفت برہم کی ہے اس میں فرق پیدا کرنے کا خاصہ تو یہ ہے ادویت ہونا دیگر بہت سے جیووں اور عنصروں سے برہم کو الگ کرتا ہے۔ اور اظہار کرنے کا اس میں خاصہ یہ ہے کہ برہم کا "ایک ہونا" عمل پذیر ہوتا ہے مثلاً

"अस्मिन्नगरेऽद्वितीयो धनाढ्यो देवदत्तः । अस्यां सेनायाम-द्वितीयः शूरवीरो विक्रमसिंहः"

کسی نے کسی سے کہا کہ اس شہر میں دیودت لاثانی دولت مند اور اس لشکر میں وکرم سنگھ لاثانی بہادر ہے۔ تو اس سے کیا ثابت ہوا کہ اس شہر میں دیودت کی مانند دوسرا دولت مند اور اس لشکر میں وکرم سنگھ کے برابر دوسرا بہادر نہیں ہے۔ ہاں اُس سے کمتر ہیں اور پرتھوی[1] وغیرہ اشیاء غیر ذی نفس اور جانور وغیرہ متنفس اور درخت وغیرہ (دیگر چیزیں) بھی ہیں۔ اُن کی نفی نہیں ہوسکتی اسی طرح برہم کے برابر جیو یا پرکرتی نہیں ہیں البتہ کمتر ضرور ہیں پس ثابت ہوا کہ برہم ہمیشہ ایک ہے جیو اور پرکرتی کے عناصر بہت سے ہیں اُن سے الگ کرکے برہم کی وحدت کو ثابت کرنے والی صفت "[1] ادویت" یا "ادوتیہ" ہے اس سے جیو یا پرکرتی اور معلول صورت دنیا کی معدومیت اور نفی نہیں ہوسکتی۔ ضرور یہ سب ہیں مگر برہم کے برابر نہیں۔ اس سے نہ تو "ادویت" کے ثبوت میں اور نہ "وحدت" (احدیت) کے ثبوت میں نقص عائد ہوتا ہے۔ گھبراہٹ میں مت پڑو سوچو اور سمجھو۔

جیو اور برہم میں مشابہت کا ہونا اُن کو ایک نہیں ثابت کرتا

(۱۲) سوال۔ برہم کے اوصاف ہست مطلق۔ علم مطلق۔ راحت مطلق۔ جیو کے اوصاف ہستی۔ علم اور عزیز الوجودی سے وحدت پائی جاتی ہے پھر کیوں تردید کرتے ہو۔

جواب۔ تھوڑے سے یکساں خاصے کے تطابق سے وحدت ممکن نہیں۔ جس طرح پرتھوی غیر ذی نفس اور دکھلائی دینے والی ہے اُسی طرح جل[2] اگنی[3] وغیرہ بھی غیر ذی نفس اور

[1] یعنی ادویت ہوا جتلاتا ہے کہ جس طرح جیووں اور عنصروں کا ثانی عنصروں اور جیووں میں مل سکتا ہے اس طرح پرمیشور کا کوئی ثانی نہیں ہے۔

[1] پرتھوی یعنی زمین [2] جل یعنی آب۔ [3] اگنی یعنی آتش۔ مترجم

جواب - چلتا پھرتا ہے۔

سوال - یہ انتہ کرن کے ساتھ برہم بھی چلتا پھرتا ہے یا مقیم رہتا ہے۔

جواب - مقیم رہتا ہے۔

سوال - تو انتہ کرن جس جس موقعہ کو چھوڑتا ہے اُس موقع کا برہم بے علمی سے مبرا اور جس جس موقعہ پر پہنچتا ہے اُس موقعہ کا پاک برہم بے علم ہو جاتا ہوگا - اسی طرح ہر لمحہ میں علیم اور بے علم برہم ہوتا رہے گا - اور مکتی اور بندھن بھی ہر لمحہ میں زوال پذیر رہیں گے - اور اسی طرح ایک کے دیکھے ہوئے کو دوسرا یاد نہیں کر سکتا اُسی طرح کل کی دیکھی سُنی ہوئی چیز یا بات کا علم نہیں رہ سکیگا - کیونکہ جس وقت دیکھا سنا تھا وہ دوسرا مقام اور دوسرا وقت تھا اور جس وقت یاد کرتا ہے وہ دوسرا مقام اور وقت ہے - اگر کہو کہ برہم ایک ہے تو وہ علیم کل کیوں نہیں؟ اگر کہو کہ انتہ کرن علیحدہ علیحدہ ہیں اس وجہ سے وہ بھی علیحدہ علیحدہ ہو جاتا ہوگا تو وہ جڑ (غیر ذی نفس) ہے اُس میں علم نہیں ہو سکتا اگر کہو کہ نہ محض برہم اور نہ محض انتہ کرن کو علم ہوتا ہے بلکہ انتہ کرن میں منعکس ہوئے "چدابھاس" (عکس چیتن) کو علم ہوتا ہے - تو بھی انتہ کرن کے ذریعہ چیتن ہی کو علم ہوا - پس وہ آنکھوں کے ذریعہ قلیل البصارت اور قلیل العلم کیوں ہے؟

۵۹ - اس لئے علت اور معلول عوارض کے ساتھ ترکیب دئیے ہوئے برہم کو جیو اور ایشور نہیں بنا سکو گے - بلکہ ایشور نام برہم کا ہے

پس ایشور برہم کا نام ہے اور جیو اس سے علیحدہ وجود ہے

اور برہم سے علیحدہ اور قدیم اور ناپیدا شدہ اور غیر فانی وجود "جیو" کا نام جیو ہے - اگر تم کہو کہ جیو چدابھاس (چیتن کے عکس) کا نام ہے تو لمحہ لمحہ میں زوال پذیر ہونے کی وجہ سے معدوم ہو جائیگا تو مکتی کا سکھ کون بھوگیگا - اس لئے برہم جیو اور جیو برہم کبھی ہوا نہ ہے - اور نہ ہوگا۔

"ادویت" یعنی عدم اثنیت کی تشریح

۶۰ - سوال - تو

"सदेव सोम्य इदमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयम्" छान्दोग्य।

لفظی ترجمہ من جانب مترجم

(اے پیارے پہلے ایک ہی برہم اور لاثانی تھا)

یہ "ادویت" (عدم اثنیت) کس طرح ثابت ہوگی - ہمارے اعتقاد میں تو برہم سے علیحدہ کوئی فرق ہم جنس و غیر جنس و اجزاء ذاتی کا نہ ہونے کے باعث ایک برہم ہی ثابت ہوتا ہے اگر جیو دوسری چیز ہے تو "ادویت" کس طرح ثابت ہو سکتی ہے۔

جواب - اس وہم میں پڑ کر کیوں ڈرتے ہو - موصوف اور صفت کے علم کو سمجھ کر اُن کا